

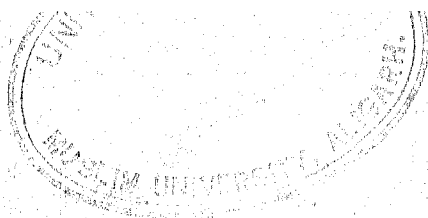
4051

RECEIVED

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE4665



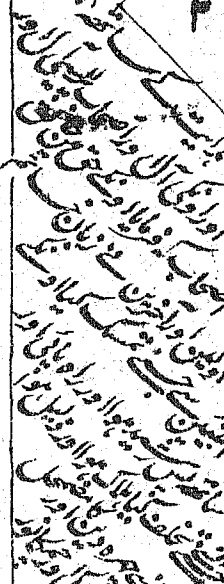
(الف)

ان کے از حالات ملا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب انتخاب از کتاب الغصان الاربعہ مصنفہ
مولوی ولی اللہ مرحوم فرنگی محلی برادرزادہ ملا مرحوم

مولوی ولی اللہ مرحوم در کتاب خود سے یہ غصان الاربعہ منبکارتہ کہ عم نامدار من ملا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ وجودت ذہن کا
در اہم قولیت معروف بود و در اہم تحصیل علم پر دیگر طلبہ عصر سبقت می برد و احدی در مقابلہ او سخن گفتن نمی توانست
و بعد تکمیل تحصیل استاذہ تدریس مکرر و طلبہ علم استاذہ را گذارشتہ بخدمت او تحصیل سکیر دند و استفادہ میکردند خیرہ کہ
نام می آید و حضرت استاذہ باین گشتہ و اطراف و اکناف آوازہ علم و فضل او شائع شدہ از آفاق مردم برای تحصیل علم بہ
مجمع شدند و فراغ از تحصیل علوم کردہ بوطنهای خود شافقتہ دائرہ علم او محیط عالم گشتہ میگوشید کہ ہر گاہ ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ
کہ استاد او بود از وطن طرف ملک و بیکند رفتہ ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ و جناب شہ شاکر رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ حاضر شدہ سکا بہ
رفقن ملا محمد حسین از وطن میان دور کہ شاہ موصوف خطاب می کردہ فرمود میان محمد حسین محمد بنیابی بود ان نام شہ شاکر
بجائہ بنشینید و در مسجد بایستاد اعتبار شما درین ملک زیادہ از اعتبار ملا محمد حسین خواہد شد و بچنان اتفاق افتاد کہ
حق تعالی در باطن اکثری از اہل ایمان از زمان مگر نہ ساختہ کہ مثل وی در ہند فاضل نیست چنانچہ روزی در محفل وزیر الہی اکابر
شجاع الدولہ بجا در مرحوم سید شاہ مدرن علیہ الرحمۃ تذکور ملا محمد حسین کرد و مرتبہ عالیہ و در علم بیان باختہ امیری قطع
کلام کردہ مدح ملا محمد حسین آغاز نمود و مرتبہ او را فوق مرتبہ ملا محمد حسن قرار دادہ سید شاہ مدرن گفتہ کہ وی
عزیز و تلمیذ ملا محمد حسین است امیر گفت غلط است او تلمیذ کسی نیست شاہ مدرن خاموش ماند و گویند کہ آن امیر تفضلی خان
برنج بود و شاہ شاکر اس کہ کثر از ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ فرمود کہ تفضلی خان پیر و نیازمند شاست و فی الواقع زیادہ
از ارادت بخدمت و سے حاضر می شد و کمال خشوع و نیاز پیش می آمد اکثر علم علیہ الرحمۃ فرمود و عجائب خاندہ
قدرت الہیست کہ مقام و مزین نیست حضرت رزاقی او در بیان نمی آید ہر گاہ میخواست کہ کسی فائدہ از دست
کسی شود جب ریادہ دل آن شخص می اندازد و چنان فضل خود میفرماید کہ ہر امریکہ از عجب براسے او میشود میداند
کہ از ان کس سے چنانچہ معاملہ من و تفضلی خان ہمین قسم بودہ چون حق تعالی خواست کہ من از وسعہ خواہ
و نیاز و یہ شوند و دل و سے انداخت کہ ہمہ کمال ظاہر و باطن در من مجتمع است و علم در محفل کہ میرفت تمامی
اہل محفل فدائی می میشدند و نیازمند میگشتند و در ہر ہر کہ روی می نمود دشمن سبقت بروی نمی یافت و مقابل
تقریر او احدی سخن گفتن نمی توانست چنان فاضل خوش تقریر و تقریر و ادب بنظیر با عظمت و بیست بنظر نیامدہ از و نہ کہ
سپوش و اس در دست کردم و اکثر محفلہا کہ وی تشریف می برد ہمراہ میرفتہ و گفتگوی بر جنب از مردم کہ میکرد
می شنیدم ہرگز کسی را ندیدم کہ در پلہ کلام او ہموزن شدہ باشد تا سبقت چہ رسد و این سخن از ان اہ
نیکویم کہ او علم و استاد من بود فی الواقع چنین بود ہر کس کہ ویرا دیدہ باشد تصدیق این امر خواہد کرد

درین کتب مشتمل بر فقه و اصول و تاریخ و جغرافیه و طب و ادب و شعر و فلسفه و منطق و ریاضیه و نجوم و کیمیا و صنایع و معادن و امثال اینهاست و در هر یک از این کتب به تفصیل و بجزئیات و با دقت و کمال در نظر گرفته شده است و این کتابها را که در این کتابخانه موجود است میتوان به دو قسم تقسیم کرد: یکی کتب قدیم و دیگری کتب جدید و کتب قدیم که در این کتابخانه موجود است عبارتند از: کتب فقهیه و اصولیه و کتب تاریخی و جغرافیایی و کتب طب و ادب و شعر و فلسفه و منطق و ریاضیه و نجوم و کیمیا و صنایع و معادن و امثال اینهاست و کتب جدید که در این کتابخانه موجود است عبارتند از: کتب فقهیه و اصولیه و کتب تاریخی و جغرافیایی و کتب طب و ادب و شعر و فلسفه و منطق و ریاضیه و نجوم و کیمیا و صنایع و معادن و امثال اینهاست.

سید المریدین کو اور ان کے مخصوص کیا
 باری فی فضل و احسان اور ان کو سب
 میں حق و سبقت سے ان کے اور وہ درجہ
 سلام نازل ہو گا اور رحمت کاملہ اور
 صدیق ہو مگر باری کے جہان اور
 پادشاهانے کے باری پر خلق خدا پر
 ان کی توفیق و نیکو کار و شہادہ و پرورد
 اور ان کے فضل و عظمت اور احسان
 رسول کے بھیجا اور ان کے



میں نے اس کا نام بھی دیا ہے کہ اس کا نام بھی دیا ہے

[illegible]

این کتاب در دسترس است

ال سيد لكنا نكثرت من الايمان ولا بد المسلم من تعظيمهم باكرامه كان و
 محبتهم بالجنان ورعاية حقوقهم بالصدق والايمان واني في زمان
 قد كثر فيه القيل والقال وعلى العلماء وكثير الجاهل في بضاعة اهل الزمان
 الخاصة والجلال وقد كنت فواجا فمضوا لغيرهم من طاهر لقال من غير ان
 يكون لهم الطلوع على حقيقة الحال حتى يتسبون بالفساد والاضلال شاك الى
 الخرج ولم يشاء اني ان افرض لا يباون بذلك مع ان ال البيت ان الكذب من عظيم
 الاثم عند الله فليجلد ان حتى من بين فضائل على يقولون انه ارفض ولا يفهمون
 ما ارفض انما ارفض هو انكار الفضيلة والبعض من اصحاب الرسول لا يحببت
 بال استول كما قال الشافعي رحمه الله لو كان ارفض حب الحمد فان شهد
 التقليل ارفض فالسني ما يكون مشغوبا بحب ال النبي والا فهو
 المنافق الشقي واللطائف ان اعدا السنن بحسب الحساب متساوية
 محبت على فمن لا يكون في قلبه محبت على لا يكون معدا ودام السنن و

الله در هر حال یکتا
 سستی و تب علی را در باب
 خابری خوار ابدی باشد
 قل شتهر بین من و عون ثعبه

أول الرسل أنه ليس في كتب أهل السنة والجماعة فضائل آل عبا ومناقب
على الإطلاق ما أم الله لي حتى سمعت هذا المقال من أفواه بعض الرجال
فأملأ قلبي بغرر الملل في بصرحة كالسنان في البالغ أملت مكائتاً لم

[illegible]

اور اس کے صلوة اور سلام پروردگار
 عالم کو قیامت تک دین پروردگار کا ایلیف
 کون میں ایک رسالہ کہ شامل ہے اور
 آیات کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 اور احادیث کے کو دارون ہونے پروردگار کے
 جہاں بات میں درمیان میں اس کے واسطے اور اعمال
 بیان شامل اور فضائل اور اعمال
 اور فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 حضرت نبوت کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 اور غوثی ہے اور نبی اور احادیث
 آیات کو نازل ہونے پروردگار کے
 دی ہے اس کے آیت میں اور احادیث
 میں اس کے فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 کہ ان کو کو نازل ہونے پروردگار کے
 اور غوثی ہے اور نبی اور احادیث
 آیات کو نازل ہونے پروردگار کے
 دی ہے اس کے آیت میں اور احادیث
 میں اس کے فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 کہ ان کو کو نازل ہونے پروردگار کے

الطاهرین علیہم الصلوٰۃ والسلام من رب العالمین الی یوم الدین ۱۰
 اولف رسالہ مشتملہ علی الایات النازلہ والاحادیث الواردة فی مودۃ الشریعہ
 ومنضمۃ لبيان شمایل والخصال والاعمال والافعال التي كانت لهم فی
 الدنیا ومحتویہ علی ما ثبت بالآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ من مقامات
 السنیۃ ودرجاتهم الرفیعۃ فی العقبی وقد وثقت بها القلم ما عکتبہم
 والاولیاء تصانیفہم والتحدیثون صحاحہم واستخرجت من اصالح بعد
 کتاب اللہ کصیح البخاری وصیح المسلم وصیح الترمذی والکتب الموثوقۃ
 کجامع الاصول لابن الاثیر والاصول المعرفۃ لشہاب الدین بن الحجر المکی والاشا
 فی اشراک الساعۃ للعلامة محمد بن عبد الرسول العلوی الحسینی الموسوی
 السهروردی البزنجی ثم المحدث فی فضل الخطاب لقادۃ اهل صفا وابعہ
 محمد یار ساء النمشندی وازالۃ الخفاء لہدیس العلماء شاہ ولی اللہ المحدث
 المدہلوی ودرج النبوة للشیخ الکامل احمد عبد الحق المحدث المدہلوی
 وشواہد النبوة لعبد الرحمن الجاسمی وغیرہا من الکتب المعتبرۃ والاحادیث الصحیحۃ
 وجمیعہا فی ہذا الرسالۃ واعرضت عن الضعاف والمترکۃ والموضوعات المظہمۃ و
 تمسکت بذیل العدل والانصاف وتجنبت من مذهب البغی والاعتساف
 فی ما جرى بین اصحاب النبی وعلت بحديث ایاکم وما شجر بن اصحابی لوقعت
 علی کان ثابتاً وحقاً وما التفت الی اصحاب بالطلاوضیفا واوردت ما کان فی

اور غوثی ہے اور نبی اور احادیث
 آیات کو نازل ہونے پروردگار کے
 دی ہے اس کے آیت میں اور احادیث
 میں اس کے فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 کہ ان کو کو نازل ہونے پروردگار کے
 اور غوثی ہے اور نبی اور احادیث
 آیات کو نازل ہونے پروردگار کے
 دی ہے اس کے آیت میں اور احادیث
 میں اس کے فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 کہ ان کو کو نازل ہونے پروردگار کے

اور اس کے صلوة اور سلام پروردگار
 عالم کو قیامت تک دین پروردگار کا ایلیف
 کون میں ایک رسالہ کہ شامل ہے اور
 آیات کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 اور احادیث کے کو دارون ہونے پروردگار کے
 جہاں بات میں درمیان میں اس کے واسطے اور اعمال
 بیان شامل اور فضائل اور اعمال
 اور فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 حضرت نبوت کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 اور غوثی ہے اور نبی اور احادیث
 آیات کو نازل ہونے پروردگار کے
 دی ہے اس کے آیت میں اور احادیث
 میں اس کے فضائل کے کو نازل ہونے پروردگار کے
 کہ ان کو کو نازل ہونے پروردگار کے

نفس جب تو بکھڑی ہے تو اس سال
اور بھی پتہ ایسی کی تو صبح کو ان شوق
نفس جب تو بکھڑی ہے تو اس سال
اور بھی پتہ ایسی کی تو صبح کو ان شوق

رفض و نفی اهل عرفان است
رفض فرض است بهر کی و غنی

رض گریست لب آں بی
وینج ز تاریخ زلف مدام آید

منها الصواعق الأخيرة من هذه الامم والجميلة لبعض الاصناف

موجب ای کلام الله
کرد تصنیف از غایت حق
گل تار یخ ادا کرده

وزندیدید شریف سرور دین
خوش کنایه زهر ابله
پست در باغ مولای

اللهم اجعل هذه الرسالة مشهورة بين الصغار والكبار كالشمس في الزمان
 النهار ومقبولة عند الأبرار وهادية للاشرار ثم اعمل بالنيات
 وكل امرئ ما نوى والما مول من الناظرين ان لا يشعروني في دعائهم ثم
 وما توفيقي الا بالله رب الارباب وعليه التوكل في كل باب لله المنة
 والفتح لخلقات الابواب ربنا افق بدينا وبين قومنا بالحق وانت العزيز
 الامين يا رب العالمين وصلى الله على خير خلقه محمد واله وصحبه
 جميعين آمين يا ارحم الراحمين

آین رساله ایست موجز و مختصر در بیان احوال سید البشر و الهی اثنا عشر
وسیلله انجات فی مناقب آنحضرت مشتمل است بر مقدمه و دوازده
باب خاتمه مقدمه در بیان احوال سید البشر و وجوب معرفت او و دوازده
شفیعان روز حشر و دوازده باب هر بابی در احوال هر یک از ائمه اثنا عشر

[illegible]

[illegible][illegible]

وفا و پیمان دالہ دیکھئے طالب بدین
چلچلی پخت طالع ہوئے غفر نے افواج
جی ہے اور رخ میمنہ دولت
ان کے حق میں ہے کرم زیادہ
جیسے عورتوں کی عادت ہر مین

واقف گشتیم که من آنستیم و ثقله ششم خانکه زن حامله را می باشد لیکن اینقدر بود که
 حیض منقطع شد و در بعضی کتب نقل کرده که آنحضرت از جانب و آن مادر خود
 پیدا گشته منافات دارد با حدیث صحیح که دال بر ولادت آنحضرت از طریق
 مقاد و جمهور اهل سیر بر آنست که آنسر و رختنه کرده نان بریده متولد شده و این هم
 گفته که این زخصا لخص آنحضرت نیست بلکه اکثر مردم برین همیت متولد شده و بعضی
 از اهل سیر گفته که جبریل ویرا رختنه کرده و قیقکه شق صدر و تطهیر قلب مبارکش نموده
 و قویست که عبدالمطلب در روز هفتم از ولادت آنحضرت رختنه کرده و تمسک
 ساخت و الله اعلم و آمنه مادر آنحضرت هیچ فرزندی دیگر غیر از پیغمبر نبوده
 و بعد از آنرا نیز هیچ فرزندی نبوده و از وقت ولادت آنحضرت تا عیسی
 ششصد و بیست سال و از وقت عیسی تا او و هزار و دویست سال و از او و
 تا موسی پانصد سال و از موسی تا ابراهیم هفتصد و هفتاد سال بود و از ابراهیم
 تا نوح دو هزار و چهارصد و بیست سال و از نوح تا آدم هزار و دویست سال
 و از آدم تا نوح هفتصد و پنجاه سال باشد و عثمان بن عاص از مادر خود روایت میکنند
 که گفته است که من در شب ولادت رسول خدا در پیش آمنه حاضر بودم در آن شب یک
 هر چه نظر میکردم چون آفتاب روشن میشدیم و ستارگان را ایشان می دیدم که
 نزدیکی آیند و گمان می بردم که شاید بر من فرو آیند و بسیار سے از معجزات و
 حالات که در ولادت شریف واقع گشته در کتب احادیث و سیر و تواریخ مرقوم است این

نیندین میخا و را یکی والد و منقول
 بچه که فرمایند را این چنین است
 حامله بودی با را خدا و بعضی
 چنانچه که در کتب احادیث
 چنانچه که در کتب احادیث
 چنانچه که در کتب احادیث

خفاصل آنحضرت
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث

عیسی علیه السلام
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث

در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث
 در کتب احادیث

در کتاب بنیامین بن نزار بن کسرون بن معد بن قیس و فتح عین مملک و بعضی نفتح مسم و سکون
 عین نفتح کرده اند بن عدنان نفتح عین و سکون دال مملک تا اینجا متفق علیهاست
 میان ارباب سیر و اصحاب علم انسب فوق آن معلوم و صحیح نیست باتفاق بر آنکه
 آنحضرت از اولاد اسمعیل است و ابراهیم و نوح و ادیس و شیت علیهم السلام از اجداد
 او و صلوات الله علیهم جمعین و از ابن عباس روایت است که گفت چون آنحضرت
 ذکر نسب شریف خود میکرد و تجاوز نمیکرد از معد بن عدنان پس از آن توقف میکرد
 و میگفت کذب السابیون و از عدنان تا اسمعیل یا آدم اختلاف بسیار است و بعضی
 باین عدنان و اسمعیل بنی تن ذکر کرده اند که معروف نیست اشخاص و احوال ایشان
 و بعضی کم و بیش و بر سیده شد از مالک از حال تحقیق که رفع میکرد و نسب خود را تا آدم
 پس ناخوش آمد و او را گفت که خبر داده است او را بدان پس باید که توقف کند از
 مافوق عدنان از جهت وجود تخیل اشخاص و تفسیر الفاظ و نبودن فائده در آن و لهذا
 وحی نکرده شد بر آنحضرت و در حاشیه روضه الاحباب از مافوق عدنان تا آدم
 از کتاب انسب ابن جوزی قریب بنی تن ذکر کرده و علماء امامیه متفق اند بر آنکه
 ولادت موفور السعادت آنحضرت صلی الله علیه و آله در هفتم ربیع الاول است مگر محمد بن یحیی
 گفته که ولادت آنحضرت در وقت شکر که دوازده شب ز ماه ربیع الاول گذشته
 بود در سالی که قیال و در دبر بر سر خراب کرد خانی که به بجماره من سحیل معذب شد
 و در روز جمعه وقت زوال و بروایت دیگر نزد طلوع فجر پیش از زبشت چهل سال

توضیح میکنم که در کتاب بنیامین بن نزار بن کسرون بن معد بن قیس و فتح عین مملک و بعضی نفتح مسم و سکون
 عین نفتح کرده اند بن عدنان نفتح عین و سکون دال مملک تا اینجا متفق علیهاست
 میان ارباب سیر و اصحاب علم انسب فوق آن معلوم و صحیح نیست باتفاق بر آنکه
 آنحضرت از اولاد اسمعیل است و ابراهیم و نوح و ادیس و شیت علیهم السلام از اجداد
 او و صلوات الله علیهم جمعین و از ابن عباس روایت است که گفت چون آنحضرت
 ذکر نسب شریف خود میکرد و تجاوز نمیکرد از معد بن عدنان پس از آن توقف میکرد
 و میگفت کذب السابیون و از عدنان تا اسمعیل یا آدم اختلاف بسیار است و بعضی
 باین عدنان و اسمعیل بنی تن ذکر کرده اند که معروف نیست اشخاص و احوال ایشان
 و بعضی کم و بیش و بر سیده شد از مالک از حال تحقیق که رفع میکرد و نسب خود را تا آدم
 پس ناخوش آمد و او را گفت که خبر داده است او را بدان پس باید که توقف کند از
 مافوق عدنان از جهت وجود تخیل اشخاص و تفسیر الفاظ و نبودن فائده در آن و لهذا
 وحی نکرده شد بر آنحضرت و در حاشیه روضه الاحباب از مافوق عدنان تا آدم
 از کتاب انسب ابن جوزی قریب بنی تن ذکر کرده و علماء امامیه متفق اند بر آنکه
 ولادت موفور السعادت آنحضرت صلی الله علیه و آله در هفتم ربیع الاول است مگر محمد بن یحیی
 گفته که ولادت آنحضرت در وقت شکر که دوازده شب ز ماه ربیع الاول گذشته
 بود در سالی که قیال و در دبر بر سر خراب کرد خانی که به بجماره من سحیل معذب شد
 و در روز جمعه وقت زوال و بروایت دیگر نزد طلوع فجر پیش از زبشت چهل سال

و فتح ضا و حجه بن نزار بن کسرون بن معد بن قیس و فتح عین مملک و بعضی نفتح مسم و سکون
 عین نفتح کرده اند بن عدنان نفتح عین و سکون دال مملک تا اینجا متفق علیهاست
 میان ارباب سیر و اصحاب علم انسب فوق آن معلوم و صحیح نیست باتفاق بر آنکه
 آنحضرت از اولاد اسمعیل است و ابراهیم و نوح و ادیس و شیت علیهم السلام از اجداد
 او و صلوات الله علیهم جمعین و از ابن عباس روایت است که گفت چون آنحضرت
 ذکر نسب شریف خود میکرد و تجاوز نمیکرد از معد بن عدنان پس از آن توقف میکرد
 و میگفت کذب السابیون و از عدنان تا اسمعیل یا آدم اختلاف بسیار است و بعضی
 باین عدنان و اسمعیل بنی تن ذکر کرده اند که معروف نیست اشخاص و احوال ایشان
 و بعضی کم و بیش و بر سیده شد از مالک از حال تحقیق که رفع میکرد و نسب خود را تا آدم
 پس ناخوش آمد و او را گفت که خبر داده است او را بدان پس باید که توقف کند از
 مافوق عدنان از جهت وجود تخیل اشخاص و تفسیر الفاظ و نبودن فائده در آن و لهذا
 وحی نکرده شد بر آنحضرت و در حاشیه روضه الاحباب از مافوق عدنان تا آدم
 از کتاب انسب ابن جوزی قریب بنی تن ذکر کرده و علماء امامیه متفق اند بر آنکه
 ولادت موفور السعادت آنحضرت صلی الله علیه و آله در هفتم ربیع الاول است مگر محمد بن یحیی
 گفته که ولادت آنحضرت در وقت شکر که دوازده شب ز ماه ربیع الاول گذشته
 بود در سالی که قیال و در دبر بر سر خراب کرد خانی که به بجماره من سحیل معذب شد
 و در روز جمعه وقت زوال و بروایت دیگر نزد طلوع فجر پیش از زبشت چهل سال

ولادت آنحضرت در وقت شکر که دوازده شب ز ماه ربیع الاول گذشته بود در سالی که قیال و در دبر بر سر خراب کرد خانی که به بجماره من سحیل معذب شد و در روز جمعه وقت زوال و بروایت دیگر نزد طلوع فجر پیش از زبشت چهل سال

در سال اول از ولادت حضرت باقر علیه السلام تا ولادت حضرت محمد بن یوسف در سال اول از ولادت حضرت باقر علیه السلام تا ولادت حضرت محمد بن یوسف در سال اول از ولادت حضرت باقر علیه السلام تا ولادت حضرت محمد بن یوسف

و مادرش با حضرت حامله شد در ایام تشریف نبرد حجره وسطی در منزل عبدالمطلب ولادت
 آنحضرت در مکه معظمه در شعب ابیطالب و خانه محمد بن یوسف در زوایه برابر از جانب
 چپ که در محل آنجا نشو و بعد از آن حجره را از آن خانه بیرون انداختند و آنرا مسجد
 کردند که مردم در آن نماز کنند و در کتاب عدد قونیة گفته که ولادت آنحضرت نزد
 طلوع صبح روز جمعه هفتمه ربيع الاول شد بعد از پنجاه و پنج روز از هلاک
 اصحاب فیل یا چهل و پنج روز بعد از آن یا سی سال بعد از آن و بعضی گفته در
 همان روز بود و شهر آنست که در همان سال بود و گویند که هفت سال از
 بادشاهی نوشیروان عادل مانده بود و بعضی گفته اند که در زمان بادشاهی هرز
 که از فرزندان نوشیروان بود و طبری گفته است که چهل و دو سال از ابتدای
 بادشاهی نوشیروان گذشته بود و سید اینقول است این روایت مشهور است
 رسول مقبول فرمود که متولد شدم در زن بادشاه عادل و این بابویه گفته است
 که حامله شدن مادر آنحضرت با و در شب جمعه بیستم ماه جمادی الاول بودند اما
 قالوا و در مدارج النبوة از محمد اسحق نقل کرده که آنحضرت در شکم مادر بود که پدرش
 عبد شرف و فات یافت و بعضی گویند در ممد بود و هشت ماهه یا هفت ماهه و فات
 و این قول صحیح است و وفات عبد الله در مدینه بود و وفات کرده شد در روز
 و بعضی گویند در ابوالفتح بنهره موضعی است قریب مدینه و مشهور در مردم نیست
 و چون رسید آنحضرت بچهار سال یا پنج سال یا شش سال یا هفت سال و بعضی دو و زده

و مادرش با حضرت حامله شد در ایام تشریف نبرد حجره وسطی در منزل عبدالمطلب ولادت
 آنحضرت در مکه معظمه در شعب ابیطالب و خانه محمد بن یوسف در زوایه برابر از جانب
 چپ که در محل آنجا نشو و بعد از آن حجره را از آن خانه بیرون انداختند و آنرا مسجد
 کردند که مردم در آن نماز کنند و در کتاب عدد قونیة گفته که ولادت آنحضرت نزد
 طلوع صبح روز جمعه هفتمه ربيع الاول شد بعد از پنجاه و پنج روز از هلاک
 اصحاب فیل یا چهل و پنج روز بعد از آن یا سی سال بعد از آن و بعضی گفته در
 همان روز بود و شهر آنست که در همان سال بود و گویند که هفت سال از
 بادشاهی نوشیروان عادل مانده بود و بعضی گفته اند که در زمان بادشاهی هرز
 که از فرزندان نوشیروان بود و طبری گفته است که چهل و دو سال از ابتدای
 بادشاهی نوشیروان گذشته بود و سید اینقول است این روایت مشهور است
 رسول مقبول فرمود که متولد شدم در زن بادشاه عادل و این بابویه گفته است
 که حامله شدن مادر آنحضرت با و در شب جمعه بیستم ماه جمادی الاول بودند اما
 قالوا و در مدارج النبوة از محمد اسحق نقل کرده که آنحضرت در شکم مادر بود که پدرش
 عبد شرف و فات یافت و بعضی گویند در ممد بود و هشت ماهه یا هفت ماهه و فات
 و این قول صحیح است و وفات عبد الله در مدینه بود و وفات کرده شد در روز
 و بعضی گویند در ابوالفتح بنهره موضعی است قریب مدینه و مشهور در مردم نیست
 و چون رسید آنحضرت بچهار سال یا پنج سال یا شش سال یا هفت سال و بعضی دو و زده

در سال اول از ولادت حضرت باقر علیه السلام تا ولادت حضرت محمد بن یوسف در سال اول از ولادت حضرت باقر علیه السلام تا ولادت حضرت محمد بن یوسف در سال اول از ولادت حضرت باقر علیه السلام تا ولادت حضرت محمد بن یوسف

سال گفته اند و اصح اقوال شش سال است یا هفت سال آنکه آن حضرت را با ام ایمن
 بدین احوال پدر او از بنی النجار بدرینه برد و یکماه آنجا بسر برد و بعد از آن بکله بازگشتند
 چون بابو که موضعی است قریب بدرینه رسیدند آنکه وفات یافت همانجا و را و زن
 که در نزد او است قبر آنکه در چون بفتح هاء و طاء و ضعی است بکله در جانب علی
 و بعضی گفته اند که بعد از وفات در ایامی که نقل نموده باشند و این احتمال
 خالی از قندی نیست و اول کسی که آنحضرت را شیر داده تویسه کینه که ایوب علیه السلام
 و فتح و او و سکون تخانیه و موحده در آخر بود و امیر حمزه را هم شیر داده بود
 از غیبت میان آنحضرت و حمزه اخوت رضاعی است و آورده اند که هفت روز
 شیر آنکه خورد و چند روز او را ثویبه شیر داد و آنکه شهور و هر وقت و نفس و هر
 و ممتاز است بسعادت از رضاع سید المرسلین علیه السلام است و آنحضرت فرمود
 که من فصیح ترین عربم که از قریش ام و شیر داده شدم در بنی سعد بن کعبه آن قوم
 مشهور بفضاحت و بلاغت اند و قصه رضاع علیه السلام و آنچه واقع شده است در آن
 از فضائل و کرامات و برکات و معجزات آنحضرت خارج از حد و حصر است و در
 کتب مطوله مسطور است و این مختصر گزینش آن ندارد و بعد از موت آنکه تصدی
 کفالت و تربیت آنحضرت جدا و عبدالمطلب شد و بعد وفات عبدالمطلب که
 آنحضرت هشت ساله یا نه ساله یا شش ساله بود ابو طالب که عم عیالی آنحضرت بود
 و رعمه کفالت و را چون آنحضرت در سال بست و پنجم رسید یا خدیجه کبری نکاح

در کتب معتبره و مشهور
 که آنحضرت را با ام ایمن
 بدین احوال پدر او از بنی النجار بدرینه برد و یکماه آنجا بسر برد و بعد از آن بکله بازگشتند
 چون بابو که موضعی است قریب بدرینه رسیدند آنکه وفات یافت همانجا و را و زن
 که در نزد او است قبر آنکه در چون بفتح هاء و طاء و ضعی است بکله در جانب علی
 و بعضی گفته اند که بعد از وفات در ایامی که نقل نموده باشند و این احتمال
 خالی از قندی نیست و اول کسی که آنحضرت را شیر داده تویسه کینه که ایوب علیه السلام
 و فتح و او و سکون تخانیه و موحده در آخر بود و امیر حمزه را هم شیر داده بود
 از غیبت میان آنحضرت و حمزه اخوت رضاعی است و آورده اند که هفت روز
 شیر آنکه خورد و چند روز او را ثویبه شیر داد و آنکه شهور و هر وقت و نفس و هر
 و ممتاز است بسعادت از رضاع سید المرسلین علیه السلام است و آنحضرت فرمود
 که من فصیح ترین عربم که از قریش ام و شیر داده شدم در بنی سعد بن کعبه آن قوم
 مشهور بفضاحت و بلاغت اند و قصه رضاع علیه السلام و آنچه واقع شده است در آن
 از فضائل و کرامات و برکات و معجزات آنحضرت خارج از حد و حصر است و در
 کتب مطوله مسطور است و این مختصر گزینش آن ندارد و بعد از موت آنکه تصدی
 کفالت و تربیت آنحضرت جدا و عبدالمطلب شد و بعد وفات عبدالمطلب که
 آنحضرت هشت ساله یا نه ساله یا شش ساله بود ابو طالب که عم عیالی آنحضرت بود
 و رعمه کفالت و را چون آنحضرت در سال بست و پنجم رسید یا خدیجه کبری نکاح

در کتب معتبره و مشهور
 که آنحضرت را با ام ایمن
 بدین احوال پدر او از بنی النجار بدرینه برد و یکماه آنجا بسر برد و بعد از آن بکله بازگشتند
 چون بابو که موضعی است قریب بدرینه رسیدند آنکه وفات یافت همانجا و را و زن
 که در نزد او است قبر آنکه در چون بفتح هاء و طاء و ضعی است بکله در جانب علی
 و بعضی گفته اند که بعد از وفات در ایامی که نقل نموده باشند و این احتمال
 خالی از قندی نیست و اول کسی که آنحضرت را شیر داده تویسه کینه که ایوب علیه السلام
 و فتح و او و سکون تخانیه و موحده در آخر بود و امیر حمزه را هم شیر داده بود
 از غیبت میان آنحضرت و حمزه اخوت رضاعی است و آورده اند که هفت روز
 شیر آنکه خورد و چند روز او را ثویبه شیر داد و آنکه شهور و هر وقت و نفس و هر
 و ممتاز است بسعادت از رضاع سید المرسلین علیه السلام است و آنحضرت فرمود
 که من فصیح ترین عربم که از قریش ام و شیر داده شدم در بنی سعد بن کعبه آن قوم
 مشهور بفضاحت و بلاغت اند و قصه رضاع علیه السلام و آنچه واقع شده است در آن
 از فضائل و کرامات و برکات و معجزات آنحضرت خارج از حد و حصر است و در
 کتب مطوله مسطور است و این مختصر گزینش آن ندارد و بعد از موت آنکه تصدی
 کفالت و تربیت آنحضرت جدا و عبدالمطلب شد و بعد وفات عبدالمطلب که
 آنحضرت هشت ساله یا نه ساله یا شش ساله بود ابو طالب که عم عیالی آنحضرت بود
 و رعمه کفالت و را چون آنحضرت در سال بست و پنجم رسید یا خدیجه کبری نکاح

در کتب معتبره و مشهور
 که آنحضرت را با ام ایمن
 بدین احوال پدر او از بنی النجار بدرینه برد و یکماه آنجا بسر برد و بعد از آن بکله بازگشتند
 چون بابو که موضعی است قریب بدرینه رسیدند آنکه وفات یافت همانجا و را و زن
 که در نزد او است قبر آنکه در چون بفتح هاء و طاء و ضعی است بکله در جانب علی
 و بعضی گفته اند که بعد از وفات در ایامی که نقل نموده باشند و این احتمال
 خالی از قندی نیست و اول کسی که آنحضرت را شیر داده تویسه کینه که ایوب علیه السلام
 و فتح و او و سکون تخانیه و موحده در آخر بود و امیر حمزه را هم شیر داده بود
 از غیبت میان آنحضرت و حمزه اخوت رضاعی است و آورده اند که هفت روز
 شیر آنکه خورد و چند روز او را ثویبه شیر داد و آنکه شهور و هر وقت و نفس و هر
 و ممتاز است بسعادت از رضاع سید المرسلین علیه السلام است و آنحضرت فرمود
 که من فصیح ترین عربم که از قریش ام و شیر داده شدم در بنی سعد بن کعبه آن قوم
 مشهور بفضاحت و بلاغت اند و قصه رضاع علیه السلام و آنچه واقع شده است در آن
 از فضائل و کرامات و برکات و معجزات آنحضرت خارج از حد و حصر است و در
 کتب مطوله مسطور است و این مختصر گزینش آن ندارد و بعد از موت آنکه تصدی
 کفالت و تربیت آنحضرت جدا و عبدالمطلب شد و بعد وفات عبدالمطلب که
 آنحضرت هشت ساله یا نه ساله یا شش ساله بود ابو طالب که عم عیالی آنحضرت بود
 و رعمه کفالت و را چون آنحضرت در سال بست و پنجم رسید یا خدیجه کبری نکاح

اور اس کی تہ بہ تہ غارین و تشریف
 ماہ ریح الاول بین ہرینہ متورہ
 و زکریا ہے کہ آنحضرت کے اول شب
 مفید اور شیخ طوسی اور اورون
 اور زبیر اور اولیاء کے ایام ہے شیخ
 و الشہاء علم و قول شیخ
 پختہ بہ دوبارہ روز روز
 و شب و روز و شب و اول
 و شب و روز و شب و اول

[illegible]

ثلاثة عشر سنة و ثمانت اقامت به که نماز بسو بیت المقدس گذارده و پیشتر از آن
به مدینه یک سال و پنج ماه یا شش ماه بسو بیت المقدس نماز گذارده
و وصول به مدینه مطهره روز دوشنبه دوازدهم ربیع الاول یا سیزدهم و اختلاف
محمول بر رویت هلال و بید و دوازدهم جزیم کرده نو سه در کتاب سیر و اقوال
و غیر نیز هست و بر آمدن از مکّه درست و هشتم از صفر بود و خروج از غار اول
ربیع الاول است و اتفاق است میان علماء سیر که روز در آمدن در مدینه دوشنبه
از ماه ربیع الاول لیکن اختلاف است در آن که چنده ماه بود پیش از باب سیر ابتدا
کتابت تاریخ هم در روز وصول به مدینه بود و مردم با هر سونجی اصلی گفته اند
ولیکن مشهور آنست که بعد از اعتبار تاریخ و کتابت آن در زمان خلیفه ثانی بود از شهر حرم
بافتاق جناب ولایت آّب علی بن ابیطالب و باتفاق اقامت آنحضرت در مدینه
ده سال بود و در سنه اولی تشریح اذان و دوم فریضت رمضان و امر به جهاد
و قتل کافران شده و جمله عزّوات آنحضرت که مشهور اند نسبت و دو غزوّه بودند
و فتح اکثر غزوات از دست صاحب آیات نبیات علی مرتضی علیه السلام بود
و گریه غزوّه تبوک که در سال نهم از هجرت بود آنحضرت صلعم علی مرتضی
علیه السلام را برابر اهل و عیال خود خلیفه ساخت و همراه نه برد و فرمود که
انست منی بمنزله تبارون من موسسه و در سال دهم از هجرت بعد از فراغ حجّه الوداع
در انشاء طریق مراجعت چون بمنزل غدیر خم رسید کاروان حاجی حقیقه در میان که در این

[illegible]

جوت کسے ہوئی ہے حضرت امیر کو اپنے اہل
دجبال کے لئے اور ارشاد کیا کہ تو اب ہوجیہ
موسے کا ماروں اور رسولین سال میں
سے وقت واسطی شمارہ میں نہیں
غلام میں جیب انحضرت پر چاندی
خود نے یہ خواب امیر کے حق میں فرمایا
یہ کیا میں مولا اول علی و سکا مولا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

که از او سره اختیار بیرون است شاید که این سخنان نیز مثل همان سخنان باشد و اختلاف
میان صحابه افتاد و او از بلند شدن پس آن حضرت صلعم فرمود بر خیزید از پیش من که
مناعت و رفع هوات بخود رسول خدا صلعم انداخته و آنکه مناسب نیست با وجود
آن سه وصیت کرد یکی آنکه مشرکان را از جزایر عرب اخراج کنند و دوم آنکه جماعه خود
که نزد شما بمانند ایشان را بجزایر و صلهای بدهند چنانکه من میدادم و وصیت سوم راوی
فراموش کرد و یاد راظهار آن بصلحت ندید که اقال العلماء و الله اعلم و از ابن عباس منقول
است که گفت سخت مصیبتی که شد گفتند که پیغمبر خدا صلعم انداخته و آنکه وصیت نامه نبوی
دور بعضی روایات آمده که سعد بن حبره که راوی این حدیث است میگوید ابن عباس
میگفت که چه روزی بود در پیشبینه که این قصه واقع شد و بگریست ابن عباس اشکهای
مثل مروارید در رفته کشیده بر روی او فرو داد و روایت کرد این قصه را که گفته شد
هزانی صحیح البخاری غیره من الصحاح و مشکاة و وصیت کرد مهاجرین را که باید بر نیکی کنند
پس خواند سوره و اعتراف آخر و این آیه بخوانند عسیتم ان تفسد و انی الارض یقطعه و الارحام
و این آیه شاره ایست بانچه ملوک و اشراف مروانیه و عباسیه بابل بیت نبوت کردند
از جفا و ستم و با انضمار وصیت فرمود که بعد از من جماعتی را بر شما اثار و اختیار خواهند
و بر شما ترجیح خواهند داد و انضمار گفتند یا رسول الله گو که ما ایشان چه کنم فرمود صبر کنید تا آن
که در لب حوض کوثر بن رسید و در آنکه در زمان معاویه بر یکی از انضمار ظلمی رفت پس
بظلم نزد معاویه معاویه التفات نکرد و داد و نمود و آن انضماری گفت رسول خدا

[illegible]

وگرنه فاطمه و سیده آنحضرت را که تو بیشتر لائق میشوی بن و تو سید سنا و جنت خواهی بود
 درین وقت آمد و گفت بار خدا یا ویرا در مفارقت من صبر کن امت فدای فاطمه
 سلام الله علیها گفت و اگر بایه فرمود آنحضرت صلعم نیست هیچ کرب و اندوه بر پدر
 تو بعد از امر و زینب کرب و اندوه بسبب شدت کم و صعوبت وجع بود و بواسطه
 قشر جبینی و تعلقات که لازم بشریت است. انگاه فاطمه را فرمود که سپهران خود را پیش
 آرس فاطمه حسن و حسین را علیهم السلام پیش آنحضرت صلعم الله علیه آله و سلم آورد
 چون او را بدین حال دیدند گریه آغاز نهادند و چنان گریه و زاری کردند که از گریه
 ایشان هر که در خانه بود بگریست آنحضرت صلعم ایشان را بپوشید و بپوشید و بپوشید
 تعظیم احترام و محبت ایشان صحابه و تمامه امت را وصیت فرمود و در روایتی
 آمده که آنها در حجره بودند نیز گریستند و چون آواز گریه ایشان بگوش حضرت رسید
 آنحضرت صلعم نیز بگریست ام سلمه گفت یا رسول الله ذنب گذشته و آئینه تو منقور
 گشته موجب گریه نیست فرمود صلعم گریه من برائے رحم و شفقت بر امت است که آیا
 بعد از من حال ایشان عجب خواهد رسید بعد از آن عائشه رضی الله عنها پیش رفت و گفت
 یا رسول الله چشمم کشتای و در من نگاشته کن و وصیت فرماید حضرت صلعم چشمم کشت
 و گفت اے عائشه بمن نزدیک شو و فرمود که ویر و ز که وصیت کرده ام وصیت بها
 باید که بچوب آن عمل کنی و حفصه نیز پیش رفت و بدستور سے که با عائشه مکالمه فرمود
 با حفصه نیز گفت و تمامه ازواج مطهرات را وصیت کرد و بعد از آن فرمود و برادر من

وگرنه فاطمه و سیده آنحضرت را که تو بیشتر لائق میشوی بن و تو سید سنا و جنت خواهی بود
 درین وقت آمد و گفت بار خدا یا ویرا در مفارقت من صبر کن امت فدای فاطمه
 سلام الله علیها گفت و اگر بایه فرمود آنحضرت صلعم نیست هیچ کرب و اندوه بر پدر
 تو بعد از امر و زینب کرب و اندوه بسبب شدت کم و صعوبت وجع بود و بواسطه
 قشر جبینی و تعلقات که لازم بشریت است. انگاه فاطمه را فرمود که سپهران خود را پیش
 آرس فاطمه حسن و حسین را علیهم السلام پیش آنحضرت صلعم الله علیه آله و سلم آورد
 چون او را بدین حال دیدند گریه آغاز نهادند و چنان گریه و زاری کردند که از گریه
 ایشان هر که در خانه بود بگریست آنحضرت صلعم ایشان را بپوشید و بپوشید و بپوشید
 تعظیم احترام و محبت ایشان صحابه و تمامه امت را وصیت فرمود و در روایتی
 آمده که آنها در حجره بودند نیز گریستند و چون آواز گریه ایشان بگوش حضرت رسید
 آنحضرت صلعم نیز بگریست ام سلمه گفت یا رسول الله ذنب گذشته و آئینه تو منقور
 گشته موجب گریه نیست فرمود صلعم گریه من برائے رحم و شفقت بر امت است که آیا
 بعد از من حال ایشان عجب خواهد رسید بعد از آن عائشه رضی الله عنها پیش رفت و گفت
 یا رسول الله چشمم کشتای و در من نگاشته کن و وصیت فرماید حضرت صلعم چشمم کشت
 و گفت اے عائشه بمن نزدیک شو و فرمود که ویر و ز که وصیت کرده ام وصیت بها
 باید که بچوب آن عمل کنی و حفصه نیز پیش رفت و بدستور سے که با عائشه مکالمه فرمود
 با حفصه نیز گفت و تمامه ازواج مطهرات را وصیت کرد و بعد از آن فرمود و برادر من

وگرنه فاطمه و سیده آنحضرت را که تو بیشتر لائق میشوی بن و تو سید سنا و جنت خواهی بود
 درین وقت آمد و گفت بار خدا یا ویرا در مفارقت من صبر کن امت فدای فاطمه
 سلام الله علیها گفت و اگر بایه فرمود آنحضرت صلعم نیست هیچ کرب و اندوه بر پدر
 تو بعد از امر و زینب کرب و اندوه بسبب شدت کم و صعوبت وجع بود و بواسطه
 قشر جبینی و تعلقات که لازم بشریت است. انگاه فاطمه را فرمود که سپهران خود را پیش
 آرس فاطمه حسن و حسین را علیهم السلام پیش آنحضرت صلعم الله علیه آله و سلم آورد
 چون او را بدین حال دیدند گریه آغاز نهادند و چنان گریه و زاری کردند که از گریه
 ایشان هر که در خانه بود بگریست آنحضرت صلعم ایشان را بپوشید و بپوشید و بپوشید
 تعظیم احترام و محبت ایشان صحابه و تمامه امت را وصیت فرمود و در روایتی
 آمده که آنها در حجره بودند نیز گریستند و چون آواز گریه ایشان بگوش حضرت رسید
 آنحضرت صلعم نیز بگریست ام سلمه گفت یا رسول الله ذنب گذشته و آئینه تو منقور
 گشته موجب گریه نیست فرمود صلعم گریه من برائے رحم و شفقت بر امت است که آیا
 بعد از من حال ایشان عجب خواهد رسید بعد از آن عائشه رضی الله عنها پیش رفت و گفت
 یا رسول الله چشمم کشتای و در من نگاشته کن و وصیت فرماید حضرت صلعم چشمم کشت
 و گفت اے عائشه بمن نزدیک شو و فرمود که ویر و ز که وصیت کرده ام وصیت بها
 باید که بچوب آن عمل کنی و حفصه نیز پیش رفت و بدستور سے که با عائشه مکالمه فرمود
 با حفصه نیز گفت و تمامه ازواج مطهرات را وصیت کرد و بعد از آن فرمود و برادر من

حضرت امیر فرماست کہ میں نے درالہ
 ایسا نہ کہ حضرت اشتغال کین اورین
 و صیت سے خود مہرین عزیز کیا
 میں سب سے و صیت کہ شہرہ یونس
 فرما دین میں یاد خود کا فرمایا افسوس
 بالکلیت ابنا خود دربار

علی را بیارید علی بیاید و بر بالین آنحضرت نشست و سر مبارک را بر زانوئے خویش نهاد
 آن سرور صلعم فرمود اے علی فلان یہودی پیش من چندین مبلغ وادکار و سہے براسے
 لشکر تجہیز اسامہ بقرض گرفتہ بودم زہار کہ قرض را از ذمہ من ادا کنی و فرمود اے علی تو
 اول کسے خواہد بود کہ در لب حوض کوثر بن برسی و بعد از من مکر و ہات تبو خواہد رسید
 باید کہ دقتنگ نشوی و صبر کنی و چون بنی کہ مردم دنیا اختیار کنند باید کہ تو آخرت اختیار
 کنی و در روایتی آنکہ فرمود و ات و صحفہ بیار تا براسے تو و صیتے بنو سیم علی گوید ترسیم
 کہ تا من اسباب کثابت را متہا سازم آنحضرت از دنیا نقل کند و من بدولت و صیت
 وی ترسیم کفتم یا رسول اللہ و صیتے کہ میخوای من کن کہ من یاد گیرم فرمود الصلوٰۃ و ما
 ملک تا یا کلم در روایتی آنکہ گفت اللہ اللہ فیما ملک البسوا ظہور ہم و شعبہ بطونہم
 و الینوا لہم القول علی مرقضی گوید کہ حضرت با من سخن سگفت و آب ہن سے میں ہر سید
 پس حال یہ دے متغیر شد و زنان از پس پردہ بطاقتی بنمود و من نہ تھلن
 نہ استم کہ ویرا باین حال بہنم گفتم اے عباس مراد ریاب عباس کی مدد یا یکدیگر ویرا بخوابانید
 ذکر ہذا کہ فی روضۃ الاحباب و مدارج النبوة و ہر گاہ کہ ملک الموت روح
 اطہر ویرا صلعم قبض کرد و با علی علیہ السلام بروگفت و امیراہ وارسول رب العالمین از
 علی ابن ابیطالب منقول ہست کہ گفت از جانب آسمان آواز و امیراہ سے شنیدم
 در روایت کردہ شدہ ہست از ام سلمہ کہ گفت آدم من دوست بر سیدنا آنحضرت
 روزیکہ وفات یافت نہاد من پس گذشت بر من چند جملہ طعام منجورم و وضو میکنم و میروم

روایت میں چنانکہ ہے کہ
 و زنا میں چنانکہ ہے کہ
 بارہ میں او سے کہ
 حلالا و زنا میں چنانکہ ہے کہ
 حکام کا کہنے سے اور ان میں
 بنجھنے کا کہنے سے اور ان میں
 ایک ایک جہت میں چنانکہ ہے کہ
 جو از و عورت میں چنانکہ ہے کہ
 غضب اور میں چنانکہ ہے کہ
 حضور کو حال میں چنانکہ ہے کہ
 آئے اسے اور میں چنانکہ ہے کہ

اور مدارج میں چنانکہ ہے کہ
 و امیراہ وارسول رب العالمین
 از و میں چنانکہ ہے کہ
 و امیراہ وارسول رب العالمین
 از و میں چنانکہ ہے کہ

اور توفیق الہی کا یہ عیاں ہے کہ اس نے اپنے کلام میں
 ہر ایک کلمہ کی طرف سے ایک نیا عالم کھولا ہے۔
 اور ہر ایک کلمہ کی طرف سے ایک نیا عالم کھولا ہے۔
 اور ہر ایک کلمہ کی طرف سے ایک نیا عالم کھولا ہے۔

اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کے اندر پھیلنے لگا کہ وہ کسی بھی شخص پر ایسا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ مل کر اس کے لئے کوشش کرے۔ اور یہی اس کے لئے ایک نیا راستہ ہے۔

۲۸

اور یہ ہفت غائب ہوا سو فی جگہ
 زینبات کی چونک پائی قریب اور
 روتی ہوں میں فوج گری ہوں اور
 شکوہ کرتی ہوں سالی سالی کی
 جگہ زینبات کی ہمتاوی یاد سے
 غائب ہوئی ہے بس گزری
 جگہ زینبات کی ہمتاوی یاد سے
 غائب ہوئی ہے بس گزری

[illegible]

[illegible]

صفیه بنت حمی از بنی النضر و آنکه مرز و آنحضرت و کس خدیجه و زینب الهم کین
و وفات آنحضرت از دین بود و خلافت نیست و آنکه اول زینب که تزویج کرد
او را آنحضرت خدیجه است و تزویج نکرد و آنحضرت صلعم هر دو هیچ زینب را
تا مرد و این یازده زن است که آنحضرت ایشان را خواست و یا ایشان
زنا کردند و از بعضی ایشان اولاد بوجود آمد و از پنجاه خدیجه و زینب بنت
خریمه در حیات آنحضرت از دنیا رفته و باقی بعد از حضرت وفات یافته
و جماعه دیگر از نسا را ندیدیم یا زیاده که بعضی از زوج نموده و زنا
کرده و پیش از دخول مفارقت نموده و بعضی را خطبه کرد و خواستگاری نمود
اما تزویج نکرد و بعضی از آن تزویج کرد و در وقت تنه که یا ایها البنی قل
لا زواج لکم کنتم ترون الحیوة الدنیا و زینتها الایه اینجا که آنحضرت بدر فرستند
و اما سدری آنسر و صلعم چهار بودند اول رابیه بنت شمعون قطی که مقوقس
بطلی صاحب مصر و الی اسکندریه برآید آنحضرت پیشکش فرستاده بود و آن
م را بر ابراهیم بود و دوم رکانه بنت زید بن عسر و بعضی گفته اند بنت شمعون
از سیایه بنی النضر و بقوله البنی قریظه و الاول اطهر و طی میگرد آنحضرت
و را بمکه بیاورد و بعضی گفته اند که آزاد کرد و تزویج نمود و در محرم سال ششم از
حشر و وفات یافت پیش از وفات آنحضرت و در وقت رجوع از حجه الوداع
و وفن کرده شد به بقیع و دیگر گشتی که بود و جمیع که از بعضی سیایه یا بنی النضر

[illegible]

[illegible]

رسیده و دیگر کشیک بود که زینب بنت جحش نجف بخشنده بود و اما اولاد کرام
آنحضرت عجل الله فرجه اتفاق کرده شده است برایشان شش اند و پس از آن
و ابراهیم و چهار دختر زینب زقیه و ام کلثوم و فاطمه و در غیر ایشان ثلث است
بعضی طیب و طاهر نیز شهر و اندک پس جایزه است باشند چهار و دو و چهار و نا
و بعضی دیگرند که غیر ابراهیم و فاطمه عبد الله است که یک صغیر از عالم نیست
و طیب و طاهر لقب عبد الله است بجهت تولد او در عهد اسلام و اکثر اهل علم
التاب برین آمده و از قطنی گفت که این قول اشتباه است پس مجموع هشت
باشند و دو و چهار و نا و آنچه مشهور است در مقام و بر زبانها میگوید این
کلام است و دو و ابراهیم از او از قطنی حکایت کرده که طیب و طاهر
عبد الله اند پس تو که پنج تن باشند و مجموع ده و از بعضی مردم نقل کرده اند
که طیب و طاهر از یک کلمه مولود اند و طاهر و طاهر از یک کلمه و دیگر این هم
یازده باشند و از بعضی منقول است که زائیده شده بر آن آنحضرت
پیش از بعثت پس که نام کرد او را عبد مناف پس مجموع دوازده تن باشد
که همه زائیده شده اند در اسلام غیر عبد مناف و گفته است ابن اسحق که زائیده
شده اند هم غیر ابراهیم پیش از اسلام و وفات یافتند در اسلام و در آن
یافتند در حالت ارتضاع و در بعضی اقوال عبد الله بعد از نبوت مولود شده
و اختلاف کرده اند در کسب اولاد آنحضرت و ترتیب ایشان و اولاد پس

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

بعضی گفته اند که اکبر اولاد و صلح تمام بود و پسر زینب پیشتر
پیشتر عبدالله پسر امام کاظم پسر فاطمه زهرا پسر ابراهیم و بعضی گفته اند که اکبر
زینب پیشتر تمام پسر امام کاظم پسر فاطمه زهرا پسر ابراهیم که لقب او طیب است
پیشتر ابراهیم و ابن عبدالب گفته اند که یمن قول است صحیح اما قاسم اول کودکی
که زاید شد مرا حضرت را پیش از نبوت و بوی کفایت کرده شد آنحضرت
یا باو القاسم نیست تا مشی کرد و بعضی گفته اند قابل رکوب و بعضی گفته دو
سال بزیست و بعضی هفتده ماه گفته اند و قات یافت پیش از نبوت و نزد
بعضی و اسلام و دویست که مرد از اولاد رسول خدا اما عبدالب
و مکه در اسلام بوجود آمد و در طفولیت فوت شد اما ابراهیم آخر اولاد است
در مدینه در فوجی سال هشتم از هجرت تولد نمود مادر او ماریه قطیفیه بود و سلمه زوجه
ابو رافع از مولا رسول خدا قالید او بود و برای ماریه خانه ساخته داده بود و کالان
انموضع را مشرب ابراهیم میگونیذیرار و شیر که بود و عمر ابراهیم هفتاد و نه روز و یک ماه
اجود او در گذر کرده و در روز شازده ماه و هشت روز و بعضی یکسال و
ده ماه و شش روز و بعضی قریب یکسال و نیم گفته اند اما اکبر بنات آنحضرت
نزد اکثر علما زینب است و نزد ابن اسحق آنست که زاید شده و در سنه
نهمین از ولادت آنحضرت که در واقعیه قیل بود و دریافت اسلام را و بعد
از دو و نیم حج کرده بود او را با پسرخاله اش که ابو العاص بن الربیع بن عبدالمطلب

[illegible][illegible]

بن عبد شمس بن عبد مناف وادابو العاص بہت بنت خویلد انت خدیجہ بنت
 خویلد از یک مادر و پدر و زینب را از ابو العاص پسکر بود علی نام و وقت که اما
 نام علی نزدیک بچیلوغ رسیدہ از دنیا رفت و حضرت علی ابن ابیطالب
 بعد وفات فاطمہ زہرا علیہ السلام علیہا وعلیہا وعلیہا بوجوب وصیت و کے
 امام را بنخواست و زانید و کے برائے علی و ولد کے را کہ نام و کے محمد و سبط
 محمد اکبر و محمد اصغر نذر از اولاد علی مرتضیٰ اند محمد اکبر محمد بن حنفیہ و محمد اصغر
 ام او ام ولد بود کہ شہید شد با حضرت امام حسین علیہ السلام علیہ وعلیہ جدہ
 و سلم وفات زینب در زمان حیات آنحضرت و سال ششم از ہجرت واقع شد
 اما رقیہ ولادت و کے در سال سی و سوم از واقعہ فیل است بعد از زینب
 بسہ سال و رقیہ پیش از عہد نبوت تحت علقہ بن ابی لب و اخت او ام کلثوم
 تحت برادر و کے علقہ و در گذشت کتب و جامع الاصول و اوّل بعینہ کبر و
 در ثانی مصغر و در روضۃ الاحباب بعکس این آورده و ہر گاہ کہ علقہ طلاق داد
 با حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان در کہ تزویج نمود و علقہ ہم ام کلثوم را
 گذاشت و آنحضرت در حق و کے دعا کرد و شیخ زینبہ اسرا پاره ساخت و
 آنحضرت ام کلثوم را بعد فوت رقیہ در سنہ ثلاث از ہجرت بثمان و او
 و ام کلثوم در سنہ سلج از ہجرت وفات یافت و از حضرت خدیجہ فرزند زید عثمان
 رضی اللہ عنہ بن عفان را بوجود آمد اما باقی نماند و نزد علماء امامیہ زینب و کلثوم

میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر میں اس کو دیکھوں تو میری جان بچ جائے گی۔
 اور میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر میں اس کو دیکھوں تو میری جان بچ جائے گی۔

من هؤلاء الذين وجبت علينا محبتهم قال علي وفاطمة وابناهما رواد احمد
داين ابي حاتم والطبراني والحاكم وصححه وفي الصواعق ونقل الثعلبي والبيهقي عن ابن
عباس انه لما نزل قوله تعالى قل لا اسألكم عليا اجرا الا المودة في القربى قال قوم
في نفوسهم يا يزيد ولنا الان نخشعنا على قرابته من بعد فاجبر رسول النبي صلى الله
عليه وآله وسلم انهم تهموه فانزل الله تعالى ام يقولون افترى على الله كذبا لا يه
فتقال القوم يا رسول الله انك صادق فانزل وهو الذي يقبل لتوبة عن عباده
واخرج الطبراني عن الامام زين العابدين عليه السلام لما جئ به سيرة عقيب مقتل
الحسين وقيم على درج دمشق قال بعض جناده اهل الشام الحمد الذي قتلتم وقطع
عرق العنقة فقال اما قرئت قل لا اسألكم عليا اجرا الا المودة في القربى قال وا
هم قال نعم واخرج الطبراني عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال
في قوله تعالى ومنفقوهم نعم مسؤولون عن ولايتهم على اهل البيت لان الله امر علي بن
الحق ان لا يوافقهم على تبليغ الرسالة اجرا الا المودة في القربى والمعنى نعم مسؤولون اهل الوا
حق المودة كما ادعاهم لابي ام دعاهم وما يملكون عليهم المطالبة والتبعة ومن ذلك
اخرج مسلم بن زيد بن ارم قال قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما فينا
خطبنا بما يريد فابن كثر المودة في محمد الله واستن عليه وعظ وذكر ثم قال يا بعد الا
اياس لما انما بشروا شك ان يا بني رسول الله فاجتدوا انما ركن فيكم ثقلين اولهما كتاب
فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واتمسكوا به فخرص على كتاب الله وغب فيه ثم

۴۴

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

قال و بهیئت اذ کرم الله فی الہیاتی اذ کرم الله فی الہیاتی تحریر منقول است از ابن عباس
ہر گاہ کہ این آیہ مودت نازل شد قومی در دلمہا سے خود خیال فاسد آوردند کہ رسول خدا
ارادہ کرد کہ از قرابت خود ما را بر سادت ما من بہ ترسیم بعد از در حق تعالی جبرئیل را
فرستاد و از این خیالات فاسدہ ایشان خبر داد و آگاہ ساخت رسول خدا صلی اللہ علیہ السلام
را کہ این قوم تہمت میکنند ترا و آیہ نازل کرد کہ میگویند در حق رسول تو را کہ این تاکید و
ترغیب مودت قریب آید انرا کردہ است بر خدا و در حق خستہ یا مجنون است کہ
در حالت جنون این چنین کلمات میگوید بعد نزول آیہ قوم گفتند یا رسول اللہ تو خدا
مایان از خیالات خود ہاتوبہ کردیم پس نازل شد و ہو الذی یقلیل التوبۃ عن عبادہ و
آیہ کریمہ وقفہ ہم انہم مسکونون دال است بر آنکہ در روز حشر از ہر شہر سوال خواہد
کہ در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام چیست خیر البشیر
سلوک کردید و حقوق مولات ایشان کما حقہ بجا آوردید پیرانہ و آنچه رسول خدا صلی اللہ
علیہ السلام در اد حق و اطاعت و انقاد و امر ایشان فرمودہ آن را مستقام
و اطاعتاً اثنائاً کردید یا تخلص نمودید پس بگو مطاہرین فرمودہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ السلام محبت آل سید الوری نمودید و فرمودہ ایشان بمل و جان قبول کردید و
روضہ رضوان و حور و قدور خان فائز خواہند شد و ہر کہ بعد از آن باشد کفر
از ایشان و زریعہ عذاب نیران گرفتار خواہد گردید و از نیجاست کہ روایت کردیم
از زید بن ارقم کہ ایستادہ شد رسول خدا صلی اللہ علیہ السلام روزی در میانہا و حالیکہ خطیب

این کتاب است که در آنجا آبی بود و خوانده میشود و آن موضع بخم بضم خا و جیم جیم یعنی
 در غریب خیم که میان کوه و دریا بود و شکو و شتاب بجزاب جل و علا کما هو احرى بجا آورد و
 نصیحت و پند بگردان کما هو المیق و او بود و او بعد از آن فرمود و اما بعد حمد و ثنا
 برانید و آگاه باشید ای مردمان بر رتبه که من بشدم قریب است که بیاید مرا فرستاده
 پروردگار من و قبول کنم و امر او ملک الموت است یعنی ملک الموت بیاید و من
 ازین عالم انتقال نمایم لهذا به شما و غلامیکم و میگویم که میگذازم میان شما و جبرئیل
 عظیم و آن قرآن شریف که کتاب خداست و در آن نور و هدی است پس بگریه
 و عمل کنید با امر و نواهی آن و چنگل زبید به دے و تحریص فرمود و بر کتاب شد و تحریص
 نمود و باستمساک دے بعد از آن فرمود و دوم از آن و جبرئیل عظیم المپیبت من
 اندیاد میدانم خدا را در حق المپیبت خود و سه مرتبه این کلمه فرمود از خدا تبرسیه
 حقوق ایشان نگاهدارید و طاعت و محبت ایشان را شعار و دثار خود سازید
 چنانچه انتقال با حکام کتاب الله فرض است چنانچه اطاعت و انقیاد و امر بالمپیبت
 بوجای و ارکان و محبت و عقیدت و مودت و سوختن ایشان بقلب جنان و حب
 و فرض است و از زمین ثابت مروست آنها لکن تیغ قاضی بر دلی الخصول یعنی
 کتابی که بجا بده از هم نخواهند شد تا که خواهند آمد نزد من بر حوض کوثر از مطیعا و مخلقا
 خود خبر خواهند داد و بسیار آیات دال بر مودت و محبت المپیبت نبوت علیهم الصلو
 و السلام است قال الله تعالی انی انعم علی من تاب و امن و علی صالحا ثم اmente دے

این کتاب است که در آنجا آبی بود و خوانده میشود و آن موضع بخم بضم خا و جیم جیم یعنی
 در غریب خیم که میان کوه و دریا بود و شکو و شتاب بجزاب جل و علا کما هو احرى بجا آورد و
 نصیحت و پند بگردان کما هو المیق و او بود و او بعد از آن فرمود و اما بعد حمد و ثنا
 برانید و آگاه باشید ای مردمان بر رتبه که من بشدم قریب است که بیاید مرا فرستاده
 پروردگار من و قبول کنم و امر او ملک الموت است یعنی ملک الموت بیاید و من
 ازین عالم انتقال نمایم لهذا به شما و غلامیکم و میگویم که میگذازم میان شما و جبرئیل
 عظیم و آن قرآن شریف که کتاب خداست و در آن نور و هدی است پس بگریه
 و عمل کنید با امر و نواهی آن و چنگل زبید به دے و تحریص فرمود و بر کتاب شد و تحریص
 نمود و باستمساک دے بعد از آن فرمود و دوم از آن و جبرئیل عظیم المپیبت من
 اندیاد میدانم خدا را در حق المپیبت خود و سه مرتبه این کلمه فرمود از خدا تبرسیه
 حقوق ایشان نگاهدارید و طاعت و محبت ایشان را شعار و دثار خود سازید
 چنانچه انتقال با حکام کتاب الله فرض است چنانچه اطاعت و انقیاد و امر بالمپیبت
 بوجای و ارکان و محبت و عقیدت و مودت و سوختن ایشان بقلب جنان و حب
 و فرض است و از زمین ثابت مروست آنها لکن تیغ قاضی بر دلی الخصول یعنی
 کتابی که بجا بده از هم نخواهند شد تا که خواهند آمد نزد من بر حوض کوثر از مطیعا و مخلقا
 خود خبر خواهند داد و بسیار آیات دال بر مودت و محبت المپیبت نبوت علیهم الصلو
 و السلام است قال الله تعالی انی انعم علی من تاب و امن و علی صالحا ثم اmente دے

این کتاب است که در آنجا آبی بود و خوانده میشود و آن موضع بخم بضم خا و جیم جیم یعنی
 در غریب خیم که میان کوه و دریا بود و شکو و شتاب بجزاب جل و علا کما هو احرى بجا آورد و
 نصیحت و پند بگردان کما هو المیق و او بود و او بعد از آن فرمود و اما بعد حمد و ثنا
 برانید و آگاه باشید ای مردمان بر رتبه که من بشدم قریب است که بیاید مرا فرستاده
 پروردگار من و قبول کنم و امر او ملک الموت است یعنی ملک الموت بیاید و من
 ازین عالم انتقال نمایم لهذا به شما و غلامیکم و میگویم که میگذازم میان شما و جبرئیل
 عظیم و آن قرآن شریف که کتاب خداست و در آن نور و هدی است پس بگریه
 و عمل کنید با امر و نواهی آن و چنگل زبید به دے و تحریص فرمود و بر کتاب شد و تحریص
 نمود و باستمساک دے بعد از آن فرمود و دوم از آن و جبرئیل عظیم المپیبت من
 اندیاد میدانم خدا را در حق المپیبت خود و سه مرتبه این کلمه فرمود از خدا تبرسیه
 حقوق ایشان نگاهدارید و طاعت و محبت ایشان را شعار و دثار خود سازید
 چنانچه انتقال با حکام کتاب الله فرض است چنانچه اطاعت و انقیاد و امر بالمپیبت
 بوجای و ارکان و محبت و عقیدت و مودت و سوختن ایشان بقلب جنان و حب
 و فرض است و از زمین ثابت مروست آنها لکن تیغ قاضی بر دلی الخصول یعنی
 کتابی که بجا بده از هم نخواهند شد تا که خواهند آمد نزد من بر حوض کوثر از مطیعا و مخلقا
 خود خبر خواهند داد و بسیار آیات دال بر مودت و محبت المپیبت نبوت علیهم الصلو
 و السلام است قال الله تعالی انی انعم علی من تاب و امن و علی صالحا ثم اmente دے

این کتاب است که در آنجا آبی بود و خوانده میشود و آن موضع بخم بضم خا و جیم جیم یعنی
 در غریب خیم که میان کوه و دریا بود و شکو و شتاب بجزاب جل و علا کما هو احرى بجا آورد و
 نصیحت و پند بگردان کما هو المیق و او بود و او بعد از آن فرمود و اما بعد حمد و ثنا
 برانید و آگاه باشید ای مردمان بر رتبه که من بشدم قریب است که بیاید مرا فرستاده
 پروردگار من و قبول کنم و امر او ملک الموت است یعنی ملک الموت بیاید و من
 ازین عالم انتقال نمایم لهذا به شما و غلامیکم و میگویم که میگذازم میان شما و جبرئیل
 عظیم و آن قرآن شریف که کتاب خداست و در آن نور و هدی است پس بگریه
 و عمل کنید با امر و نواهی آن و چنگل زبید به دے و تحریص فرمود و بر کتاب شد و تحریص
 نمود و باستمساک دے بعد از آن فرمود و دوم از آن و جبرئیل عظیم المپیبت من
 اندیاد میدانم خدا را در حق المپیبت خود و سه مرتبه این کلمه فرمود از خدا تبرسیه
 حقوق ایشان نگاهدارید و طاعت و محبت ایشان را شعار و دثار خود سازید
 چنانچه انتقال با حکام کتاب الله فرض است چنانچه اطاعت و انقیاد و امر بالمپیبت
 بوجای و ارکان و محبت و عقیدت و مودت و سوختن ایشان بقلب جنان و حب
 و فرض است و از زمین ثابت مروست آنها لکن تیغ قاضی بر دلی الخصول یعنی
 کتابی که بجا بده از هم نخواهند شد تا که خواهند آمد نزد من بر حوض کوثر از مطیعا و مخلقا
 خود خبر خواهند داد و بسیار آیات دال بر مودت و محبت المپیبت نبوت علیهم الصلو
 و السلام است قال الله تعالی انی انعم علی من تاب و امن و علی صالحا ثم اmente دے

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 فبينا نحن على هذا
 الاذ جاءني رجل
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين

قال ثابت البستاني اهتدي الى ولاية اهل بيته وجاؤ ذلك عن ابي جعفر الباقر وخرج
 الشعلبي في تفسير قوله تعالى وعنه يحيل الله جميعا ولا تفرقوه عن جعفر الصادق انه قال نحن حبل
 الله الذي قال الله تعالى وعنه يحيل الله جميعا ولا تفرقوه قال الله تعالى ان الذين آمنوا
 وعملوا الصالحات يحبل لهم الرحمن وخرج الحافظ السلفي عن محمد بن الحنفية انه قال في تفسير
 هذه الآية لا يقبضون الا في قلبه وداخلي واهلية قال الله تعالى ام يحسبن الناس ان
 اتاهم الله من فضله اخرج ابو الحسن المعالي عن الباقر عليه السلام انه قال في هذه الآية
 نحن الناس والله عز وجل في الصدوق وفي المشكوة عن جابر قال رايت رسول الله صلى الله عليه
 عليه وآله في حجة يوم عرفه هو على ناقته يقصو الخطيب فسمعت يقول يا ايها الناس اني تركت
 فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا الكتاب الله وعمرته ابياتي رواه الترمذي وعن زيد بن ارقم
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله في تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدى حديثا
 اعظم من الاخر كتاب الله جل مجدوه ومن السار الى الارض وعترتي واهل بيتي ولن
 يتفترقا حتى يردوا علي الا من فاضل وكيف تخلفوني فيماروا به الترمذي وخرج احمد
 في مسنده وابن جرير والحاكم في مستدركه عن ابي ذر الغفاري انه قال وهو اخذ
 باب القبلة سمعت النبي يقول الا ان تتركوا فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجي ومن تخلف
 عنها هلك هذا ايضا في المشكوة عن محمد بن احمد ورواه ابن جرير والحاكم ومستدرك
 ابن ابى ذر الغفاري روايت كذا في المشكوة ابو ذر وحالكم كذا في المشكوة ابو ذر وحالكم
 راينهم اذ رسول الله صلى الله عليه وآله كذا في المشكوة ابو ذر وحالكم كذا في المشكوة ابو ذر وحالكم

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 فبينا نحن على هذا
 الاذ جاءني رجل
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 وبعد
 فبينا نحن على هذا
 الاذ جاءني رجل
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين
 فقال لي يا اخي
 ما هذا الذي
 تفعل
 فقلت يا اخي
 ما اريد الا
 ان اكون من
 الصالحين

من ابانیتی قطعه ای ششم و اندکی پسیده لایدرخل قلب مراد الایمان حتی یحقیقتم شد و لفظم
منی فی الصواعق روایتیه صحیحیه و اخرج احمد ایستند زنی عن عبد المطلب بن ربیع
لایدرخل قلب امر الایمان حتی یحقیقتم لعد و لقرابتی سر جمیع بر آورد ابن اجمه و طبرانی
و کبیر و ابن عساکر و تاریخ خود از محمد بن کعب از عباس بن عبد المطلب عم رسول خدا
صلی الله علیه و آله که فرمود رسول خدا چه رسید قومی را که با هم سخن می گفتند هرگاه که
حق می یابد مروت از طبیعت موقوف می کنند سخن خود را و سخن می سازند و قسم بخند که کلمات من
در دست قدرت اوست و در حق آید در دل مروت ایمان مگر که دوست دارد
الطبیعت مراد بر اوست خدا و بحسب قرابت ایشان با من در امانی نتایج النجا و غیره
و اخرج ابو یعلی فی مسنده عن الحسن و ابو اوالادکم ثلث خصال حب نیکم
و حب طبیعت و قراة القرآن فان حملته القرآن فی نخل الله یوم لا ظل الا ظله و لا ظل الا ظله
اخرج احمد فی مسنده و الطبرانی فی الکبیر و ابی نعیم فی الحلیة و الحاکم فی المستدرک
عن ابن عمر الدینا ملعون و ملعون ما فی الا الا یتبعی لحد و کال محمد در امانی تلوید الجاس العنبر
و فی البخاری عن ابی بکر رضی الله عنهما و ابی محمد فی اهل بیته و عن یحیی بن الجراح السعیدی
ابن عساکر عن علی بن عیون ان لایل السواد اهل بیتی امان لاسی و ابو یعلی فی مسنده
عن سلیمان بن الاکوع عن یحیی بن عیون ان لایل السواد اهل بیتی امان لاسی و ابو یعلی فی مسنده
عن سلیمان بن الاکوع عن یحیی بن عیون ان لایل السواد اهل بیتی امان لاسی و ابو یعلی فی مسنده
عن سلیمان بن الاکوع عن یحیی بن عیون ان لایل السواد اهل بیتی امان لاسی و ابو یعلی فی مسنده

[illegible][illegible][illegible]

رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم

صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 من النار و امانی من العذاب الجواز علی الصراط و الخالص عند المیزان البعد من یألف فضلک و کرمک یا خان یا من آیین یارب العالمین بیان آنکه اطاعت ایشان
 بعد از اطاعت خدا و رسول خداست و مفارقت ایشان مفارقت از خدا و رسول خداست
 اخرج الحاكم فی مستدرک عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 علیة آله و سلم من اطاعتی فقد اطاع الله عز وجل و من عصانی فقد عصی الله و من اطاع علیا فقد اطاعتی و من عصا علیا فقد عصانی ثم رحمه فرمود رسول خدا کسی که
 اطاعت کرد مرا بدرستی اطاعت کرد خدا را و کسی که نافرمانی کرد مرا بدرستی
 نافرمانی کرد خدا را و کسی که اطاعت و تمثال امر علی نمود بدرستی اطاعت من کرد
 و کسی که نافرمانی علی نمود و شورش کرد و برگشت از و بدرستی از خدا و رسول
 برگشت و کفر است چون از و گشت همه چیز از تو گشت و چون از و گشت
 همه چیز از تو گشت و آخر ایزد از ابی ذر رضی الله عنه ان البی قال علی من فارقک
 یا علی فقد فارقته و من فارقته فقد فارق الله

در هلاکی زانکه جزوی از کلی	از حضور اولیا اگر کسی
در حقیقت دور گشتی از خدا	چون شوی دور از حضور اولیا
ساکنان مقصد صدق و صفا	بر تمام از عرش و کرسی و سما
و فی الصواعق عن الطیرانی بسند حسن عن ام سلمة عن رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم	

و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم

و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم
 و هر کس مرا اطاعت کند من او را از عذاب آتش نجات دهم و هر کس مرا نافرمانی کند من او را به عذاب آتش می فرستم

۵۶

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بر سر سوز و اندوه و مصیبت نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا
 رسول خدا اگر بسوی من نیکی پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر سر سوز و اندوه و مصیبت نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا
 رسول خدا اگر بسوی من نیکی پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر سر سوز و اندوه و مصیبت نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا
 رسول خدا اگر بسوی من نیکی پس لازم که صحبت و سعه قطعه

فضل در بیان فضائل علی ابن ابیطالب علیه السلام

قال احمد و النسائی و غیره سالم یرونی عن احمد بن الصاحب قال لاسانید الجواد اکثر ما جاء
 فی علی علیه السلام و اخرج عن احمد بن حنبل قال ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله
 من الفضائل ما ورد لعلی گفت احمد و النسائی و غیره ایشان که وارد نشده احادیث
 با سنا و صحیح و حق هیچ یکی از صحابه پیشتر از آنکه وارد شده و در حق علی ابن ابیطالب علیه السلام
 از آنجه است که سوره و صمد در شان و سعه علیه السلام نازل گشت و فرمود رسول خدا
 هر جا که آید که میماند ازین آئین و علما و الصالحات و در کلام خدا است علی را سزاوارست
 اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال ما نزل الله یا ایها الذین امنوا الا علی امیرا و غیره
 و فی روایت را سنا و آیه کریمه من یقرن حسنه در شان محبت و سعه نازل گشت و الذین
 ینفقون اموالهم سر او علانیة لایة در بیان اوصاف حمیده اوست و از آنجمله

بر سر سوز و اندوه و مصیبت نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا
 رسول خدا اگر بسوی من نیکی پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر سر سوز و اندوه و مصیبت نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا
 رسول خدا اگر بسوی من نیکی پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر سر سوز و اندوه و مصیبت نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا
 رسول خدا اگر بسوی من نیکی پس لازم که صحبت و سعه قطعه

[illegible]

[illegible]

پنجمی با انبیاء داشتند	اولیاء را همچو خود میداشتند
گفته اند که با ایشان بشیر	همچو مادر است و خوب و خور
این ندانستند ایشان از علی	در میان من و حق بود لا انتها

[illegible]

سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار سبحان اللہ پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار سبحان اللہ پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔
 سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔
 سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار اللہ اکبر پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار اللہ اکبر پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔

از دہ ختمائی مختلفہ اندر من و تو از یک و ختم فی بعض الروایۃ خلق انت و خلقت من
 طینۃ ابرہیم ثم صخر بنی وحید را ز یک بے خاکندہ و روحانی تن از یک جان پاک اندہ
 و از آنجا آنت کہ پیش از او ان مبلغ اسلام آورد و بروایت ابن عباس زید بن رقم و
 سلمان فارسی بسیار می ز صحا جہ العین و اول مسلمان است ابن حجر کہتہ کہ ہولار حج و از
 بعضہ اجماع بر معنی نقل کردہ شد و سن شریف الفضا حب لایت وقت بعثت حضرت
 رسالت دہ سال فرزند بعضہ کتر از ان گفتہ اند و از ابیات منسوبہ بہ آنجا کہ در شرح
 وقایہ در باب قسمتہ انعام ذکر کردہ اولیت او با سلام و اختصاص و فیضات خاصہ
 واضح و لایح است اشعاع محمدی محمد بنی خنی و صبری و جہرہ سلیمانہ داعی و
 و جعفر الذی اضحی و مسی و بطیر مع الملائکہ ابن امی و دہنت محمد سکنی و عسروسی و
 مشوب کھامیدی و کمی و سبط احمد و ولای سنہ فایکم کہ سمعی و سبتکم الے
 الاسلام طرا و خلا ما بلغت او ان حلم و واجب و لایۃ علیکم رسول اللہ یوم غدیر خم
 بعیت برادر ابن عم فرزند و داماد و کراست این تقرب بانی دادہ فی الصوا
 قال معاویۃ لعلہ بن عمر لم احب علیا قال علی ثلاث فضال علی حلالہ غضب علی صدا اذا
 قال و علی عدلہ اذا حکم و لما وصل الیہ فخر من معاویۃ قال لعلہ لکشب الیہ نہ الابیات
 و از آنجا آنت کہ او اول کسی است کہ عبادہ کرد خدا را و نماز کرد با حضرت رسالت
 پیش از ہلہ امت اخرج احمد بن اخیه العزنی قال رايت علیا صمک علی المنبر لم ارہ صمک اکثر منہ
 حتی بہت نواجزہ ثم قال ذکر ت قول بطلانہ ظہر علینا ابو طال و انما مع رسول اللہ و نحن بضلی

سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار سبحان اللہ پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار سبحان اللہ پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔
 سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔
 سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار اللہ اکبر پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار اللہ اکبر پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔

سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار سبحان اللہ پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار سبحان اللہ پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔
 سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔
 سوال کیا کہ اگر کسی نے ایک سو بار اللہ اکبر پڑھا تو اس کا اجر کیا ہے؟
 جواب: ایک سو بار اللہ اکبر پڑھنا ایک سو بار توبہ کرنے کے برابر ہے۔

بر طبق نقله فقال ما ذا اتضعان يا ابن اخی فمداه رسول الله اے الاسلام فقال بالذی ترضعنا
 یاس و بالذی تقولان یاس لکن الله اتعولوا علی پدر و جنک تحبنا بقول سیدم قال اللهم
 لا اعرف ان عبد الک من هذه الامم عبدک قبی غیر نیک ثالث مرات لقد صلیت علی
 ان یصلی الناس سبعاً و ثماناً و ایت میکند احمد از برادرش عزی که دیدم حضرت علی
 مرتضی علیه السلام را خندید بر من و فرمود که گاهی خندیده باشی بازه از آن
 حتی که ظاهر شد دندانهایش و بعد از آن فرمود که و کم اینوقت گفتار میر
 خود ابوطالب که رونے بهار سپید و رحمتی که من همراه رسول خدا در بطن غله مشغول
 به نماز بودیم پس گفت ابوطالب که چه چیز میکند شما هر دو ابراز را و من سخن میر
 ابوطالب را بشنوا سلام من گفت نیست بشنایا کی بان چیز که میکنید و مشغولید بان یا
 بچیر که میکنید از بان قسم خدا افرونی و اظهار غلبه خود میکنند بر ما هرگز و خدیجه علی نقی
 از راه استعجاب بگفتار پدر خود بعد از آن فرمود که منید انم که هیچ کی از بنندگان تو ای
 پرور و کار من برین امت پرستیده باشد ترا پیش از من بخیر رسول خدا و سه بار این کلمه را
 تکرار کرد علی مرتضی فرمود که نماز کردم هفت سال همراه سه و در رسولان پیش از آنکه نماز
 خوانده آدمیان بدانکه اتفاق بر نیست که ابوطالب عهد و معاون و محسن نامر
 رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در جمیع امور بود تا او زنده بود و کسی طاقت نداشت
 که مکر و سهیم بر رسول خدا رساند و همیشه حمایت رعایت حفاظت رسول خدا از کفار و مشرکین
 عربی داشت و بعد از موت عبدالمطلب که از خود پدر و ورش نمود و رسول خدا از مردن کسی

نهایت مخزون و گنجین گردید و در سنه و ستم از بعثت این واقعه رو داد و خدیجه هم درین سال وفات یافت لهذا این سال را عام الحزن نام کردند و اسلام و بر روایت ابن عباس ثابت است و از آنجمله آنست که بعد از رسول خدا تغییر و تبدیل در نماز که مستثنی است راه یافت و مردمان آنرا صنایع ساختند و بشراط و حقوق آن تجاوز از حضرت مرتضی علی علیه السلام بقضا و بعد کانکم فی رسول خدا سوره ششمه بشراط حقوق و تعدیل ارکان و حفظ اوقات و غیره لازم آن چنانچه شاید و باید بجای آورد و از نماز رسول خدا صلی الله علیه و سلم صحابه یاد میدهند بنید فی البخاری فی باب فیض صلوٰه عن قتاده بن مویس بن ابراهیم قال ثنا مهدی بن عقیلان عن انس قال عرف شینا ما کان علی علیه السلام یصلی الله علیه و سلم قبل الصلوٰه قال لیض صغیرم فیه احد ثمناء و بنی رارة قال حدّ عبد الواسع بن ابراهیم بن عبد الله بن الجراح عن عثمان بن بنی وادخی عبد العزیز قال سمعت الزهیری یقول دخلت علی انس بن مالک بمشقة و هو یبکی فقلت یا بکیک فقال لا اعرف شینا ما و رکعت الابداء الصلوٰه قد ضعیفت جسمی میگردد زهری که در آمد من بر انس بن مالک بمشقة و رجالی یک میگردد پس گفتیم چه چیز در گریه آورده ترا گفت انس نمیدانم چیزی را که یافتیم از رسول خدا اگر چه این نماز و این تحقیق صنایع کرده شد پس گریه من بر آن تصنیع نماز است که عمار الدین است فی البخاری در باب اتمام التکبیر فی الركوع حدّ ثوابه و سخی الواسطی قال انبرنا خال عن الجبیری عن ابی العلاء عن مطر عن عمران بن حصین قال قال صلی الله علیه و سلم بالبصرة فقال ذکرنا هذا الرجل صلوٰه کنا نصلیها مع رسول الله ف ذکرنا ان کان یکبر کلما رفع و کلما وضع و فی باب تمام التکبیر

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

اور بخاری میں اب تمام کتب کے
 میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے
 بخاری میں اب تمام کتب کے
 میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے

بتان رہا بر زمین اندخت و قطعہ قطعہ ساخت خود را ز دوش آنحضرت بر زمین زد و
 در روایتی آمده کہ خود را از نزدیکی کعبہ پدیدخت از جهت ادب و شفقت آنحضرت
 و چون بر زمین افتاد تبسم نمود و سوختہ از وسع پر سپید چہ چیز ترا بخندہ آورد و
 گفت آنکہ خود را از زمین جایی بلند انتم و بیج الملم نرسید آنحضرت فرمود چگونہ الم
 بتورسد و حال آنکہ بر در اندر تو محو باشد و فرو در آندہ تو جبریل نسی کلامہ از اجلہ
 آنست کہ چون کفار جمع شدند بر اسے اید اسے آنحضرت و ہجرت از مکہ بدین
 قسمیم یافت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمود تا بر فرس سیدالوراک
 بخفت و ردائی مبارک لختاب بالا اسے خود پہوشیدہ کفار و غلط افتادند و بر فتن
 آنحضرت اطلاع یافتند و بعد از ہجرت عنقریب بحضرت رسالت ملحق گشت قال بن
 اسحق فی قصۃ ہجرت و مشاورہ کفار قریش فی امر البی فانی جبریل الی رسول اللہ
 فقال لنبیت ہذہ اللیلۃ علی فراشک فلما کان لیلۃ جمعۃ یومہ صعد وہ منی
 پیام فیثون علیہ فلما رای رسول اللہ قال علی قم علی فرشی و تشیع بر دای آنحضرتی آنحضرت
 قسم فیہ فانہ لن یخلص الیک شئ مکرہ منہم و کان رسول اللہ قد قیل پیام فی برودہ ذلک
 اذا نام قال و خرج علیہم رسول اللہ فافخضہ من تراب فیہ فجعل شبر التراب علی
 رؤسہم و ہو یقر سورۃ پس القرآن لیکلمکم من المرسلین علی صراط مستقیم الی قولہ
 فاعشہنما ہم فہم لایبصرون حتی فرغ رسول اللہ من ہولاء الایات لم یبق منہم رجل
 الا و قد وضع علی راسہ تراثم انصرف الی حیث اراد ان یرہب فاباہم ات من لم یکن

این بیان از کتب معتبرہ
 و بخاری میں اب تمام کتب کے
 میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے
 بخاری میں اب تمام کتب کے
 میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے

این بیان از کتب معتبرہ
 و بخاری میں اب تمام کتب کے
 میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے
 بخاری میں اب تمام کتب کے
 میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے

[illegible]

۱۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۲۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۳۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۴۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۵۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۶۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۷۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۸۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۹۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ
 ۱۰۔ دوزخ میں جہنم کے لوگ

او را دادند و ز قضا کی دیگرے را که آیا هست میان شمار رسول خدا صلی الله علیه و آله پس تیاره شدند همه و توقف و زریبند براس رسول خدا تا که محمد مصطفی و
 همراه و بی بود علی مرتضی پس گفتند یا رسول الله کم کردیم ترا پس فرمود که بستی
 در شکم علی مرتضی و رد بود و لهذا جدم از شما و حاضر شدیم بر علی مرتضی و از آنجمله
 و مشهور احد فضائل عظیمه بنی امیه که صاحب لوائی اخضر بود
 و قتی که بشهادت رسید جناب اقدس نبوی لوار اجفرت علی مرتضی علیه السلام
 و او در آن حالت با صاحب لوائی قریش مبارزت نمود و او را کشت قال
 ابن اسحق و قاتل مصعب بن عمیر و بن رسول الله حتی قتل و کان قبله ابن قبیة اللیثی و یثرب
 انه رسول الله صلی الله علیه و آله فرجع الی قریش و هو یقول قتلتم محمد افلا تفلن
 مصعب بن عمیر عظمی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اللوای علی ابن ابیطالب
 و قاتل علی ابن ابیطالب و معه رجل من المرسین قال بن هشام حدثنی مسلمة بن عقبه
 المازنی قال لما اشتد القتال یوم احد حبس رسول الله تحت رایة الانصار و ارسل
 الی علی ابن ابیطالب صلوات الله علی بنیا و علی بن قدام رایة فقدم علی فقال انا
 ابو القصم فناداه ابو سعید بن طلحة صاحب لواء المشرکین بل لک یا ابا القصم فی البراز
 من حاجر قال فبرز الیهم فاختلعا ضربتین فضر به علی علیه السلام ففرعتم الفرف
 ولم یجز فقال له الاصحاب افلا اجزت علیه فقال استقبلت بعبودته فعضت عن العرق و علی
 ان الله قد قتل و یقال ان ابی سعید بن طلحة قد خرج الیهم فنادی انا قاصم من یبازر

او را دادند و ز قضا کی دیگرے را که آیا هست میان شمار رسول خدا صلی الله علیه و آله پس تیاره شدند همه و توقف و زریبند براس رسول خدا تا که محمد مصطفی و
 همراه و بی بود علی مرتضی پس گفتند یا رسول الله کم کردیم ترا پس فرمود که بستی
 در شکم علی مرتضی و رد بود و لهذا جدم از شما و حاضر شدیم بر علی مرتضی و از آنجمله
 و مشهور احد فضائل عظیمه بنی امیه که صاحب لوائی اخضر بود
 و قتی که بشهادت رسید جناب اقدس نبوی لوار اجفرت علی مرتضی علیه السلام
 و او در آن حالت با صاحب لوائی قریش مبارزت نمود و او را کشت قال
 ابن اسحق و قاتل مصعب بن عمیر و بن رسول الله حتی قتل و کان قبله ابن قبیة اللیثی و یثرب
 انه رسول الله صلی الله علیه و آله فرجع الی قریش و هو یقول قتلتم محمد افلا تفلن
 مصعب بن عمیر عظمی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اللوای علی ابن ابیطالب
 و قاتل علی ابن ابیطالب و معه رجل من المرسین قال بن هشام حدثنی مسلمة بن عقبه
 المازنی قال لما اشتد القتال یوم احد حبس رسول الله تحت رایة الانصار و ارسل
 الی علی ابن ابیطالب صلوات الله علی بنیا و علی بن قدام رایة فقدم علی فقال انا
 ابو القصم فناداه ابو سعید بن طلحة صاحب لواء المشرکین بل لک یا ابا القصم فی البراز
 من حاجر قال فبرز الیهم فاختلعا ضربتین فضر به علی علیه السلام ففرعتم الفرف
 ولم یجز فقال له الاصحاب افلا اجزت علیه فقال استقبلت بعبودته فعضت عن العرق و علی
 ان الله قد قتل و یقال ان ابی سعید بن طلحة قد خرج الیهم فنادی انا قاصم من یبازر

او را دادند و ز قضا کی دیگرے را که آیا هست میان شمار رسول خدا صلی الله علیه و آله پس تیاره شدند همه و توقف و زریبند براس رسول خدا تا که محمد مصطفی و
 همراه و بی بود علی مرتضی پس گفتند یا رسول الله کم کردیم ترا پس فرمود که بستی
 در شکم علی مرتضی و رد بود و لهذا جدم از شما و حاضر شدیم بر علی مرتضی و از آنجمله
 و مشهور احد فضائل عظیمه بنی امیه که صاحب لوائی اخضر بود
 و قتی که بشهادت رسید جناب اقدس نبوی لوار اجفرت علی مرتضی علیه السلام
 و او در آن حالت با صاحب لوائی قریش مبارزت نمود و او را کشت قال
 ابن اسحق و قاتل مصعب بن عمیر و بن رسول الله حتی قتل و کان قبله ابن قبیة اللیثی و یثرب
 انه رسول الله صلی الله علیه و آله فرجع الی قریش و هو یقول قتلتم محمد افلا تفلن
 مصعب بن عمیر عظمی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اللوای علی ابن ابیطالب
 و قاتل علی ابن ابیطالب و معه رجل من المرسین قال بن هشام حدثنی مسلمة بن عقبه
 المازنی قال لما اشتد القتال یوم احد حبس رسول الله تحت رایة الانصار و ارسل
 الی علی ابن ابیطالب صلوات الله علی بنیا و علی بن قدام رایة فقدم علی فقال انا
 ابو القصم فناداه ابو سعید بن طلحة صاحب لواء المشرکین بل لک یا ابا القصم فی البراز
 من حاجر قال فبرز الیهم فاختلعا ضربتین فضر به علی علیه السلام ففرعتم الفرف
 ولم یجز فقال له الاصحاب افلا اجزت علیه فقال استقبلت بعبودته فعضت عن العرق و علی
 ان الله قد قتل و یقال ان ابی سعید بن طلحة قد خرج الیهم فنادی انا قاصم من یبازر

او را دادند و ز قضا کی دیگرے را که آیا هست میان شمار رسول خدا صلی الله علیه و آله پس تیاره شدند همه و توقف و زریبند براس رسول خدا تا که محمد مصطفی و
 همراه و بی بود علی مرتضی پس گفتند یا رسول الله کم کردیم ترا پس فرمود که بستی
 در شکم علی مرتضی و رد بود و لهذا جدم از شما و حاضر شدیم بر علی مرتضی و از آنجمله
 و مشهور احد فضائل عظیمه بنی امیه که صاحب لوائی اخضر بود
 و قتی که بشهادت رسید جناب اقدس نبوی لوار اجفرت علی مرتضی علیه السلام
 و او در آن حالت با صاحب لوائی قریش مبارزت نمود و او را کشت قال
 ابن اسحق و قاتل مصعب بن عمیر و بن رسول الله حتی قتل و کان قبله ابن قبیة اللیثی و یثرب
 انه رسول الله صلی الله علیه و آله فرجع الی قریش و هو یقول قتلتم محمد افلا تفلن
 مصعب بن عمیر عظمی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اللوای علی ابن ابیطالب
 و قاتل علی ابن ابیطالب و معه رجل من المرسین قال بن هشام حدثنی مسلمة بن عقبه
 المازنی قال لما اشتد القتال یوم احد حبس رسول الله تحت رایة الانصار و ارسل
 الی علی ابن ابیطالب صلوات الله علی بنیا و علی بن قدام رایة فقدم علی فقال انا
 ابو القصم فناداه ابو سعید بن طلحة صاحب لواء المشرکین بل لک یا ابا القصم فی البراز
 من حاجر قال فبرز الیهم فاختلعا ضربتین فضر به علی علیه السلام ففرعتم الفرف
 ولم یجز فقال له الاصحاب افلا اجزت علیه فقال استقبلت بعبودته فعضت عن العرق و علی
 ان الله قد قتل و یقال ان ابی سعید بن طلحة قد خرج الیهم فنادی انا قاصم من یبازر

[illegible]

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے
 دعا کی کہ میری امت میں
 سے ایک شخص ہو جس کی
 ہڈیوں میں نور ہو اور
 جس کی آنکھوں میں نور ہو
 اور جس کی زبان میں نور ہو
 اور جس کی ہر چیز میں نور ہو
 میں نے فرمایا کہ ہاں

آنحضرت در قضا فی نبی جملہ دہ بودند غزوہ کہ یکے از تیر اندازان یہود بود تیری آنحضرت
 تیرے بخیمہ آنحضرت رسید و از آنجا خیمہ بجائے دیگر زدند امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علی نبینا
 وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در کینا و بود ناگاہ شمشیر بر ہنہ در دست بآئہ گس دیگر یون
 آمد علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ بر شے حکم کرد و سر شوم و را از تن پش
 جدا کرد و پیش آنحضرت آورد و از آنجگہ آنست کہ در غزوہ نبی قریطہ کہ قبیلہ
 غظیہ یہود بود در وقت محاصرہ یکے از اسباب نزول آئنا از حصن دلاوری
 و شجاعت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ بود قال بن اسحاق حدیثی
 من اثن بین اہل العلم ان علی بن ابیطالب صلح و ہم محاصرہ نبی قریطہ ویدعوہ الی الایمان
 و تقدیم ہو قال لا ذوقن ما ذاق حمزہ اولاً فحقن جسمہ فقالوا یا محمد فتنہ لو اعلیٰ حکم سعد
 بن معاذ و از آنجگہ آنست کہ در غزوہ خیبر و فتح حصنہ از حصون درگاہ واقع
 شدہ را بہت بدست علی مرتضیٰ و او نہ وہ آنجناب روان ساختند فتح آن حصن
 بہر دست او تحقیق گشت قال مجاہد بن اسحق حدیثی بنید بن سفیان عن ابیہ سفیان
 عن سلمہ بن الاکوع قال لعبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ابابکر برائمہ الے
 بعض حصون خیبر فقال ورجع ولم یکن فتح و قد جہدتم عبث من الغد فقال تم حجج
 ولم یکن فتح و قد جہدتم فقال رسول اللہ لا عین الہ رائمہ خدا را بجای آنشد و رسولہ و حبیب اللہ
 و رسولہ کہ اگر غیر سر آرا لیرجعتی فتح اللہ علی یریہ قال یقول سلمہ فدعا علیا
 و ہوریدین فقل فی عینہ ثم قال خدا را ائمہ فامضن بہا حتی یفتح اللہ علیک قال یقول

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے
 دعا کی کہ میری امت میں
 سے ایک شخص ہو جس کی
 ہڈیوں میں نور ہو اور
 جس کی آنکھوں میں نور ہو
 اور جس کی زبان میں نور ہو
 اور جس کی ہر چیز میں نور ہو
 میں نے فرمایا کہ ہاں

اور تمام عجاہ کہ ہم دراز آنست علی مرتضیٰ
 و سلمہ بن الاکوع قال لعبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ابابکر برائمہ الے
 بعض حصون خیبر فقال ورجع ولم یکن فتح و قد جہدتم عبث من الغد فقال تم حجج
 ولم یکن فتح و قد جہدتم فقال رسول اللہ لا عین الہ رائمہ خدا را بجای آنشد و رسولہ و حبیب اللہ
 و رسولہ کہ اگر غیر سر آرا لیرجعتی فتح اللہ علی یریہ قال یقول سلمہ فدعا علیا
 و ہوریدین فقل فی عینہ ثم قال خدا را ائمہ فامضن بہا حتی یفتح اللہ علیک قال یقول

در داره خود را و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین

مذکور و مسطور است و مشهور و معروف است در مدارج النبوة آمده که چون آنحضرت
 این خبر بشارت آنرا و این نوید سعادت ثمر در دو صاحب دین رسید در راه و چشم
 بر قبول درگاه بودند تا این دولت نصیب که گردد و این فضیلت مخصوص که شود
 سعد بن ابی وقاص گوید رفتم پیش آنحضرت و زانو زدم و بر پنجم بامید آنکه
 صاحب رایت من باشم و از عمر بن خطاب منقول است که گفت هرگز امارت را
 دوست ندارم مگر آنرا که از خارج مسلم بن ابی هریره ان رسول الله قال خیر الین
 الی ایتیه رجلا یحب الله و رسوله و یفتح الله علی یدیه قال عمر بن الخطاب ما حبت
 الامارة الا یومئذ فبادرت لمارجاء ان یدعی لمار قال فعد رسول الله علی ابن
 ابیطالب فاعطاه ایاها جماعة قریش ثم هم می گفتند که علی ابن ابی طالب باین مراد
 نخواهد رسید زیرا که چشم وی در دست بحدی که پیش پاهای خود نمی بیند منقول است
 چون علی مرتضی شهنیده که نخستین میگویند اسید بر فضل خدا نموده فرمود اللهم لانع لما
 اعطیت و لا مطلقا منعت و از مدینه بیرون آمد و خبر حضرت رسالت صلی الله
 علیه و آله رسید فرمود کجاست علی مرتضی گفتند که همین جاست لیکن چشم او در مسجده
 که پیشانی خودی بیند فرمود که او را نزد من بیارید سلمه بن الاکوع دست او را گرفته
 تا آنحضرت رسالت رسانید حضرت رسالت آب و بان مبارک خود و چشم آنحضرت
 گشاید شفا کلی حاصل گردید و از آن روز باز در چشم و در دست و در دست
 نگردید و از خارج بخاری و مسلم بن سلمه بن الاکوع قال کان علی قد شغل

در داره خود را و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین

در داره خود را و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین
 او سبک با حقین و در او سبک با حقین

[illegible]

فانی صاحب اور یوں ہونے کا ہے
 یہاں کا حضرت امیر خسرو
 کی کہانی ہو ان کے حضرت
 دین بن شکر اور دین بن
 در بیان میں دین بن شکر
 سے لگایا اور دین بن شکر
 چیتے باہر نکلا اور دین
 کے واسطے خوش ہوا کہ
 حاضر ہو سکی اور فانی
 کا یہ خیال کہ

و از آنجمله آنست که در حق وی فرمود که اقتضای علم علی بن ابی طالب و از آنجمله آنست
 که فرمود در حق وی که تو امیر و خلیفه هستی اخرج الطبرانی عن جابر بن سمرة قال قال رسول
 صلی الله علیه و آله یعلی ایاک موثر مختلف و ایاک مقتول و هذا منصفه فی نه یعنی بمحبت
 من اسم و از آنجمله آنست که فرمود و دیگر که گذشت علی مرتضی را و در رشد از و پس
 بدرستی و در گشت و گذشت خدا و رسول خدا را اخرج الحاكم عن ابی ذر قال البنی
 صلی الله علیه و آله یعلی بن فارق فقد فارق الله و من فارقک یعلی فقد فارقنی
 و ایضا عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله من اطاعنی فقد اطاع الله عز و جل
 و من عصانی فقد عصی الله و من اطاع علی اطاعنی و من عصی علیا فقد عصانی بهذا
 رواه ابو یعلی فی مسنده و الشیبه فی سننه و از آنجمله آنست که فرمود علی باقر آنست و قرآن
 با علی است اخرج الحاكم عن ام سلمة سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله یقول علی مع
 القرآن و القرآن مع علی بن فقیه قاضی یزید و علی الحوض و از آنجمله آنست که در حق و سه
 فرمود که دو در میثقی با علی ای بار خدا یا بگردان حق را بر جانب که علی بگردانج
 عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله رحم الله علیا اللهم و الحق حیث دار و از آنجمله
 آنست که هرگاه رسول خدا عقد مواخات میان صحابه فرمود عرض کرد علی مرتضی یا
 رسول الله فب رومی و لقطع ظهری را یتک فعلت با صحابا غیر فان کان
 من سخط علی فلک العقبی و اگر اتمه نقال صلعم و الذی یعیشی بالحق ما اخترتک لنفسی فانت
 عندی خیر لیه و من یبوی و در اثنی فقال یا رسول الله ما ادرت منک قال ادرت

اور اس کے لئے کہ وہ اپنے آپ کو بچا لے اور اس کے لئے کہ وہ اپنے آپ کو بچا لے

عبداللہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہما ہے اور ایک روایت میں ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ بنایا
 اور میری امت کو امت بنایا۔

الانبياء قال وما ورث الانبياء قبل قال كتاب وسنة نبهم وانت معني في قصري الجنة
 مع فاطمة بنتي وانت اخي ورفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وآله هذا الاية اخوانا على
 سرر متقابلين لا اخلا في الله نفيظ بعضهم الى بعض ونخبرك ببيان فرمود کہ احکام کتاب
 وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائلیم خواہد ماند و دعوتی بخانه رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 و جنت با فاطمہ زہرا خواہد بود و آخر جہالتی عن ابی عمر قال اخي رسول الله صلى الله
 عليه وآله بين اصحابه فجاء علي تزوج عيناها فقال رسول الله اخيت بين اصحابك ولم تواج
 بيني وبين احد فقال رسول الله انت اخي في الدنيا والاخرت هذا كله في ازالة الخلاف وغير
 واذ انما آتست کہ برائی تبلیغ احکام او اہل سورہ برات علی مرتضیٰ اور کہ فرستاد
 اخرج احمد بن علي النعماني بعثه بيرة فقال يا بني انت الذي است باللسن الا بالخطيب قال بدي
 ان اذنب بما انا و انتيب بما انت قال فان كان لا بد فاذنب انا قال فانطلق فان الله
 يشيت بساكنك ويهدي قلبك ثم وضع يده على فم من ترجمه فرستاد رسول خدا حضرت علی
 مرتضیٰ را بسوی کہ برائی قرات برات پس عرض کرد کہ من لسان و زبان آور خطیب
 نیستم رسول خدا فرمود کہ زیر نیست مرا ازین کہ من بہر ماین سورہ را یا توبہ بری ترا
 و دیگرے سزا داریست پس علی مرتضیٰ عرض کرد کہ اگر ضرورت و از رفتن چار نیست
 من میرم فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بر ویدہ برتیکہ بخدا می تعالیٰ ثابت خواہد شد
 زبان ترا و هدایت خواہد کرد دل ترا بعد از ان نهاد رسول خدا دست خود را بر دامن
 علی مرتضیٰ علیہ السلام و ملو گردانید و بان مبارک را از علوم خدا و خست فرمود و در

عبداللہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہما ہے اور ایک روایت میں ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ بنایا
 اور میری امت کو امت بنایا۔
 ۹۳
 عبداللہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہما ہے اور ایک روایت میں ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ بنایا
 اور میری امت کو امت بنایا۔

عبداللہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہما ہے اور ایک روایت میں ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ بنایا
 اور میری امت کو امت بنایا۔

[illegible]

کے کہا اور حضور نے فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے لئے جو کچھ ہے وہ اس کے برابر ہے۔

۱۰۴

قریباً ایک سو تالیفات
 میری جان پر لکھی گئی ہیں
 دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا
 اثر ہے میری زندگی پر

خالد بن ولید را چه زوال پیشاموش گشت رسول شد و هیچ نفرمود خط
 نکره کان حبت ناکه از زبان
 و اگر دانه آن تیرای پسر
 غافل ندان خلق از خود ای پسر
 هر که اقبال دادم و دود
 پیشش باشد خموشی نفع تو

خالد بن ولید را چه زوال پیشاموش گشت رسول شد و هیچ نفرمود خط
 نکره کان حبت ناکه از زبان
 و اگر دانه آن تیرای پسر
 غافل ندان خلق از خود ای پسر
 هر که اقبال دادم و دود
 پیشش باشد خموشی نفع تو

و از جمله آنست خشونت در راه خدا داشت و از کسی پروا نداشت و داعیه خود را
 بسبب مدارات و مراودت قوم نمی شکست قال ابن اسحاق حدثنی عبد الرحمن بن معمر
 عن سلمان بن محمد بن کعب عن عترة زینب کانت عند ابی سعید الخدری قال شکی الناس
 علیا فقام خطیباً فقال لا تشکوا علیاً فانه حسن فی ذات الله و فی سبیل الله ثم جهر
 ای مردان شکوه علی ابن ابیطالب میکنید برستی که او سخت و درشت هست در راه خدا
 اشد از علی الکفار ما بینهم شان است و اخرج ابو عمر عن اسحاق بن کعب بن عمیر عن ایه
 قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله علی خموش فی ذات الله و از اجله آنست که حضرت
 او را امیر لشکر ساخت و قوم را از خصوصته وی اطلاع کرد و بر ولایت وی آگاه شود
 و اخرج الحاكم و الترمذی نحوه عن عمران بن حصین قال بعث رسول الله صلی الله علیه و آله
 سریتیه و جعل علیهم علی بن ابیطالب علیه السلام فمضى علی فی السریة فاصاب جباریه
 فاکبر و اعلیه فقاقدار بعه من اصحاب رسول الله اذا یقینا ان نبی صلی الله علیه و آله انجناه

خالد بن ولید را چه زوال پیشاموش گشت رسول شد و هیچ نفرمود خط
 نکره کان حبت ناکه از زبان
 و اگر دانه آن تیرای پسر
 غافل ندان خلق از خود ای پسر
 هر که اقبال دادم و دود
 پیشش باشد خموشی نفع تو

خالد بن ولید را چه زوال پیشاموش گشت رسول شد و هیچ نفرمود خط
 نکره کان حبت ناکه از زبان
 و اگر دانه آن تیرای پسر
 غافل ندان خلق از خود ای پسر
 هر که اقبال دادم و دود
 پیشش باشد خموشی نفع تو

خدا را به من استوار علی الفرائد
 که شکوه تو علی کمال عین اد
 به تو در حالیکه خط بر حسن عین
 کی کوکب من علی کمال عین
 ای پیر پیر زینب
 من کرم و برادر
 من کرم و برادر

[illegible][illegible]

کہ تم کیا کرتے ہو اور حق کیا اور نہوں نے
 وارک اور کس شخص حدین میں سے
 پس زبیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم میں سے ہیں جو میں نے
 سیکھے ہیں بلکہ عمار سے اس سے
 ہے اور نہ فقہ اور احکام شرعی کے
 ہیں اور ان کو نہ کچھ غیب دین میں
 اور عمار کے غلام غنا سے اس سے
 ہم غلامی سے عسایہ اور
 جندوں کے

کرمه و فیض عذرا فیض
دل کا واسطہ ایمان کے لئے ہے اور اس
وہ شخص میں ہوں کہ ایمانین حضرت
فراق سے غرض کیا وہ شخص میں ہوں
کہ ایمانین وہ مردودہ شخص میں ہوں
فیض عیار کی صورت اس کے پاس
اوسکی؟

۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اے اے اللہ بندہ کی سب
 توار دادا جانورون و خان
 سے اور کھا جائے اور علی
 کے پس فرمایا ہی کھانے
 ان روز کو صائمہ چم دو فرمایا
 ان روز کو صائمہ اور دو خون کرکے
 خضر شاہ سے یاد دہان
 و خون کھلے کھانے اور خون
 و خون ایک اورین خضر شاہ
 کھانے اور خون کھانے

۱۵
 عرصہ یکادہ چاندی کا
 تھا اور گانے کی طرح
 اوس کے ساتھ غنائیں
 ایسے کام کے لئے
 یعنی وہاں کے
 علیہ اور اس کے
 کیا اور کمال
 حسب ذیل
 کیا حضرت

[illegible]

اور میں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے جاتے ہیں وہ اس دنیا کے مال و دولت سے بے خبر ہوتے ہیں اور ان کو اس دنیا کی نعمتوں کا کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔

و از آنجمله آنست که حضرت علی مرتضی فرمود من احق منی کیست سزاوارتر
 از من اخرج الحاكم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول الله ان الله
 یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم والله لا ینقلب علی اعقابنا بعد ذلک الا
 الله لئن مات او قتل لاقولن علی ما قاتل علیه حتی اسوت والله انی لآخوه و ولیه
 و ابن عمه و وارث علیه من احق به منی و از آنجمله آنست که سعد بن ابی وقاص گفت که معاویه
 باو گفت که چه چیز منع می کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات
 قدسی صفات بیان فرمود اخرج مسلم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه
 قال امر معاوية بن سفيان سعدا فقال انتك ان تسب ابا تراب قال اما ذكرك
 غلظا قال من رسول الله فلن انسيته لئن يكون لي واحدة منهم احب الي من ثمر النعم
 سمعت رسول الله يقول له وقد خلفه في بغض مغازيه فقال له علي يا رسول الله
 خلفتني مع النساء والصبیان فقال له رسول الله اما ترضی ان تكون مني بمنزلة نهر من
 موی سی الا انه لا یجوز بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لا یعطین هذا الراية رجلا یحب الله
 ورسوله و یحبه الله ورسوله قال فتناولها فقال ادعوا لی علیا فاتی و به رمد
 فبصیق فی عینیه و وقع الراية الیه ففتح الله علیه و لما تزلزلت هذه الایة قل تعالوا
 ابناؤنا الخ و عار رسول الله علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا راہی و از ابی
 و سلمان و مقداد و ابیطیفیل و غیره صحابه کرام فضائل آن قدوه اتمام بسیار
 منقول است فی الصواعق اخرج احمد بن محمد بن صالح معاویه عن سلسله فقال قال

و از آنجمله آنست که حضرت علی مرتضی فرمود من احق منی کیست سزاوارتر
 از من اخرج الحاكم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول الله ان الله
 یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم والله لا ینقلب علی اعقابنا بعد ذلک الا
 الله لئن مات او قتل لاقولن علی ما قاتل علیه حتی اسوت والله انی لآخوه و ولیه
 و ابن عمه و وارث علیه من احق به منی و از آنجمله آنست که سعد بن ابی وقاص گفت که معاویه
 باو گفت که چه چیز منع می کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات
 قدسی صفات بیان فرمود اخرج مسلم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه
 قال امر معاوية بن سفيان سعدا فقال انتك ان تسب ابا تراب قال اما ذكرك
 غلظا قال من رسول الله فلن انسيته لئن يكون لي واحدة منهم احب الي من ثمر النعم
 سمعت رسول الله يقول له وقد خلفه في بغض مغازيه فقال له علي يا رسول الله
 خلفتني مع النساء والصبیان فقال له رسول الله اما ترضی ان تكون مني بمنزلة نهر من
 موی سی الا انه لا یجوز بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لا یعطین هذا الراية رجلا یحب الله
 ورسوله و یحبه الله ورسوله قال فتناولها فقال ادعوا لی علیا فاتی و به رمد
 فبصیق فی عینیه و وقع الراية الیه ففتح الله علیه و لما تزلزلت هذه الایة قل تعالوا
 ابناؤنا الخ و عار رسول الله علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا راہی و از ابی
 و سلمان و مقداد و ابیطیفیل و غیره صحابه کرام فضائل آن قدوه اتمام بسیار
 منقول است فی الصواعق اخرج احمد بن محمد بن صالح معاویه عن سلسله فقال قال

و از آنجمله آنست که حضرت علی مرتضی فرمود من احق منی کیست سزاوارتر
 از من اخرج الحاكم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول الله ان الله
 یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم والله لا ینقلب علی اعقابنا بعد ذلک الا
 الله لئن مات او قتل لاقولن علی ما قاتل علیه حتی اسوت والله انی لآخوه و ولیه
 و ابن عمه و وارث علیه من احق به منی و از آنجمله آنست که سعد بن ابی وقاص گفت که معاویه
 باو گفت که چه چیز منع می کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات
 قدسی صفات بیان فرمود اخرج مسلم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه
 قال امر معاوية بن سفيان سعدا فقال انتك ان تسب ابا تراب قال اما ذكرك
 غلظا قال من رسول الله فلن انسيته لئن يكون لي واحدة منهم احب الي من ثمر النعم
 سمعت رسول الله يقول له وقد خلفه في بغض مغازيه فقال له علي يا رسول الله
 خلفتني مع النساء والصبیان فقال له رسول الله اما ترضی ان تكون مني بمنزلة نهر من
 موی سی الا انه لا یجوز بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لا یعطین هذا الراية رجلا یحب الله
 ورسوله و یحبه الله ورسوله قال فتناولها فقال ادعوا لی علیا فاتی و به رمد
 فبصیق فی عینیه و وقع الراية الیه ففتح الله علیه و لما تزلزلت هذه الایة قل تعالوا
 ابناؤنا الخ و عار رسول الله علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا راہی و از ابی
 و سلمان و مقداد و ابیطیفیل و غیره صحابه کرام فضائل آن قدوه اتمام بسیار
 منقول است فی الصواعق اخرج احمد بن محمد بن صالح معاویه عن سلسله فقال قال

مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

او سب سے پہلے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے
 رسول کو بھیجا کہ اس کو لے کر اپنے
 پاس آئے اور اس کو اپنے پاس لے کر
 اپنے پاس لے کر اپنے پاس لے کر
 اپنے پاس لے کر اپنے پاس لے کر

و خون خدا و عنبت بعقی بر طریقہ رسول خدا بود قال علی و الله لدرنيا کم هذه اهلون
 فی عین من عرق خنزیر فی یوم یوم و فی الصواعق و فیہ ایضاً اخرج ابو عمر عن رجل
 من بہدان قال قال معاویة یا ضرر صفت لی علیاً قال عفی قال تعصفقہ قال اما
 اذن لا بد من وصفہ فکان و الله بعید المدی شدید القوی یقول فضلاً و حکیم
 عدلاً یفر العلم من جوانبہ و یطیق الحکمة من نواصیہ توحش من الدنیا و ہر تہا و یأمن
 باللیل و وحشہ و کان عزیز العبرة طویل الفکرہ یعجب من اللباس خشن و فقرو من الطعام
 ماخض و حشہ کان فیما کاحداً یحیدنا اذا سالنا و ینبأ اذا استبنا و یأتینا اذا دعونا
 و یرینا اذا اتینا و نحن و الیہ مع تقریرہ یا نا و قریب منا لا نکا و تکلم بہتیلہ یعظم الہ
 الدین و یقرب المساکین للطیج القوی فی باطلہ و لا یسئل الضعیف من عدلہ و اشدہ
 القدرایتہ فی بعض موافقہ و قد ارخى اللیل سدہ و غارت نجومہ قابضاً علی الحیة
 بتلک تکل السلیم و یکبک الخیرین و یقول یا دنیا غری غیرہ الی تعرضت امر الی
 تشوقت مہیات مہیات قد ماتک ثلثنا لاجتہ فی عمرک قصیر و خطرک حقیر
 آہ آہ من قلۃ الزاد و بعد السفر و وحشۃ الطريق فکی معاویة و قال رحمہ الله
 اباحسن الله کان کذلک فلیف حزین علیہ یا ضرار قال حزن من فوج و لہ ہانی
 حجر ہاتر جمہ روایت است کہ گفت معاویہ ضرار البدی ای ضرار
 بیان کن اوصاف علی را گفت ضرار معان دار مرا گفت معاویہ البتہ بیان باید کرد
 اوصاف علی را گفت حالاً ضرور افتاد مرا بیان کردن اوصاف علی مرخص

۱۱۶
 او سب سے پہلے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے
 رسول کو بھیجا کہ اس کو لے کر اپنے
 پاس آئے اور اس کو اپنے پاس لے کر
 اپنے پاس لے کر اپنے پاس لے کر
 اپنے پاس لے کر اپنے پاس لے کر

او سب سے پہلے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے
 رسول کو بھیجا کہ اس کو لے کر اپنے
 پاس آئے اور اس کو اپنے پاس لے کر
 اپنے پاس لے کر اپنے پاس لے کر
 اپنے پاس لے کر اپنے پاس لے کر

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

صلوات الله على نبينا وعليه
تحتيق بود علی مرتضیٰ امیرالمؤمنین
عنه السلام در آید شعر عزیزی
لا تدرك لو اصف المظهرى خصاييسه

نمید و نه بیند دیگر روزگار
اوصاف علی بگفتگو ممکن نیست
من ذات علی بواجبی کے دائم

دخت و حکم بود در قوت و شجاعت ایسات

بود از غایت فتوت خویش	خالی از حول خویش و قوت خویش
قوت و فعل حق از وزده سر	کند خویشش و خیر
و می گفت قول فنیل که میدامی که سخن می حق را از باطل ایسات	
و می دلگیرش که منظر گاه است	چون خطا باشد چو دل آگاه است
آنکه از حق یا بد او می و جواب	و می حق و الله اعلم بالصواب
و حکم می که و بعدل که در آن می و حقی بر میچسب می بود ایسات	
عدل چه بود آب ده اشجار را	ظلم چه بود آب داودن خار را
عدل وضع نعمتی بر موضعش	نی بگریختی که باشد اکبش
هر کوی سیرتان و بدکاران	دست او ابر مو هبت باران

و در روزی که رسول خدا
صلى الله عليه وآله وسلم
فرمودند که ای علی
تو را در دنیا و آخرت
بزرگوارتر از من
و از تمام انبیا
است

و در روزی که رسول خدا
صلى الله عليه وآله وسلم
فرمودند که ای علی
تو را در دنیا و آخرت
بزرگوارتر از من
و از تمام انبیا
است

فیض آن ابر بر همه عالم
و جاری بود علم از هر پہلوی وی یعنی علی مرتضی دریا می علم بود که هر جانب
افاضه فیض می همیشه و اقیامت جاری خواهد ماند مشهور می

علم دریائی است سجد و کنار
این گمشده بود این بار علم
در دولت مینی علوم انبیا
و میگوید حکمت از هر کنار علی مرتضی یعنی هر سخن آنحضرت مشتمل بر اسرار و حکمت بود

آن سخنانی که از عقل گشت
آن دماغی که بران گلشن تنند
دل بیارامد ز گفتار صواب
گنج سلونی دروش علم لدنی حاصلش

و میگوید بحیث علی مرتضی از دنیا و متوحش می گشت از زیب و زینت آن

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی
انچه باتو در نیاید زیر خاک
و انس می گرفت علی مرتضی در ظلمت شب و حشت آن با خدا و انوس می گشت

او نهون که حضرت اسیر است
و نهون که در میان کافران است
و نهون که در میان مشرکان است
و نهون که در میان منافقان است
و نهون که در میان فاسقان است
و نهون که در میان فجار است
و نهون که در میان کفار است
و نهون که در میان کذبان است
و نهون که در میان دروغگو است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است

و قتی که می غم آشتی که خبر و در را ایات

صورتش بر خاک و جان در لاسکان	لا مکانی فوق فهم سالکان
در پیش رویش گشته است آفتاب	فهم کرد الله اسلم بالصواب
و با وجود قرب و منزلت مانده او و تو به و شفقت او بر حال باطلت	
و بهیبت او بدرجه و درو لهائے مایه و که طاقت و جرأت نداشتیم که با او	

سخن که نیم ایات

نیست بی سبقت بهیبت او	خلق را طاقت و تکلم او
هر که ترسید از حق و تقوی گزید	ترسید از وی جن و انس هر که بود
بهیبت حق است این از خلق نیست	بهیبت این مرد صاحب لقی نیست
تفظیم و اعزاز میکرد علی مرتضی صلوات الله علی نبیا و علیه و آله	

ایات

تا هو انا زده است ایمان تازه نیست	که هو اخبر فضل این در و از بهیبت
مومن آن باشد که اندر نیک بود	کافر از ایمان او صبرت خورد
و سلوک و مواسات می فرمود علی مرتضی با مساکین و فقر او نگاه نداشت هیچ	

چیز برای نفس خود ان انجی الاستیحات ایات

گر تا نماز وجود و دوست تو مال	کی کند فضل خدا ایت پانچال
پیر که کار کرد و دینارش تنی	لیک اندر مرزعه باشد بی

۱۳۱
که الله از این صفت که در حق است
و نهون که در میان کافران است
و نهون که در میان مشرکان است
و نهون که در میان منافقان است
و نهون که در میان فاسقان است
و نهون که در میان فجار است
و نهون که در میان کفار است
و نهون که در میان کذبان است
و نهون که در میان دروغگو است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است

او نهون که در میان کافران است
و نهون که در میان مشرکان است
و نهون که در میان منافقان است
و نهون که در میان فاسقان است
و نهون که در میان فجار است
و نهون که در میان کفار است
و نهون که در میان کذبان است
و نهون که در میان دروغگو است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است
و نهون که در میان ستمگر است
و نهون که در میان ظالم است

٤٦

اسی جنگ چنبی کہ آن گریان اوست
 آشک کان از بر او بارند خلق
 نالم آنرا نالها خوش آمدش
 ہر کہ باشد شاہ دروش را و
 چون نضر عزا بر حق قدر است
 و می ہایون دل کہ آن بریان اوست
 گوہرست آشک پندارند خلق
 کہ زو عالم نال و غم بایدش
 کہ چونے نال نباشد زنی نوا
 آن بہا کا نجاست زاری الکاست

و منی نمود علی رضی صلوات الله علی بنیها وعلیه در گریه و آه و ناله ای و تشایا
فریب ده و بفرور ساز غیر آ یا پیش آری مرا و عرض کردی نفس خود را
بر من یا بسوی من شوق و رغبت نمودی دور است دور است آنچه
می نمائی مرا بدرستی که طلاق و ادم ترا سه طلاق و گذشتیم ترا بر یک پا داشت
نمیت در آن سرود و در شوا سات

هر که از دیدار برخوردار شد
مال و دنیا و ام مرغان ضعیف
سوی دریا عزم کن زین آبگیر
این جهان در چشم او مردار شد
ملک عقیقی دامن مردان شریف
مهرجوی و ترک این گرداب گیر

و می فرمود علی مرتضی که ای دنیا عمر تو فلیل است کما قال الله تعالی قل متاع
الدنیا فلیل و نظمت جویمت و زینت تو ناچیز و حقیر است ابیات

دوی گریست به گریختگی سخت اندوهناک باورد و میقراری و بنهایت تضرع و زاری
 ای شک چندی که آن گریان است
 اشک کان از بهر او بارند خلق
 ناله آنرا ناله خوش آمدش
 هر که باشد شاه در روش را و او
 چون تضرع زابر حق قدر با است
 دمی فرمود علی مرتضی صلوات الله علی بنیا و علیہ در گریه و آه و ناله ای دنیا
 فریب ده و پیروز و ساز غیر آید پیش آمدی مرا و عرض کردی نفس خود را
 بر من یا بسوی من شوق و رغبت نمودی دور است دور است آنچه
 می نمائی مرا بر سینک طلاق و اوم ترا سه طلاق و گذارستم ترا بیک پادشاه
 نیست در آن برو و در شوایات
 هر که از ویدار بر خوردار شد
 مال و دنیا و دام مرغان ضعیف
 سوسوی و ریاعزم کن زمین آگبر
 دمی فرمود علی مرتضی که ای دنیا تو قلیل است کما قال الله تعالی قل متاع
 الدنیا قلیل و عظمت و عظمت و زینت تو ناچیز و حقیر است ایات

گفت دنیا لهو و لعب است و شما
 خلق اطفال نذر خبر مست خدا
 از لعب بیرون نیستی کو دسکے
 ہر صریحی نامہ ای ترک دنیا کی کنہ

بعد از ان آہ می کشید و فرمود علی رضی صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ کہ افسوس
 توشہ راہ و زاد آخرت اندک و قلیل و سفر عقبی بس و راز و طولی و طریق
 ہولناک چہ خواہ شد ای خالق افلاک اعیانیت

ایہی بگزار جان پر خوف باش
 خوف آنکس است کہ را خوف نیست
 لا تمنا فودان چہ خوف و داو حق

ہر گاہ کہ بیان کرد و صراحت این وصفات جمیلہ و صفات جلیلہ حضرت علی مرتضیٰ
 صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ بگریہ آمد و معاویہ گفت رحمت کند خدا ابا حسن را
 قسم خند ابو و ابی اسحق صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ خاتمہ بیان کردی تو ای ضار

گریم منشی در شہدہ الوری می | اذالم تہد المہد و حسدی

بعد از ان پرسید معاویہ از ضرار شدی کہ چگونہ است غم و اندوہ تو ببری
 ابو الحسن ضرار جواب داد غم و اندوہ من بر مفارقت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہ

و بعد از این گفت دنیا لهو و لعب است و شما خلق اطفال نذر خبر مست خدا از لعب بیرون نیستی کو دسکے ہر صریحی نامہ ای ترک دنیا کی کنہ

بعد از ان آہ می کشید و فرمود علی رضی صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ کہ افسوس توشہ راہ و زاد آخرت اندک و قلیل و سفر عقبی بس و راز و طولی و طریق ہولناک چہ خواہ شد ای خالق افلاک اعیانیت

ایہی بگزار جان پر خوف باش خوف آنکس است کہ را خوف نیست لا تمنا فودان چہ خوف و داو حق

ہر گاہ کہ بیان کرد و صراحت این وصفات جمیلہ و صفات جلیلہ حضرت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ بگریہ آمد و معاویہ گفت رحمت کند خدا ابا حسن را قسم خند ابو و ابی اسحق صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ خاتمہ بیان کردی تو ای ضار

گریم منشی در شہدہ الوری می | اذالم تہد المہد و حسدی

بعد از ان پرسید معاویہ از ضرار شدی کہ چگونہ است غم و اندوہ تو ببری ابو الحسن ضرار جواب داد غم و اندوہ من بر مفارقت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہ

و بعد از این گفت دنیا لهو و لعب است و شما خلق اطفال نذر خبر مست خدا از لعب بیرون نیستی کو دسکے ہر صریحی نامہ ای ترک دنیا کی کنہ

بعد از ان آہ می کشید و فرمود علی رضی صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ کہ افسوس توشہ راہ و زاد آخرت اندک و قلیل و سفر عقبی بس و راز و طولی و طریق ہولناک چہ خواہ شد ای خالق افلاک اعیانیت

ایہی بگزار جان پر خوف باش خوف آنکس است کہ را خوف نیست لا تمنا فودان چہ خوف و داو حق

ہر گاہ کہ بیان کرد و صراحت این وصفات جمیلہ و صفات جلیلہ حضرت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ بگریہ آمد و معاویہ گفت رحمت کند خدا ابا حسن را قسم خند ابو و ابی اسحق صلوات اللہ علی نبیہ و علیہ خاتمہ بیان کردی تو ای ضار

گریم منشی در شہدہ الوری می | اذالم تہد المہد و حسدی

بعد از ان پرسید معاویہ از ضرار شدی کہ چگونہ است غم و اندوہ تو ببری ابو الحسن ضرار جواب داد غم و اندوہ من بر مفارقت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہ

حضرت ادکل فیضی بنی خاندان
 نبی است که جاری است در این عالم
 و این عالم را به نورش روشن کرده
 و این عالم را به نورش روشن کرده
 و این عالم را به نورش روشن کرده

وعلیه ما نذر عظم و اندوه زنی است که ذبح کرده شود و پسرش در کنار و
 و آن زن از دیدن این حال بقیاب و متحیر از زار زار گریان نالان باش

ای در دنیا تشنگ من و ریاضی | تا شمار و لیری زیبا بدی
 از اخرج ابو عمر عن عبد الله بن ابی العبدیل قال رايت علی خرج وعلیه قميص
 غلیظ از می او از قميصه ملغ الى الظلم و لو ارسله همارا الى نصف الساعه ثم
 عبد الله بن ابی العبدیل روایت کرده است که دیدم علی بن ابی طالب صلوات الله
 علی بنیما وعلیه را که بیرون آمد روزی و بود بیرونی پیراهنی کهنه از پارچه
 ری هرگاه که درازی کرد استئین آن پیرهن را میسرید تا بناخن و وقتیکه
 میگذاشت استئین را میشد تا نصف باز و قریب آنچه و از آنجمله توسع و جنباب
 اوست از شهادت اخرج ابو بکر عن ابی شعیب عن ام کلثوم بنت علی قالت رايت
 امیر المؤمنین اتي با تریخ قدس حسن و حسین بنیاد و منته ترجمه فقره ما من بیه
 ثم امر به تقسیم ترجمه گفت ام کلثوم و دختر علی بن ابی طالب صلوات الله علی بنیما
 وعلیه دیدم روزی آورده شدند نزد امیر المؤمنین صلوات الله علی بنیما وعلیه بنیما
 پس رفتند حسن و حسین و اگر تقسیم یکی از آنها پس گرفت علی و تقضی از دست ایشان و
 تقسیم کرد میان مردمان و از آنجمله آنست که برای خرد و بیخ نیکو داشت و همه
 در راه خدا صرف می نمود از اخرج ابو عمر قال کان علی ذاک وعلیه ال

این کتاب از امام باقر
 علی بن ابی طالب
 علیه السلام
 روایت شده است
 و این کتاب از امام باقر
 علیه السلام
 روایت شده است
 و این کتاب از امام باقر
 علیه السلام
 روایت شده است

این کتاب از امام باقر
 علیه السلام
 روایت شده است
 و این کتاب از امام باقر
 علیه السلام
 روایت شده است
 و این کتاب از امام باقر
 علیه السلام
 روایت شده است

در روز شنبه ماه رجب سال ۱۲۶۰ هجری قمری
 در شهر کربلا در محله کربلا در روز شنبه
 در شهر کربلا در محله کربلا در روز شنبه

بشهر آنست برای شما از آنچه بنیانت جمع کنید اگر بسید شما با و درندگان
 مرقول مرا من نیستم بر شما نگاهبان که شمار از قبایح نگاه دارم و می نوشت
 هرگاه که میرسد بشما کتاب من نگاه دارید آنچه نزد شماست تا بفرستم بسو
 شما و دیگر که گمید و از شما بعد از آن چشم بسوئی آسمان می کرد و می فرمود اینجا
 تو میدانی که من حکم نکرده ام ایشانرا که ظلم کنند بر خلق تو و ندهند حق تو و از
 اخرج ابو عمر عن جمیع انبیاء ان علیا قسم با فی البیت بین المسلمین ثم امر به نکس ثم صلی
 فیه رجاء ان یشهد له یوم القیامة ثم حجه بدر سیکه علی نقض نقضه سیکه و سلبا
 آنچه و ربیت المال ی بود بعد از آن حکمی فرمود که جاروب کنید این خانه را
 بعد از آن نماز میخواند با سید آنکه گواهی داده شود برای او و روز قیامت

آن شاه دلاور که برای طبع نفس
 بر خوان جهان خیر نیالود علی بود
 و از جمله زهدا و ست که برادرش عقیل و را که داشته بطرف معاویه رفت
 فی الصواعق و سبب مقارنته انخیز عقیل باده که کان یعطیه کل یوم من الشجره عیاله
 فاشتی علیه و لاده هر بیا مضارا یا خدنی کل یوم شیئا قلیلا حتی اجمع عنده
 ما شتری به سمنه و ترا وضع لعم فروع علیا البیه فلما جاور قدم له ذلک سال
 عنه فقصوا علیه ذلک فقال و کان یحکم ذلک بعد الذی غرستم منه قالوا ثم
 فقص ما کان یعطیه مقدار ما کان یعزل کل یوم و قال لا یحل لی ان ازیر من ذلک

۱۲۶
 در روز شنبه ماه رجب سال ۱۲۶۰ هجری قمری
 در شهر کربلا در محله کربلا در روز شنبه
 در شهر کربلا در محله کربلا در روز شنبه

در روز شنبه ماه رجب سال ۱۲۶۰ هجری قمری
 در شهر کربلا در محله کربلا در روز شنبه
 در شهر کربلا در محله کربلا در روز شنبه

[illegible]

اور بین سے کافر و کافری
ایمان سے کفر و کفر
کرتے تھے علی رضی اللہ عنہ
اور فرقوں سے
نفقے راستے سے
تو چھوٹے مال فضل
نہ جہاد اور کفر

تسلی میں رہیں۔ یہی سب سے بڑا علاج ہے۔

لفاطمه حنین زوجهامان علی الاثر ضیقانی زو جک اقدم امتی مسلما و اکثر هم
 علما و اعظمهم حلما و اخرج النسائی فی خصائص علی و الحاکم عن عباد بن عبد الله قال سمعت
 علیا یقول انا عبد الله و اخو رسول الله و انا الصديق الاکبر و فی رواية انا الفاروق عظم
 لا یقولنا بعدی الا کاذب و هذا الحدیث صحیح علی راسی الحاکم و قال النبی النظر لى وجهه علی
 عباد و ذکر علی عباد و صحیح الحاکم و عن ابن عباس قال رسول الله لعلی هذا الصديق الاکبر
 و هذا فاروق بن الائمة یفرق بین الحق و الباطل و هذا یعسوب المؤمنین رسول الله و
 حق علی نقی فرمود که این صدیق اکبر و این فاروق عظم است که فرق میکند میان
 حق و باطل پس باین هر دو لقب سید الوری علی نقی را لقب ساخت فی اصول
 کان ابو بکر کثیر النظر علی وجهه علی فسألت عائشة فقال سمعت رسول الله صلعم
 یقول النظر لى وجهه علی عباد و انه حدیث حسن و اخرج الدلمی عن عائشة ان النبی
 صلی الله علیه و آله و سلم قال خیر اخوتی علی و خیر اعمامی حمزة و ذکر علی عباد و خرج
 الخطیب عن البراء و الدلمی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه و آله قال علی بنی
 بمنزلة راسی من بدنی و اخرج اسکری عن انس قال بینما النبی صلی الله علیه و آله
 فی المسجد اذ قبل علی فسلم ثم وقف فی طر موصفا مجلس فیہ و نظر صلعم فی وجهه
 اصحابه انهم یوسع له و کان ابو بکر عن یمنیه فخرج له عن مجلسه و قال لئن یا ابا حسن
 فجلس بین النبی و بین ابو بکر فحرفت الله و رفته وجهه النبی و قال یا ابا کرنا یحیرت
 افضل لاهل الفضل الا ذ و افضل و لما جاز ابو بکر و عمر زیارة قبر النبی بعد وفاته

این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است
 که من بعد منی است و این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است

این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است
 که من بعد منی است و این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است

این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است
 که من بعد منی است و این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است

این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است
 که من بعد منی است و این حدیث در کتاب فضیلت علی علیه السلام است و در بعضی نسخها در حدیث دیگر آمده است

وہ مال و دولت و عیش و عشرت و دنیاوی کامیابیوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے، ان کو اپنے لئے استعمال کرنا جائز ہے، لیکن ان کو اپنے لئے استعمال کرنے کے بعد ان کو اپنے لئے استعمال کرنے کے لئے نہیں کرنا چاہیے۔

رای الحاکم و فی الترمذی عن علی قال النبی ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة وحسن وحسين قلت فمن بعدنا قال من وراکم یعنی فرمود صلعم اول کسیکه در جنت داخل خواهد شد من و تو وفاطمة و حسن و حسین علیہم السلام پس عرض کرد علی مرتضیٰ علیہ السلام بجان ما کدام وقت در جنت داخل خواهیم شد فرمود عقب شما بلافاصله از من من احب اللہم اجعلنی من محبهم و تابعهم فی دخول الجنة سحر شتم و برکتهم تو گو ما را با آن سه بار نیت به باکرمان کارا و ثواب نیست من و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و عقبہ الانبیاء یوم القیامة علی نبی و بعثت الصالح علی ناقته کما یوافی بالمؤمنین من صراط المستقیم و بعثت فاطمة و حسن و حسین علی ناقیتین من نوق الجنة و علی ابن ابیطالب علی ناقته و اما علی البراق و بعثت بلالا علی ناقته فینادی بالاذان حتی اذ بلع اشهد ان محمدا رسول الله و انما جبرئیل من الاولین و الآخین و هذا الحدیث صحیح علی شرط مسلم و اخرج الحدیث قطنی ان علیا قال للسنیة الذین جعل عمر الامر شورى بینهم کما ما طویل انکمکم یا مدہل فیکم احد قال رسول الله انتم قسیم الجنة و النار یوم القیامة غیر من قالوا اللهم ولا فی معناه ما رواه غیره عن علی الرضا انه صلعم قال انتم قسیم الجنة و النار یوم القیامة لقول النار مدلی و هذا الک و روى ابن سنان ان ابابکر قال سمعت رسول الله یقول لا یجوز احد ان یطرح الا من یت له علی الجواز و حدیث آمده کہ روز قیامت حق تعالی اختیار بدست علی مرتضیٰ خواهد داد و نخست

وہ مال و دولت و عیش و عشرت و دنیاوی کامیابیوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے، ان کو اپنے لئے استعمال کرنا جائز ہے، لیکن ان کو اپنے لئے استعمال کرنے کے بعد ان کو اپنے لئے استعمال کرنے کے لئے نہیں کرنا چاہیے۔

وہ مال و دولت و عیش و عشرت و دنیاوی کامیابیوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے، ان کو اپنے لئے استعمال کرنا جائز ہے، لیکن ان کو اپنے لئے استعمال کرنے کے بعد ان کو اپنے لئے استعمال کرنے کے لئے نہیں کرنا چاہیے۔

از اهلین ہے از خارج کیا ہو
 جهان بھی کرو و خون سے نہ پاپ کی
 کیا و خون — در کجا پاپ کی
 اہلین کی طالب کو زینہ پاپ کی
 لیا ہے میری توار کو اگر میرے
 پاس تیرے توار کو اگر میرے
 حاجت ہے تو میں فروخت کر دے
 توار کو میں فروخت کر دے
 کیا میں تیرے توار کو اگر میرے
 از اہلین ہے از خارج کیا ہو
 جهان بھی کرو و خون سے نہ پاپ کی
 کیا و خون — در کجا پاپ کی
 اہلین کی طالب کو زینہ پاپ کی
 لیا ہے میری توار کو اگر میرے
 پاس تیرے توار کو اگر میرے
 حاجت ہے تو میں فروخت کر دے
 توار کو میں فروخت کر دے
 کیا میں تیرے توار کو اگر میرے
 از اہلین ہے از خارج کیا ہو

[illegible]

اور آپ اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعا کرتے ہیں۔
 اور آپ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسروں کو
 اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ نصیب رکھے۔
 اور آپ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسروں کو
 اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ نصیب رکھے۔

این آیات را که شاهی نگارنده فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله را خواستم از خدا که
 بگرداند که شاهی ترا یا علی نگارنده حضرت علی می فرماید که از آن روز پنج چیز
 فراموش نکردم و اصل استیذان کردن من نکردید و راه احمد بن ابی بکر بن
 علی علیه السلام آورده اند که مالی نزد عمر بن الخطاب آمده بود و قدری بعد از
 تقسیم باقیانده عمر بن الخطاب به یاران خطاب کرد که چه باید کرد این مال را
 یاران گفتند ای امیر المؤمنین باز و شتم ترا از تلاش قوت اهل و عیال و تجارت
 و غیره پس این مال برای شست و راحی است از دست فراموش عمر بن الخطاب
 متوجه بجانب علی مرتضی صلوات الله علیه شد و فرمود که چه می فرمائی
 تو یا علی مرتضی جواب داد که یاران بخدمت تو عرض کردند باز عمر بن الخطاب
 گفت بگو بر فرموده تو عمل خواهیم کرد پس علی مرتضی علیه السلام یاد و یابید که
 رسول خدا صلی الله علیه و آله را نگاه نمیداشت و هرگاه که صرف می شد و هیچ باقی نمی ماند
 سرور میکرد و فرمود عمر راست فرمودی یا علی و الله لا شکر الا الله

شکر منعم واجب آمد در خرد	در نه بکشاید در خشم ابد
شکر کن مرثا که ان را بنده باش	پیش ایشان مرد شو پاینده باش

و بود عمر بن الخطاب که پناه می جست بجد از مشکله که در آن مشکله شاهی
 نمی بود شعری

این کتاب را که شاهی نگارنده فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله را خواستم از خدا که بگرداند که شاهی ترا یا علی نگارنده حضرت علی می فرماید که از آن روز پنج چیز فراموش نکردم و اصل استیذان کردن من نکردید و راه احمد بن ابی بکر بن علی علیه السلام آورده اند که مالی نزد عمر بن الخطاب آمده بود و قدری بعد از تقسیم باقیانده عمر بن الخطاب به یاران خطاب کرد که چه باید کرد این مال را یاران گفتند ای امیر المؤمنین باز و شتم ترا از تلاش قوت اهل و عیال و تجارت و غیره پس این مال برای شست و راحی است از دست فراموش عمر بن الخطاب متوجه بجانب علی مرتضی صلوات الله علیه شد و فرمود که چه می فرمائی تو یا علی مرتضی جواب داد که یاران بخدمت تو عرض کردند باز عمر بن الخطاب گفت بگو بر فرموده تو عمل خواهیم کرد پس علی مرتضی علیه السلام یاد و یابید که رسول خدا صلی الله علیه و آله را نگاه نمیداشت و هرگاه که صرف می شد و هیچ باقی نمی ماند سرور میکرد و فرمود عمر راست فرمودی یا علی و الله لا شکر الا الله

این کتاب را که شاهی نگارنده فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله را خواستم از خدا که بگرداند که شاهی ترا یا علی نگارنده حضرت علی می فرماید که از آن روز پنج چیز فراموش نکردم و اصل استیذان کردن من نکردید و راه احمد بن ابی بکر بن علی علیه السلام آورده اند که مالی نزد عمر بن الخطاب آمده بود و قدری بعد از تقسیم باقیانده عمر بن الخطاب به یاران خطاب کرد که چه باید کرد این مال را یاران گفتند ای امیر المؤمنین باز و شتم ترا از تلاش قوت اهل و عیال و تجارت و غیره پس این مال برای شست و راحی است از دست فراموش عمر بن الخطاب متوجه بجانب علی مرتضی صلوات الله علیه شد و فرمود که چه می فرمائی تو یا علی مرتضی جواب داد که یاران بخدمت تو عرض کردند باز عمر بن الخطاب گفت بگو بر فرموده تو عمل خواهیم کرد پس علی مرتضی علیه السلام یاد و یابید که رسول خدا صلی الله علیه و آله را نگاه نمیداشت و هرگاه که صرف می شد و هیچ باقی نمی ماند سرور میکرد و فرمود عمر راست فرمودی یا علی و الله لا شکر الا الله

وعن عبد الله بن مسعود ان القرآن انزل على سبعة احرف باسمها حرف لاله
ظهور بطريق قال علي بن ابي طالب عنده من علم الظاهر والباطن از عبد الله بن مسعود

بخندت علی مرتضیٰ در حالیکه خطبه میخواند و میفرمود: پیرسید از من حقیقت کتاب
 خدا را قسم نمیدانم مرا که نیست هیچ آیتی مگر آنکه من می دانم اینک در شب فرود
 آمده است یاد روز و روز در دشت یاد کرده و فی فضل الخطاب فی عدة المسائل
 رجوع عمری قول علی ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابیطالب لولا علی
 لملک عمر و مستغدی جل علی و علی جالساً فی مجلس عسید فالتفت الی علی عرف قال یا
 ابا حسن قم فاجلس مع خصمک فقام علی فجلس مع خصمه فظاهر الفرض الرجل رجوع
 علی الی مجلسه بنی بصر التقرنی و بهر حال یا ابا الحسن انی اراک متغیر اگر چه ما کان
 قال نعم یا ابراهیم بن عثمان قال و لم ذاک قال لانک لکشی بحضرة خصمی فانک قلت لی قم یا
 ابا الحسن و لم تقل قم یا علی فاجلس مع خصمک فاتخذ عمر براس علی و قیل من عینه ثم قال
 یا بنی انتم کبره انا الله عز وجل و کبر اخر خبا من الظلمات الی النور و اذا خرج ابو
 عن سعید بن المسیب قال کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی بن ابی طالب
 ابو عمر از سعید بن المسیب آرد که سعید بن المسیب گفت که بخیر علی مرتضیٰ گفت گفت
 که سلونی قبل ان تقف و فی و چگونه کسی می گفت در ای علمی که علی بود و دیگر
 با صلح آن نرسیده به دست

فقلها می ناکشود و مانده بود	از گفت انا فتحنا بر کشود
-----------------------------	--------------------------

و عن عبد الله بن مسعود ان القرآن انزل علی سبعة احرث با سحر حرف الاله
 ظه و بطن قال علی بن ابی طالب عنده من علم الظاهر و الباطن از عبد الله بن مسعود

منعقد ده که فرموده که قضی و اعلم بکتاب الله و سنت رسول الله میان شما ما
 علی مرتضی است و ابن عباس از عمر بن الخطاب است می کند که قضی میان صحابه
 علی مرتضی است و کلام وی در تفسیر قرآن با سایر صحابه بسیار است و مملو از ان
 کتب کبار اخرج ابن سعد و غیره عن ابی الطفیل عن علی قال و الله ما نزلت
 الا یتیه الا قد علمت فیما نزلت و این نزلت ان نزلی و هم یلی قلیا عقولاً و لساناً
 تا طعناً فرمود علی مرتضی که نازل نشد هیچ آیه ای مگر آنکه میدانم و ریزیکه نازل
 شد و در مکانی که نازل شد و در شان شخصی که نازل شد بدستیکه خدا اشک
 عطا فرموده است مرا ولی عاقل و داناکه هر چه میخواهم از قرآن بری آرم و
 زبانم داده است گویا که از ان افاضه فیض بر عالم میکند از اخرج ابن کثیر
 عن محمد بن سیرین قال لما توفي رسول الله صلی الله علیه آله ابطا علی عن البیعة
 فلقیه ابوبکر فقال کبرت امارتی فقال لا و لکن آیت لا اری بری و ای الا
 الی الصلوة حتی اجمع القرآن فرموا انه کتبه علی ثریله قال محمد بن حمص ذلک
 الکتاب لیس کان فی العلم و الی داود از محمد بن سیرین که از مشاهیر تابعین است
 می آید که هرگاه وفات یافت رسول خدا و مقرر گشت خلافت برای ابوبکر صدیق
 توقف کرد علی مرتضی در بیعتش پس ملاقات کرد با وی ابوبکر صدیق و گفت
 ای ابوبکر شتر امارت من ای علی مرتضی فرمود نه لکن من شتم خوردم و بر خود
 لازم گرفتم که چادر بدوش بگیرم و بر خرم مگر برای نماز پنجگانه تا آنکه جمیع کتبم

در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق

در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق

در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق

در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق
 در بیان آنکه علی مرتضی را در بیعت با ابوبکر صدیق

قال قلت علي امير المؤمنين علي بن ابي طالب صلوات الله على نبينا
 وعليه فمرأيتك مطرقا متفكرا فقلت ففيم تتفكر يا امير المؤمنين فقال في سمعت ميلكم
 هذا بجملة فاروت ان اضع كتابي اصول العربية فقلت ان فعلت هذا فاجبت
 وبقيت فينا هذه اللفظة ثم اتيت بعد ثلاث فالتفت الي صحيفته فيها بسم الله الرحمن
 الرحيم الكلام كلمة وفعل حرف فالاسم ما بناه عن المسمى والفعل ما بناه عن
 المسمى والحرف ما بناه عن معنى المسمى بسم ولا فعل ثم قال لي اتبعه وز ففيم كما وقع
 لك واعلم يا ابنا السودان الاشياء ثمانية ظاهرها مضمرة ومعناها مضمرة قال لا
 تجتمع منه اشياء وعرضتها عليه وكان في ذلك حروف النصب فذكرت
 منها ان وان وليت ولعل وكان ولم اذكر لكن فقال لم تركتها فقلت لم
 احسبها متناقضات بل هي منها فزادها اليها هذا ما قال السيوطي في تاريخه وفي حيوة
 الحيوان روى ان عليا وضع له ان الكلام على ثلثة اضرب اسم وفعل وحرف
 ثم وقف اليه قال قم علي هذا هو النحو نحو الان ابا الاسود قال ستاؤب عليا في ان
 اضع نحو ما وضع فتبني لذلك نحو ابا الاسود كان من سادات التابعين صحبت
 عليا وشهد مصنفين وكان لكل الرجال راي او اعزهم عقلا ويعد من الشجعان والهمم
 قيل له بل شهد معاوية به قال نعم لكن من الجانب الاخر ووجه بحث توحيده
 وصفات زباني داشت فصيح وان محب خطب وى عليه السلام باقية
 وحضرت علي رضي صلوات الله على نبينا وعليه ميان صحابه سيلوري بان زبان

عمار و سلمان بن جابر بن عبد الله بن مسعود بن زيد بن حارثة بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضير بن معد بن عدنان

۱۴۳
 و در این کتاب که در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است

و در این کتاب که در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است

متفر دست گویا در باب توحید وصفات از فن کلام متکلم اول دست و وی
 علیه السلام و در آن مقالات از اصل جمال که در سینه سینه انبیا است تفصیلش
 بر آورده لیکن متاخران بر امتثال نسخ نکرد و در بیان و شلالا افتاد و در باب
 تصوف بجزی بود بنیاید و وسیع اما اشتغال و در ایام خلافت بجزو تفصیل
 آن باز دست قال الجید رحمه الله شیخانی الاصول و البیاض علی القضا و رسم
 فصاحت و طرز بلاغت و خطیب آورده است و اما فی الزالة الخفا و فی فضل
 الخطاب لقدوة الی الصفا و احمد محمد یار ساقس سره قال الجید امیر المؤمنین
 علی بن ابیطالب و تفرغ الی الله و حب لقتل البیاعنه من هذا العلم یعنی علم النصوص
 لا لا یقوم له القلوب و ذلک مراد علی علماء دنیا و قال الجید صاحبانی هذا الامر
 الذی شار الی انضمة القلوب و اوی الی ما یتاثر بقوله بعد بنیاد صلح علی ابن
 ابیطالب و فصل الخطاب آورده که امام علی بن ابی طالب عارفان بودند و هم
 است را اتفاق است که هر علی را انقاس نمی نمود و مراد را سخنانست که پیش
 از وی کسی نگفته و از پیش کسی مثل آن نیاورده است تا بدانجا که روزی
 بر منبر بر آمده گفت سلونی عمادون العرش فان من الجوارح علما هذا العباب
 رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فی فی بر ما و وقتی رسول الله و قافله الذی
 نفس یده لو اذن لاهل التوریه و الانجیل ان تکلموا صنعت و سادة قانجرت
 لما یتنافس فی علی ذلک و کان فی المجلس جل یقال و علت الی ما فی فقال و علی

مندی او را بنفیس که با سبک
 حلیه و کلاه و کمر و کلاه
 حلیه و کلاه و کمر و کلاه
 حلیه و کلاه و کمر و کلاه

بذا الرجل دعوى عريضة لا فضية فقام فقال نسالك فقال على سل تقموا لاسال
 نعمتا فقال انت جلتى على فلک هل رايت ربك يا على قال ما كنت لابعدها
 اره فقال رايت قال لم تره العيون بشهادة العيان لكن رايت القلوب
 بحقائق الايقان زلى واحد لا شريك له احد لا ثانى له فرد لا مثل له لا يحويه
 مكان ولا يد اوله زمان ولا يبرك بالحواس ولا يقاس بالناس فصاح وعلب
 وسقطه مغشيا عليه فلما افاق قال عاهرت السمرن لاسال حد الیحد هذا نعمتا
 فقال على بن ابي طالب هذا الكان الامر الیک ویکی از اطبار وزی از علی نقی
 سوال کرد که در قرآن شأ آمده ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پس علم
 طب کجاست فرمود که ازین آیه کریمه کلو واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا یحب
 المرفین بر می آید که کل و شرب باعتدال باید و چون از اعتدال بگذرد بیماری
 پیدا کند مبادی همه امراض نقصان اخلاط همین افراط و تفریط اکل و شرب است

مستوفی

تا تو تن را چرب و شیرین میدی	گوهر جان را نه بینی نه بسی
این شراب و این کباب و این شکر	خاک رنگین است و نقشین ای سپر

وصاحب سید الوری که شعری گفتند علی شعر ایشان بود اخرج عن الشعبي قال
 كان ابو بكر يقول الشعر وكان عمر و عثمان يقولان و علی شعر انثاشته و اخرج
 عن سبط الاشجعي قال علی ابن ابی طالب ابيات

خروج این سید که ازین آیه کریمه کلو واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا یحب المرفین بر می آید که کل و شرب باعتدال باید و چون از اعتدال بگذرد بیماری پیدا کند مبادی همه امراض نقصان اخلاط همین افراط و تفریط اکل و شرب است

فصل در بیان که حضرت علی بن ابی طالب
 در بیان که حضرت علی بن ابی طالب
 در بیان که حضرت علی بن ابی طالب

علی ثلثه فلم ارض واشترت علی باخذها قلم ارض وتقول لی الان لا یجب لی فی
 مرا الحق الا ادرهم واحد فقال له علی عرض عليك صاحبک ان تاخذ الثلثه صل
 فقلت لا رضی الا بالمرحی ولا یجب لک فی مرا الحق الا واحد فقال له الرجل مضر فی
 بالوجه فی مرا الحق حتی اقبل فقال علی البس الثمانیه الا شفته اربعه وعشرون ثلثا
 اکتتموها وانتم ثلثه انفس ولا یعلم الا کثرتم کما ولا الاقل فتملکون فی الکلم علی السواد
 قال بی قال واقلت انت ثمانیه ثلثا وانا لک تسعة ثلثا را کل صاحبک
 ثمانیه ثلثا وله تسعة عشر ثلثا کل منها ثمانیه وبقی له سبعة واکل لک واحد
 من تسعة فلک واحد بواحدک وله سبعة فقال الرجل رضیت الان من جمعه
 روایت است که دو مر با هم چاشت میخورند که یکی پنج نان داشت و دیگری
 سه نان و هر دو این شست نان را پیش خود گذاشته مستعد خوردن بودند
 که ناگاه مردی برایشان گذشت و سلام کرد پس هر دو بپلاش خوانند آمدند
 به شست هر سه آن شست نان را با هم خوردند بعد از فراغ از طعام آن مرد بخواست
 و شست در هم داد و بجا جان نماند و گفت عوض تمامی است که از شما خورده ام
 و رفت پس سارعت کرد و هر دو گفت صاحب پنج نان به صاحب سه نان
 که مرا هست پنج درهم و تراست سه درهم هر دوی عوض ثانی صاحب سه نان
 بآن رضی نمی شد و با المناصفه میطلبید و صاحب پنج نان بمنافقه رضامند
 تا آنکه آمد هر دو و بجنب علی رضی صلوات الله علی بنینا و علیه عرض کردند

روایتی است که در این باب آمده است که دو مرد با هم چاشت میخورند و یکی پنج نان داشت و دیگری سه نان و هر دو این شست نان را پیش خود گذاشته مستعد خوردن بودند که ناگاه مردی برایشان گذشت و سلام کرد پس هر دو بپلاش خوانند آمدند به شست هر سه آن شست نان را با هم خوردند بعد از فراغ از طعام آن مرد بخواست و شست در هم داد و بجا جان نماند و گفت عوض تمامی است که از شما خورده ام و رفت پس سارعت کرد و هر دو گفت صاحب پنج نان به صاحب سه نان که مرا هست پنج درهم و تراست سه درهم هر دوی عوض ثانی صاحب سه نان بآن رضی نمی شد و با المناصفه میطلبید و صاحب پنج نان بمنافقه رضامند تا آنکه آمد هر دو و بجنب علی رضی صلوات الله علی بنینا و علیه عرض کردند

روایتی است که در این باب آمده است که دو مرد با هم چاشت میخورند و یکی پنج نان داشت و دیگری سه نان و هر دو این شست نان را پیش خود گذاشته مستعد خوردن بودند که ناگاه مردی برایشان گذشت و سلام کرد پس هر دو بپلاش خوانند آمدند به شست هر سه آن شست نان را با هم خوردند بعد از فراغ از طعام آن مرد بخواست و شست در هم داد و بجا جان نماند و گفت عوض تمامی است که از شما خورده ام و رفت پس سارعت کرد و هر دو گفت صاحب پنج نان به صاحب سه نان که مرا هست پنج درهم و تراست سه درهم هر دوی عوض ثانی صاحب سه نان بآن رضی نمی شد و با المناصفه میطلبید و صاحب پنج نان بمنافقه رضامند تا آنکه آمد هر دو و بجنب علی رضی صلوات الله علی بنینا و علیه عرض کردند

روایتی است که در این باب آمده است که دو مرد با هم چاشت میخورند و یکی پنج نان داشت و دیگری سه نان و هر دو این شست نان را پیش خود گذاشته مستعد خوردن بودند که ناگاه مردی برایشان گذشت و سلام کرد پس هر دو بپلاش خوانند آمدند به شست هر سه آن شست نان را با هم خوردند بعد از فراغ از طعام آن مرد بخواست و شست در هم داد و بجا جان نماند و گفت عوض تمامی است که از شما خورده ام و رفت پس سارعت کرد و هر دو گفت صاحب پنج نان به صاحب سه نان که مرا هست پنج درهم و تراست سه درهم هر دوی عوض ثانی صاحب سه نان بآن رضی نمی شد و با المناصفه میطلبید و صاحب پنج نان بمنافقه رضامند تا آنکه آمد هر دو و بجنب علی رضی صلوات الله علی بنینا و علیه عرض کردند

روایتی است که در این باب آمده است که دو مرد با هم چاشت میخورند و یکی پنج نان داشت و دیگری سه نان و هر دو این شست نان را پیش خود گذاشته مستعد خوردن بودند که ناگاه مردی برایشان گذشت و سلام کرد پس هر دو بپلاش خوانند آمدند به شست هر سه آن شست نان را با هم خوردند بعد از فراغ از طعام آن مرد بخواست و شست در هم داد و بجا جان نماند و گفت عوض تمامی است که از شما خورده ام و رفت پس سارعت کرد و هر دو گفت صاحب پنج نان به صاحب سه نان که مرا هست پنج درهم و تراست سه درهم هر دوی عوض ثانی صاحب سه نان بآن رضی نمی شد و با المناصفه میطلبید و صاحب پنج نان بمنافقه رضامند تا آنکه آمد هر دو و بجنب علی رضی صلوات الله علی بنینا و علیه عرض کردند

این صاحب شهنان را آنچه که میداد ترا یا تو از در
 چهره گشتی و حال نیکه نان های او پیشتر از نان های نیست برو و بر تقسیم او
 رضی شو گفت و اندر رضی نخواهم شد مگر بچتی که مرست در آن در هم با علی
 مرتضی فرمود حق تو نیست مگر یکدربهم و هفت در هم باقی حق او است گفت آنرو
 که سبحان الله یا اسیر المؤمنین او میداد مرا سه در هم در رضی نشدم و تو اشاره
 فرمودی بگرفتن آن تا هم رضی گشتم مالای فرجی کی حق من نیست مگر یکدربهم
 سخت بچشم و چهره فرمود علی مرتضی علیه السلام میداد بتو بر فیتی تو سه در هم و علی
 و احسانا تو گفتی که رضی نمیشوم الا بحق و حق تو نیست مگر یکدربهم آنرو عرض کرد
 بیان فرما و جان تا قبول کنم فرموده تو بدل و جان فرمود علی مرتضی علیه السلام
 که آیا نبود هکلی هشت نان که آن همه بست و چهار ثلث باشد و خورد و دید شما
 سه سر آن را و معلوم نیست که کدام یکی از شما کم خورده و کدام یکی زیاده پس
 محلی یکدربهم خوردن شما هر سه علی السویه گفت راست فرمودی فرمود پس
 خوردی تو هشت ثلث از نه ثلث خود و یار تو هشت ثلث خورد و از پاتر و ه
 ثلث خود و آن مرد خورد هشت ثلث یک ثلث از تو و هفت ثلث از یار تو
 درین صورت هر دو همی عوض هر ثلثی افتاد پس حق خود را دریاب و از
 باطل روی بتایب فر و بحق مستحق گشت و عرض کرد که اکنون بدل رضی شدم

س

این صاحب شهنان را آنچه که میداد ترا یا تو از در
 چهره گشتی و حال نیکه نان های او پیشتر از نان های نیست برو و بر تقسیم او
 رضی شو گفت و اندر رضی نخواهم شد مگر بچتی که مرست در آن در هم با علی
 مرتضی فرمود حق تو نیست مگر یکدربهم و هفت در هم باقی حق او است گفت آنرو
 که سبحان الله یا اسیر المؤمنین او میداد مرا سه در هم در رضی نشدم و تو اشاره
 فرمودی بگرفتن آن تا هم رضی گشتم مالای فرجی کی حق من نیست مگر یکدربهم
 سخت بچشم و چهره فرمود علی مرتضی علیه السلام میداد بتو بر فیتی تو سه در هم و علی
 و احسانا تو گفتی که رضی نمیشوم الا بحق و حق تو نیست مگر یکدربهم آنرو عرض کرد
 بیان فرما و جان تا قبول کنم فرموده تو بدل و جان فرمود علی مرتضی علیه السلام
 که آیا نبود هکلی هشت نان که آن همه بست و چهار ثلث باشد و خورد و دید شما
 سه سر آن را و معلوم نیست که کدام یکی از شما کم خورده و کدام یکی زیاده پس
 محلی یکدربهم خوردن شما هر سه علی السویه گفت راست فرمودی فرمود پس
 خوردی تو هشت ثلث از نه ثلث خود و یار تو هشت ثلث خورد و از پاتر و ه
 ثلث خود و آن مرد خورد هشت ثلث یک ثلث از تو و هفت ثلث از یار تو
 درین صورت هر دو همی عوض هر ثلثی افتاد پس حق خود را دریاب و از
 باطل روی بتایب فر و بحق مستحق گشت و عرض کرد که اکنون بدل رضی شدم

این صاحب شهنان را آنچه که میداد ترا یا تو از در
 چهره گشتی و حال نیکه نان های او پیشتر از نان های نیست برو و بر تقسیم او
 رضی شو گفت و اندر رضی نخواهم شد مگر بچتی که مرست در آن در هم با علی
 مرتضی فرمود حق تو نیست مگر یکدربهم و هفت در هم باقی حق او است گفت آنرو
 که سبحان الله یا اسیر المؤمنین او میداد مرا سه در هم در رضی نشدم و تو اشاره
 فرمودی بگرفتن آن تا هم رضی گشتم مالای فرجی کی حق من نیست مگر یکدربهم
 سخت بچشم و چهره فرمود علی مرتضی علیه السلام میداد بتو بر فیتی تو سه در هم و علی
 و احسانا تو گفتی که رضی نمیشوم الا بحق و حق تو نیست مگر یکدربهم آنرو عرض کرد
 بیان فرما و جان تا قبول کنم فرموده تو بدل و جان فرمود علی مرتضی علیه السلام
 که آیا نبود هکلی هشت نان که آن همه بست و چهار ثلث باشد و خورد و دید شما
 سه سر آن را و معلوم نیست که کدام یکی از شما کم خورده و کدام یکی زیاده پس
 محلی یکدربهم خوردن شما هر سه علی السویه گفت راست فرمودی فرمود پس
 خوردی تو هشت ثلث از نه ثلث خود و یار تو هشت ثلث خورد و از پاتر و ه
 ثلث خود و آن مرد خورد هشت ثلث یک ثلث از تو و هفت ثلث از یار تو
 درین صورت هر دو همی عوض هر ثلثی افتاد پس حق خود را دریاب و از
 باطل روی بتایب فر و بحق مستحق گشت و عرض کرد که اکنون بدل رضی شدم

راستی موجب رضائی خداست	اگر من ندیدم که گم شد از ره راست
راستیها دانه و دانه است	از حدیث راست آرام دل است

از و فی الرياض عن محمد بن الزبير قال قلت لمحمد بن مشق فاذ انما الشيخ قد التوت
 تر قوتا من الكيفية قلت يا شيخ من ادركت قال عمر قلت فما غرت قال لم يرو
 قلت فمحدثي شيئا سمعته قال خرجت مع فتيحة حاجا فاجابنا ببيض نعام قد امرنا
 فلما قضينا ما سلكنا ذكرنا لاميير المؤمنين عمر فادبر وقال يتعوني حتى انتهي الى حجر
 رسول الله فغضب حجة منها و اجابته امرأة فقال ثم ابو حسن قالت لا فادبر وقال
 يتعوني حتى انتهي اليه و هو يسوي التراب بيده فقال له رجاء يا امير المؤمنين فقال هو
 اصا بابر ببيض نعام و هم محزون قال اذا ارسلت الي قال نا احسن بايتا بك قال
 يفرزون الفجل فلا يصح اباكارا بعد و البيض فماتت منها اربعة قال عمر فانك بل
 يبعث قال علي البيض مرض فلما ادبر قال عمر اللهم لا تتزل لي شديدة الا و ابو حسن
 جيني و در رياض النضره از محمد بن الزبير آورده كه گفت ابن زبير كه آدم و در
 مسجد دمشق و و ديم پيرس را كه پشتش و تا كشته از پيري گفتن امي پير در كلام
 عهد بودي و زمانه كه را در يافتني گفت زمانه عمر بن الخطاب را و در غزه و
 پير موك حاضر بود و گفتن چيزي از سخنهاي كه شنیده بيان كن گفت براء دم
 بار و هي بقصد حج و احرام حج بستم پس يافتم بضيهاي شتر مرغ و غور و هم بعد از
 ادای حج عرض كرد و بيم اين ماجرا بنفست عمر بن الخطاب پس روان گفت

راستی موجب رضای خداست
راستیها دانه دانه و دوام دست

اگر ندیدم که کم شد از ره دست
از حدیث راست آرام دل است

از وفی الراحین عن محمد بن الزبیر قال قلت لیسید دمشق فاذا اتانا الشيخ قد التوت
ترتوتا من الکبیر فقلت یا شیخ من ادرکت قال عمر قلت فاغزوت قال لیروک
قلت فخرت منی بشیء سمعته قال خرجت مع فیکه ما جا فامبنا بیض نعام قد اصر منا
فلما قضینا مناسکها ذکرنا لایمر المؤمنین عمر فادبر و قال بتعونی حتی انتهی الی حجر
رسول شد فغضب حجرة سنوا واجابتہ امرأۃ فقال لعمرو حسن قالت لا فادبر و قال
بتعونی حتی انتهی الیہ و ہو یسوی التراب بیدہ فقال مرحبا یا امیر المؤمنین فقال ہو
اصابہ ابیض نعام و ہم محزون قال اذا ارسلت الی قال ناحن بایتا تک قال
یفزعون الفجل قال ایضاً بکرا بعد و البیض فمات معہا ہر و ہ قال عمر فان بل
یہجج قال علی و البیض مرض فلما اوبر قال عمر اللهم لا تنزل لی شدة ید الا و ارجو حسن
جینی و در ریاض النضرہ از محمد بن الزبیر آورده کہ گفت این زبیر کہ آدم و در
سید دمشق و دیدم پیرے را کہ پشتش و تا گشتہ از پیری گفتم ای پیر و کہ نام
عبدودی و زمانہ کرد در یافتی گفت زمانہ عمر بن الخطاب را کہ و غزوہ
یرموک حاضر بودم گفتم چیزی از سخنانی کہ شنیدہ بیان کن گفت بر آدم
با کرد ہی قصد حج و اصرام حج بستم پس بستم بیضای شتر مرغ و خور و حج بعد از
ادای حج عرض کردیم این ماجرا بخدمت عمر بن الخطاب پس روان گشت

[illegible]

وہی سبے تو خدا میں زندگانی
مر گئے ہست بنام زندگانی

کہ اہم زندگانی
بے تو باشد

آه من قریشی فاسق و عاقل بگفته دنیا

ابن المظفر بن رطلين

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

جبریل کے قرآن کا دورہ کر کے
 علیہ السلام کے حضور میں
 حضور نے فرمایا کہ اے محمد
 یہ قرآن ہے جو میں نے
 اللہ کے حکم سے تم پر
 اتارا ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

[illegible][illegible][illegible]

در حالیکه سید انبیا فرموده باشند انا دار الحکمة و علی بابها و انا مدینه
 العلم و علی بابها لیکن تمیناً و تبرکاً صریحی از دفتری می آریم اخراج ابو جعفر
 ابی اسحق قال علی کلمات لور حلقه المطی فیهین لافضه من قبل ان تدرکوا انفسکم
 کفست ابی اسحق محدث که فرموده است علی مرتضی کلمات را که اگر سوار شوید
 شما بر مرکب و سیر کنید بحدیکه مرکب شما لاغر شود و از سیر و از مشرق تا مغرب
 بگردید نخواهید یافت مانند آن کلمات که فرموده است علی مرتضی
 صلوات الله علی بنیاد و علیه آله و از جمله کلمات آنحضرت است لا یرحوا
 عبد الاریه ولا یخف یخاف الا ذنبه ولا یستجی من لا یعلم ان یتعلم ولا یستجی
 اذا سئل عما لا یعلم ان یقول قد اعلم و اعلموا ان منزله الصبر من الایمان
 کمنزله الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد و اذا ذهب
 الصبر ذهب الایمان و عن زبید بن الحارث عن رجل من بنی عامر قال قال
 علی انما اخاف علیکم اثنتين طول الامل و اتباع الهوی فان طول الامل یغشی
 الاخرة و ان اتباع الهوی یبعد عن الحق و ان الدنيا قد ترحلت مدبره
 و ان الاخرة قد جاءت مقبله و لكل واحد منهما بنون فکونوا من ابناء
 الاخرة فان الیوم عمل و لاحساب و عند حساب و لا عمل و عن عطاء بن ابی
 ریحان قال کان علی بن ابی طالب اذا بعث سریه ولی امرها رجلاً فاجاهه
 فقال و صباک تقوی الیه لا بدک من لقائه و لا تنتهی لک دونه و هو یحک

در حدیثی که از امام علی علیه السلام روایت شده است که فرموده است انا دار الحکمة و علی بابها و انا مدینه العلم و علی بابها لیکن تمیناً و تبرکاً صریحی از دفتری می آریم اخراج ابو جعفر ابی اسحق قال علی کلمات لور حلقه المطی فیهین لافضه من قبل ان تدرکوا انفسکم کفست ابی اسحق محدث که فرموده است علی مرتضی کلمات را که اگر سوار شوید شما بر مرکب و سیر کنید بحدیکه مرکب شما لاغر شود و از سیر و از مشرق تا مغرب بگردید نخواهید یافت مانند آن کلمات که فرموده است علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علیه آله و از جمله کلمات آنحضرت است لا یرحوا عبد الاریه ولا یخف یخاف الا ذنبه ولا یستجی من لا یعلم ان یتعلم ولا یستجی اذا سئل عما لا یعلم ان یقول قد اعلم و اعلموا ان منزله الصبر من الایمان کمنزله الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد و اذا ذهب الصبر ذهب الایمان و عن زبید بن الحارث عن رجل من بنی عامر قال قال علی انما اخاف علیکم اثنتين طول الامل و اتباع الهوی فان طول الامل یغشی الاخرة و ان اتباع الهوی یبعد عن الحق و ان الدنيا قد ترحلت مدبره و ان الاخرة قد جاءت مقبله و لكل واحد منهما بنون فکونوا من ابناء الاخرة فان الیوم عمل و لاحساب و عند حساب و لا عمل و عن عطاء بن ابی ریحان قال کان علی بن ابی طالب اذا بعث سریه ولی امرها رجلاً فاجاهه فقال و صباک تقوی الیه لا بدک من لقائه و لا تنتهی لک دونه و هو یحک

[illegible]

الدنيا والاخرة وعليك بالذي يقربك الى الله فان نجا عند الله حلفا من الدنيا

ایسا

آفت این دریا و شهرت
ز آتش شهرت بسوزد اهلین
ورنه اینجا شهرت اندر شهرت
باقیان را برده ناقص زمین
ومن عمرو بن کثیر الحنفی عن علی قال الکملوا الغیظ بخیرید غصتم وغصم را

۱۳۰

سابق رحمت غضب هستی فتی
بندگان دارند لایب خوشی او

واقول انضوك ابيات

چون سربریان چه خندان مانده
تا بریزد شیر فصل کردگار

ع اندر پی بر خنده و د و صد گریه میباشد - وعن الحارث عن علی قال
مثل الذی جمع الایمان و القرآن مثل الاثر نجمة الطیبة الریح الطیبة الطعم
و مثل الذی لم یجمع القرآن مثل الخنثیة نجیفة الریح نجیفة الطعم و عن محمد بن حسن
المطالی قال فی علی شاکب یا ابا حسن جاورت المقبرة قال فی اجد هم حیران
مصدق یکفون الالست و یدک و ان الاخرة اخرج هذا الاحادیث کما ابوبکر
ان فی شیتة و در صواعق محرقة کما فی چند از ان کلمات که منقول از حضرت

[illegible]

حضرت فاروق علیہ السلام حضرت عثمان غنی
ابن عفان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے
معاشرے کو دیکھا ہے کہ وہ بڑے ہی فاسق اور
فاجر ہیں۔ ان کے دل میں کفر و نفاق کا نام
لکھا ہوا ہے۔ ان کے دل میں کفر و نفاق کا نام
لکھا ہوا ہے۔ ان کے دل میں کفر و نفاق کا نام

۱۶۲
 ناطق اس کے زور و آواز سے
 عین رات کے اوجھان ہو کر اٹھ گیا
 جس نے جب اٹھا تو دیکھا
 دو سر آدمی باہر آ رہے تھے
 ایک تو بڑا بڑا اور دوسرا
 چھوٹا چھوٹا۔ بڑا آدمی
 نے چھوٹے آدمی کو دیکھ کر
 کہا کہ یہ تو میرا دوست
 ہے۔ چھوٹے آدمی نے کہا
 کہ یہ تو میرا دشمن ہے۔
 بڑا آدمی نے چھوٹے آدمی
 کو دھکے دے کر باہر نکال دیا
 اور چھوٹے آدمی کو اپنے
 ساتھ لے کر گھر آیا۔

مرفعی در مقدمه هر دو در دو حرفت عیالی
قدی که در کتب کلاسیک عیالی
فایده عورت است عیالی
نوفاس است عیالی
فارق است عیالی
ایک در این است عیالی
که عیالی است عیالی
مرفعی در مقدمه هر دو در دو حرفت عیالی

فصل اما کرامات و کشف معینات و خوارق عادات مانند معجزات سرور
 کائنات بعد و بعد مشهور و معروف بدرجه توانا تر رسیده حاجت تحریر ندارد
 و کم کسی است که رجوع بخلاص و نیاز بجناب آن مشکاکشاهی راه هدایت حق
 داشت و از بلا و محن نجات نیافت و از اینجا است که کاتب این سطور خادم
 علمای دین محمد بن نور الله علیه بنور الصدوق و الباقین و زرقه شفاعت سید المومنین
 صلی الله علیه و آله الطیبین الطاهرين فی یوم الدین بر حق صفت مکتوب و از
 دو او مدا و معالجه سودی روی نمی نمود بلکه روز بروز بدوم بدوم تنگی و تنگی
 می افزود و روز و شب قلق بود و اضطراب لحظه آرام داشت و نه خواب
 شبیه بهین استیلا ابتلا و شده بلامین النعم و الیقظه دید که جناب حضرت علی
 مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه آله مشکاکشاهی صغفا با جماعه کثیر و جم غفیر
 تشریف فرما شدند و این معاصی پر معاصی را بشرف بقای جمال جهان آرائی
 خود مشرف ساختند این بیدست و پایایی سرور دیده احوال پراختلال
 خود را بر عرض آن چاره گریز کارگان رسانید و حال با عجز و ید الله دست
 مبارک خود را از آستین نور آگین بر آورده انگشت شهادت بر صدر
 سعادت را بر پهلوی این احقر مضطرب خسته و شکسته زد و ند و فرمودند
 برو شفا یافتی شادان و فرحان بحصول این نعمت عظمای برکت شمول از
 خواب جست و خود را صحیح و تندرست یافت و اصلا اثری از بیماری نداشت

بسم الله الرحمن الرحیم
 در بیان کرامات و معجزات سرور کائنات
 بعد و بعد مشهور و معروف بدرجه توانا تر رسیده حاجت تحریر ندارد
 و کم کسی است که رجوع بخلاص و نیاز بجناب آن مشکاکشاهی راه هدایت حق
 داشت و از بلا و محن نجات نیافت و از اینجا است که کاتب این سطور خادم
 علمای دین محمد بن نور الله علیه بنور الصدوق و الباقین و زرقه شفاعت سید المومنین
 صلی الله علیه و آله الطیبین الطاهرين فی یوم الدین بر حق صفت مکتوب و از
 دو او مدا و معالجه سودی روی نمی نمود بلکه روز بروز بدوم بدوم تنگی و تنگی
 می افزود و روز و شب قلق بود و اضطراب لحظه آرام داشت و نه خواب
 شبیه بهین استیلا ابتلا و شده بلامین النعم و الیقظه دید که جناب حضرت علی
 مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه آله مشکاکشاهی صغفا با جماعه کثیر و جم غفیر
 تشریف فرما شدند و این معاصی پر معاصی را بشرف بقای جمال جهان آرائی
 خود مشرف ساختند این بیدست و پایایی سرور دیده احوال پراختلال
 خود را بر عرض آن چاره گریز کارگان رسانید و حال با عجز و ید الله دست
 مبارک خود را از آستین نور آگین بر آورده انگشت شهادت بر صدر
 سعادت را بر پهلوی این احقر مضطرب خسته و شکسته زد و ند و فرمودند
 برو شفا یافتی شادان و فرحان بحصول این نعمت عظمای برکت شمول از
 خواب جست و خود را صحیح و تندرست یافت و اصلا اثری از بیماری نداشت

حضرت ابوبکر صدیق علیه السلام حضرت عثمان غنی علیه السلام حضرت علی مرتضیٰ علیه السلام حضرت سید الشهدا علیه السلام حضرت ائمه اطهار علیهم السلام حضرت امام جعفر صادق علیه السلام حضرت امام محمد باقر علیه السلام حضرت امام کاظم علیه السلام حضرت امام رضا علیه السلام حضرت امام موسیٰ کاظم علیه السلام حضرت امام جواد علیه السلام حضرت امام هادی علیه السلام حضرت امام عسکری علیه السلام حضرت امام مهدی علیه السلام

گاهی خود بخود گذر میفرمایند تا او را از بلا و محن نجات دهند و در صورتی که طهارت لازم نیست زیرا که در بعضی کوه های که در مدینه که پُر از جیفه و نجاسات بوده آنجا بگذارد می فرمود و بعد از آن تنیه و اشعار می نمود که این جیفه دنیا می شمارست آنرا بگذارد و در و بگذارد بسیار می چسبید بر این کس گذر فرمودن است تا فیض طهارت آن جناب او را از نجاست بر آرد و در جمیع محقق آرد

تو گو ما را آن شهر بار نیست | با کریسان کار باد شوا نیست

الحمد لله والمنة که وسوسه شیطان از قلب این بر عصیان رفع شد و از گزند لیس بر تلبیس نجات یافت

بیعنا یا حق و خاصان حق | اگر ملک باشد سیاه مستشرق

اگر عیانت بود با تقسیم | که بود و بجای از آن روزی نیم

این را کن بر گمانی و ضلال | سر قدم کن چونکه فرمودت تعال

لنک و لوک و خفته شکل و بی ادب | سوئی او میغیر و او را می طلب

و از جمله کرامات حضرت علی مرتضیٰ است که آن جناب بعد از غروب برای آنحضرت برآمد تا نماز عصر او ساخت و خرج این شامین و این مندر کلمه عن اسمائت عیس و این مرد و عینها و عن ابی هریره ان العنبر کان یوحی الیه و راسه فی حجر علی و یوم یصل العصر حتی غروب الشمس فقال له رسول الله صلی الله علیه و آله اصلیت اعلی قال لا فقال رسول الله صلی الله علیه و آله کان فی طاعتک و طاعته رسولک فارود

حضرت ابوبکر صدیق علیه السلام حضرت عثمان غنی علیه السلام حضرت علی مرتضیٰ علیه السلام حضرت سید الشهدا علیه السلام حضرت ائمه اطهار علیهم السلام حضرت امام جعفر صادق علیه السلام حضرت امام محمد باقر علیه السلام حضرت امام کاظم علیه السلام حضرت امام رضا علیه السلام حضرت امام موسیٰ کاظم علیه السلام حضرت امام جواد علیه السلام حضرت امام هادی علیه السلام حضرت امام عسکری علیه السلام حضرت امام مهدی علیه السلام

این ازین جوان بودن از حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است
بسیار از حد است که در حد است

حضرت ابوبکر صدیق علیه السلام حضرت عثمان غنی علیه السلام حضرت علی مرتضیٰ علیه السلام حضرت سید الشهدا علیه السلام حضرت ائمه اطهار علیهم السلام حضرت امام جعفر صادق علیه السلام حضرت امام محمد باقر علیه السلام حضرت امام کاظم علیه السلام حضرت امام رضا علیه السلام حضرت امام موسیٰ کاظم علیه السلام حضرت امام جواد علیه السلام حضرت امام هادی علیه السلام حضرت امام عسکری علیه السلام حضرت امام مهدی علیه السلام

در وقت که کعبه در میان
 خرابی بود و بنی امیه
 بر سر آن ایستاده بودند
 و آنرا در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد

غیر موش علیه السلام یا حبس کرده نشد برای هیچ یکی از اینها غیر من مگر برای
 یوشع یا صدور حدیث یوشع از آنحضرت پیش از وقوع رشمس برای علی مرتضی
 علیه السلام بوده باشد و در مواهب لدنیه گفته روایت کرده است این حدیث
 را طبری که از کابر عظامی حنفیه بود و در اصل شافعی بود و رجوع کرد از آن کیفیت
 در شرح مشکلات الامار آورده که نقل کرد آنرا قاضی عیاض الکی و گفت طحاوی که
 احمد بن صالح از ثقات علماء حدیث است در مرتبه احمد بن حنبل می گفت سزاوارتست
 مگر کسی که بسبیل وی علم است تخلف و تعاقب از حفظ حدیث اسما زیرا که وی از علما
 نبوت است و نیز جمال لدین سیوطی را نیز نیست و در بیان طرق این حدیث و تصحیح کرده است
 آنرا ابو الفتح الارودی و حسن ابو درعه العراقی و یکبار بعد وفات رسول خدا اصلی الله
 علیه و آله خدا تعالی رشمس برای علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه کرد و آفتاب
 را از مغرب بازگردانید و در وقت توجیه بابل چون خواست که از فرات
 بگذرد وقت نماز دیگر بود باطلایفه از اصحاب خود نماز دیگر را در وقت بگذارد
 و سایر اصحاب بگذاردن چهار پایان خود مشغول بودند آفتاب غروب کرد
 و نماز دیگر از ایشان فوت شد و در آن باب سخنان گفته حضرت علی مرتضی علیه السلام
 از شنیدن از خدا استعالمه و خواست که آفتاب را بازگرداند تا اصحابی نماز را
 در وقت بگذاردند خدا استعالمه دعای وی اجابت کرد و آفتاب بجای نماز دیگر آمد
 چون قوم از نماز فارغ شدند آفتاب غروب کرد و از وی آواز سخت هولناک می آمد

در وقت که کعبه در میان
 خرابی بود و بنی امیه
 بر سر آن ایستاده بودند
 و آنرا در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد

در وقت که کعبه در میان
 خرابی بود و بنی امیه
 بر سر آن ایستاده بودند
 و آنرا در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد

در وقت که کعبه در میان
 خرابی بود و بنی امیه
 بر سر آن ایستاده بودند
 و آنرا در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد
 و در میان
 کعبه و مسجد

[illegible]

۱۔ ہندو دنیا کو اور مسیحی دنیا کو
 ۲۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۳۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۴۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۵۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۶۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۷۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۸۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۹۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا
 ۱۰۔ جہاں کی ایسی مسیحی دنیا

۱۵۱

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

شہوت کو خلاصی بخشنے پر جب تک کہ بندہ غلام اور بنده شہوت ہے اسوا سے کام لے کر زیادہ چرب بننے سے بترافع زبان ہو جاتا ہوں کہ وہ دران کو اپنے

قرآن علیہ السلام کے مطابق اور
 سلطان اسوئے کے عالم وہ ہے
 کہ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام
 میں اور ازواج کیا بھی ان جبروت
 میں توکل تھا تو ان کو نہ پہنچا
 کہ وہ علی علیہ السلام کو نہ پہنچا
 سے کہ قبول علی بن
 حضرت علی

او در حدیثی که در این باب است از امام رضا علیه السلام که فرموده است که هر که در هر خدیجه تبرئه از قتل می می فرمود و شهادت بفضیلت می میداد و زعم فاسد بیکه در قلوب مردمان بسبب فاقه قاتلان و بیعت به گناه کنندگان بر حضرت عثمان و توقف علی رضی و قصاص از ایشان تا فتنه زیاد نشود و افتاده بود هرگز بدون نمیشد ناچار مدینه منوره را گذاشت از اخرج الحاکم من حدیث اسماعیل بن ابی خالد عن حصین الخارسی قال جاء علی بن ابیطالب الی زید بن ارقم رضی الله عنه یعوده و عنده قوم فقال علی اسکتوا اسکتوا فوالله لا تسالونی عن شیء الا اخبرکم فقال زید انشد کلام الله انت قلت عثمان فاطرق علی ساعته ثم قال لا الذی خلق الجنة و بر الجنة ما قلته و لا امرت بقتله و اخرج الحاکم من طریقین من حدیث یارین اسمعیل الحر از عن مرقة بن خالد عن قیس بن عباد قال سمعت علیاً یوم یحکم قال اللهم انی ابر الیک من عثمان و لقد طاشت عقلی یوم قتل عثمان و انکرت نفسی و جاء اللسنة فقلت و الله الی لا استجی من اشد ان ابانی قوماً قتلوا رجلاً قال له رسول الله صلی الله علیه و آله لا استجی من استجی منه الملائكة و انی لا استجی من ان ابایع عثمان فقتل فی الارض و لم یدفن بعد فالتفتوا فلما دفن رجع الناس فسالونی للیسنة فقلت اللهم انی مشفق مما أقدم علیه ثم جاءت غریبه فبايعت فقلت قالوا یا امیر المؤمنین فکانما صیغ قلبی و قلت اللهم ضدنی لعثمان حتی ترضی اخرج الحاکم عن الاوزاعی سمعت میمون بن مهران یذکر ان علی بن ابی طالب قال لیسلی ان اخذ سیفی فی قتل عثمان ان ین الی الدنيا و ما فیها و با وجود آنکه در حضرت علی رضی

و در حدیثی که در این باب است از امام رضا علیه السلام که فرموده است که هر که در هر خدیجه تبرئه از قتل می می فرمود و شهادت بفضیلت می میداد و زعم فاسد بیکه در قلوب مردمان بسبب فاقه قاتلان و بیعت به گناه کنندگان بر حضرت عثمان و توقف علی رضی و قصاص از ایشان تا فتنه زیاد نشود و افتاده بود هرگز بدون نمیشد ناچار مدینه منوره را گذاشت از اخرج الحاکم من حدیث اسماعیل بن ابی خالد عن حصین الخارسی قال جاء علی بن ابیطالب الی زید بن ارقم رضی الله عنه یعوده و عنده قوم فقال علی اسکتوا اسکتوا فوالله لا تسالونی عن شیء الا اخبرکم فقال زید انشد کلام الله انت قلت عثمان فاطرق علی ساعته ثم قال لا الذی خلق الجنة و بر الجنة ما قلته و لا امرت بقتله و اخرج الحاکم من طریقین من حدیث یارین اسمعیل الحر از عن مرقة بن خالد عن قیس بن عباد قال سمعت علیاً یوم یحکم قال اللهم انی ابر الیک من عثمان و لقد طاشت عقلی یوم قتل عثمان و انکرت نفسی و جاء اللسنة فقلت و الله الی لا استجی من اشد ان ابانی قوماً قتلوا رجلاً قال له رسول الله صلی الله علیه و آله لا استجی من استجی منه الملائكة و انی لا استجی من ان ابایع عثمان فقتل فی الارض و لم یدفن بعد فالتفتوا فلما دفن رجع الناس فسالونی للیسنة فقلت اللهم انی مشفق مما أقدم علیه ثم جاءت غریبه فبايعت فقلت قالوا یا امیر المؤمنین فکانما صیغ قلبی و قلت اللهم ضدنی لعثمان حتی ترضی اخرج الحاکم عن الاوزاعی سمعت میمون بن مهران یذکر ان علی بن ابی طالب قال لیسلی ان اخذ سیفی فی قتل عثمان ان ین الی الدنيا و ما فیها و با وجود آنکه در حضرت علی رضی

و در حدیثی که در این باب است از امام رضا علیه السلام که فرموده است که هر که در هر خدیجه تبرئه از قتل می می فرمود و شهادت بفضیلت می میداد و زعم فاسد بیکه در قلوب مردمان بسبب فاقه قاتلان و بیعت به گناه کنندگان بر حضرت عثمان و توقف علی رضی و قصاص از ایشان تا فتنه زیاد نشود و افتاده بود هرگز بدون نمیشد ناچار مدینه منوره را گذاشت از اخرج الحاکم من حدیث اسماعیل بن ابی خالد عن حصین الخارسی قال جاء علی بن ابیطالب الی زید بن ارقم رضی الله عنه یعوده و عنده قوم فقال علی اسکتوا اسکتوا فوالله لا تسالونی عن شیء الا اخبرکم فقال زید انشد کلام الله انت قلت عثمان فاطرق علی ساعته ثم قال لا الذی خلق الجنة و بر الجنة ما قلته و لا امرت بقتله و اخرج الحاکم من طریقین من حدیث یارین اسمعیل الحر از عن مرقة بن خالد عن قیس بن عباد قال سمعت علیاً یوم یحکم قال اللهم انی ابر الیک من عثمان و لقد طاشت عقلی یوم قتل عثمان و انکرت نفسی و جاء اللسنة فقلت و الله الی لا استجی من اشد ان ابانی قوماً قتلوا رجلاً قال له رسول الله صلی الله علیه و آله لا استجی من استجی منه الملائكة و انی لا استجی من ان ابایع عثمان فقتل فی الارض و لم یدفن بعد فالتفتوا فلما دفن رجع الناس فسالونی للیسنة فقلت اللهم انی مشفق مما أقدم علیه ثم جاءت غریبه فبايعت فقلت قالوا یا امیر المؤمنین فکانما صیغ قلبی و قلت اللهم ضدنی لعثمان حتی ترضی اخرج الحاکم عن الاوزاعی سمعت میمون بن مهران یذکر ان علی بن ابی طالب قال لیسلی ان اخذ سیفی فی قتل عثمان ان ین الی الدنيا و ما فیها و با وجود آنکه در حضرت علی رضی

و در حدیثی که در این باب است از امام رضا علیه السلام که فرموده است که هر که در هر خدیجه تبرئه از قتل می می فرمود و شهادت بفضیلت می میداد و زعم فاسد بیکه در قلوب مردمان بسبب فاقه قاتلان و بیعت به گناه کنندگان بر حضرت عثمان و توقف علی رضی و قصاص از ایشان تا فتنه زیاد نشود و افتاده بود هرگز بدون نمیشد ناچار مدینه منوره را گذاشت از اخرج الحاکم من حدیث اسماعیل بن ابی خالد عن حصین الخارسی قال جاء علی بن ابیطالب الی زید بن ارقم رضی الله عنه یعوده و عنده قوم فقال علی اسکتوا اسکتوا فوالله لا تسالونی عن شیء الا اخبرکم فقال زید انشد کلام الله انت قلت عثمان فاطرق علی ساعته ثم قال لا الذی خلق الجنة و بر الجنة ما قلته و لا امرت بقتله و اخرج الحاکم من طریقین من حدیث یارین اسمعیل الحر از عن مرقة بن خالد عن قیس بن عباد قال سمعت علیاً یوم یحکم قال اللهم انی ابر الیک من عثمان و لقد طاشت عقلی یوم قتل عثمان و انکرت نفسی و جاء اللسنة فقلت و الله الی لا استجی من اشد ان ابانی قوماً قتلوا رجلاً قال له رسول الله صلی الله علیه و آله لا استجی من استجی منه الملائكة و انی لا استجی من ان ابایع عثمان فقتل فی الارض و لم یدفن بعد فالتفتوا فلما دفن رجع الناس فسالونی للیسنة فقلت اللهم انی مشفق مما أقدم علیه ثم جاءت غریبه فبايعت فقلت قالوا یا امیر المؤمنین فکانما صیغ قلبی و قلت اللهم ضدنی لعثمان حتی ترضی اخرج الحاکم عن الاوزاعی سمعت میمون بن مهران یذکر ان علی بن ابی طالب قال لیسلی ان اخذ سیفی فی قتل عثمان ان ین الی الدنيا و ما فیها و با وجود آنکه در حضرت علی رضی

عبد الله بن مسعود بن عمرو بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضير بن معد بن عدنان

خلافت عثمان بن عفان لما برأه فقتله بالظهور ثم فرسود ثم عثمان بن عفان بن أبي بكر
وعمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان بن أبي بكر وعمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان بن أبي بكر
ومرضى قاتلته بكوفة ورز يد باوجود كيه ميدانست که آن جابر دست خارجی
شهادت خواهر شریکین رضایقتضا دین بتقدیر خدا داد شد

هجو اسمعيل بن شمس سرهنگه	شاد و خندان پیش میباش جان پرده
تا نماند جانت خندان تا ابد	هجو جان پاک احمد با حسد

از شرف اخرج الحاكم عن ابی الاسود والدي عن علي قال اتاني عبد الله بن سلام وقد
وضعت رجلي في اخرو وانا اريد العراق فقال لا تأتني العراق فانك آتية اصابك
به ذاب البقيع قال علي وايم الله لقد قال رسول الله فبما قال ابو الاسود نقلت
في نفسي بالذلة ايت كاليوم رجل محارب يحدث الناس مثل هذا واخرج الحاكم
عن ابن مبرين ومبطل قدم علي بن ابي طالب من البصرة وفيهم رجل من الخوارج يقال
له الجعد بن لؤي فحدثني عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فقال علي لا ولكن مقتول ضرب من ضربته علي بن ابي طالب فقتل واشار علي الى راسه
ولحمته بيده وقال قضا ومقتضى وعهد معهود وقد خاب من انقضى ثم غاب عليا في
لباسه فقال لوليت لينا خيرا من هذا فقال ان لباسي بعد من اللبر واجد ران
يقتردي في المسلمين واخرج الدهير بن بكاع عن علي بن ابي طالب انه اوصى حسين
ضرب ابن لخم فقال في وصيته ان رسول الله اخبرني بما يكون من اختلاف بعده

عبد الله بن مسعود بن عمرو بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضير بن معد بن عدنان

عبد الله بن مسعود بن عمرو بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضير بن معد بن عدنان

عمرو بن العاص فكره الناس الحرب وتراجعوا الى الصلح وكموا الحكيمن فحكم على ابا موسى
 الاشعري وحكم معاوية عمرو بن العاص وكتبه الكتائب ان توافوا رس الحول با درج
 فنيطراني امر الولايت فاترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلى الكوفة
 فخرجت عليه الخوارج من اصحابه وقالوا لا حكم الا لشده وعسكروا ورا فبعث اليهم
 ابن عباس فاجتمع معهم فخرج منهم قوم كثير وثبت قوم وساروا الى التبرستان فتعصروا
 للسبيل فسار على القاهم بالنهر وان قتل منهم في الشدة التي الذي اخبر النبي صلى الله
 عليه وآله وذلك سنة ثمان وثلاثين واجتمع الناس ما درج في شعبان من هذه
 السنة وحضر باسعد بن ابي وقاص وابن عمرو وغيرهم من الصحابة فقدم عمرو بن العاص
 با موسى الاشعري كيدية فيه فكلهم فخرج عليا وتكلم عمر وفاقر معاوية وبيع له وتفرق
 الناس عن علي وصار علي في خلاف من اصحابه حتى صار يعرض على اصبعة ويقول
 عصاني واطاع معاوية وانشد ثلثة نفر من الخوارج عبيد الرحمن بن الجهم الرازي
 والبرك ابن عبيد الله وشعر بن بكر التميمي فاجتمعوا اليه وتعاهدوا لقتل هو الا ان
 علي بن ابي طالب صلوات الله وعلى بنينا وعليه ومعاوية بن سفيان وعمرو بن
 العاص ويربحوا العباد منهم فقال بن الجهم انما لكم علي وقال البرك انما لكم معاوية قال
 عمرو بن بكر انا انكم عمرو بن العاص فتعاهدوا على ذلك واتعدوا ليلة سبع عشر
 من رمضان ثم توجه كل منهم الى مصر الذي فيه صاحبه فقدم ابن الجهم الكوفة فلقى اصحابه
 من الخوارج وكانهم ما يري الى ليلة الجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعين قفا

روي عن ابي عبد الله عليه السلام ان ابا موسى الاشعري كان من الخوارج
 وكان من اصحابه من كان من الخوارج وكان من اصحابه من كان من الخوارج

روي عن ابي عبد الله عليه السلام ان ابا موسى الاشعري كان من الخوارج
 وكان من اصحابه من كان من الخوارج وكان من اصحابه من كان من الخوارج

١٨٥

روي عن ابي عبد الله عليه السلام ان ابا موسى الاشعري كان من الخوارج
 وكان من اصحابه من كان من الخوارج وكان من اصحابه من كان من الخوارج

روي عن ابي عبد الله عليه السلام ان ابا موسى الاشعري كان من الخوارج
 وكان من اصحابه من كان من الخوارج وكان من اصحابه من كان من الخوارج

پس از وصول بکوفه انتظار شب موعود می کشید و صبحت رسیده که جناب حضرت امیرالمؤمنین
 صلوات الله علی نبینا وعلیه در ایام حیات اکثر اوقات کلمات مشهور بشهادت خود
 بر زبان مجرب بیان میگردانید و در رمضان سنه اربعین بدفعات این تذکرات
 تصریحاً فرمود چنانچه در حجرگاه روز شهادت که برای نماز صبح از خانه مسجد روانه شد
 مرغابی چند که در خانه مبارک بودند فریاد بسیار می کشیدند و در امتحان شریف حضرت
 می و نیتند و هر چند اهل بیت آنجناب آنها را میزدند و در میشدند پس فرمود که نگذارید
 که اینان توجه میکنند بر صاحب خود و مکر میفرمود در شب شهادت خود مانع و مانع
 اشتغال یعنی چه چیز بازی دارد و قاتل مرا از قتل من و انتظار چیست پس علوم دشت
 سال و ماه و شب و ساعتی را که بنام خود میفرمودم آن امام معصوم را شنید ساخت
 و فی تاریخ الامام الیافعی میراثه الجمان فی معرفته حوادث الزمان فی سنته اربعین
 ذکر علی قتل ابن ملجم و هو اعرف و ما کان کفوا بشیعه علی و لا علی من ذوی الاقربار
 لولا یساعده الاقدار فی الصواعق روی ان علیاً جاه ابن ملجم بستمحه مخمراً قال فداؤله
 قاتلی فقیل له لیم تقتله قال من یقتلنی و در صبح جمعه هفدهم ماه رمضان ابن ملجم ملعون
 شمشیر بر سر آن حضرت زد و زخمی رسید که عمر بن عبید و در جنگ احزاب بر
 فرق مبارک حضرت امیر علیه السلام زده بود جناب ولایت آب در نوزدهم
 یا بیستم یا بیست و یکم شهر مذکور کجا از مغفرت ملک غفور انتقال فرمود و سبطین
 حضرت امام حسن حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیهما بفضل آن برگزیده انتقال

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات
 و در ایام غایت و در ایام شهادت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات
 و در ایام غایت و در ایام شهادت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات
 و در ایام غایت و در ایام شهادت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات
 و در ایام غایت و در ایام شهادت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام
 و در ایام حیات و در ایام غایت و در ایام

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 دفن في بطن امير المؤمنين
 علي بن ابي طالب
 في ليلة الاثنين
 من شهر ربيع الاول
 سنة ثمان
 ودفن في قبره
 من قبره
 في بطن امير المؤمنين
 علي بن ابي طالب
 في ليلة الاثنين
 من شهر ربيع الاول
 سنة ثمان

اشتغال نموده و در فن بهائوش را بموجب وصيت از نظر خلق پنهان ساختند
 الحاکم من السدی قال کان عبد الرحمن ابن الحکم المرادی عشق امرأه من الخوارج يقال لها
 قطانة فینکها واحد قناتمة الالف و ربه و قتل علی علیه السلام و لما خرب ابن الحکم
 علیا قال علی فترت برب الکعبه ثم قونی علیه السلام فی الکوفه لیلۃ الاحد التاسع عشر
 من شهر رمضان سنة اربعین و غسله الحسن الحسین و عبد الله بن جعفر و کفن فی ثلثه
 اثواب لیس فیها قمیص و لاعامة قالوا و لما فرغ علی من وصيته قال اسلام علیکم
 و رحمة الله و بركاته ثم لم یکنم الا الله حتی قونی و دفن فی البیت و علی علیه السلام
 و قیل کان عنده فضل من جنود رسول الله و هی ان یخطبه به و قونی و هو ابن ثلث
 و ستین سنه علی الاصم و هو قول اکثر و دفن بالکوفه و رثاه الناس فاکثر و اذیه المرانی
 و من المرانی ما یرثی به ابو الاسود الدؤلی شهره الا یاعین و یحک تسعدتیا الا یتکی
 امیر المؤمنین ایتکی ام کلثوم علیه السلام و بعدتیا و قد رات ایتقینا و الاقل للخوارج
 حیث كانوا و فلا قرت عیون الحاسدینا انی شهر الصیام فجمعونا به بخیر الناس طرا
 اجمعینا قلمه خیر من کب المطایا و ذلکما و من ركب السفینا و من لبس النعال و من
 هذا ما و من قیر المثنائی و الحینا اذا استقبلت و جبر اجمین و رایت البدر
 فوق الناطرینا و کنا قبل مقبله بخیر نری مولا رسول الله فینا یتیم الحق لا یرتاب
 فیه و یعدل فی العدی و الاقرینا و لیس بکاتم علما لیه و لم یخل من المتمرینا
 کان الناس و فقد و علیا نعام مار فی بلدینا و کل مناب الخیرات فیه

و دفن فی بطن امیر المؤمنین
 علی بن ابي طالب
 فی ليلة الاثنين
 من شهر ربيع الاول
 سنة ثمان
 و دفن فی قبره
 من قبره
 فی بطن امیر المؤمنین
 علی بن ابي طالب
 فی ليلة الاثنين
 من شهر ربيع الاول
 سنة ثمان

ابن عبد الله بن عباس
 و دفن فی بطن امیر المؤمنین
 علی بن ابي طالب
 فی ليلة الاثنين
 من شهر ربيع الاول
 سنة ثمان

[illegible][illegible]

اور لوگ ہمہ اہل حضرت امیر شمس
سوار اور پیادہ علیحدہ علیحدہ
کنارہ بہ پیادہ علیحدہ علیحدہ
اور در و در علیحدہ علیحدہ
دریں پر حضرت امیر شمس

کیا تقدیر کی مساعد نہ ہو

اوسکے سر پر شاداداد خدا
 کیلک قضا کی برائی
 ایک کھجور کی پتی پر
 فرمایا جو یہاں ہے
 نظر کر کہ حضرت اس کے گردان
 ہو گا زمین اور آسمان
 تمہارے پاس ہے اور فغان
 کے سر پر شاداداد خدا
 فرمایا کہ

اور حضرت امیر نے کوئی جانب
نہیں لیج کیا حضرت امیر نے کوئی
مصلحت سے یہ فرمایا کہ میں نے

در فضیلت وی که فاطمه زهرا اصلوات الله علیها وعلیها از شکم او بوجود آمده
فصل در بیان ولادت حضرت سیده النساء العالیة علیها السلام
 اما فاطمه علیها السلام فکانت اصغر بنات رسول الله فی السنه
 واکبرهن فی القدر والمنزله والفضل والکمال واحب اولاده الیه وکانت ولدتها
 قبل البقیه بخمسین وقلیل سنه البقیه وقلیل بعد بانحسینین وکفته اند که قول ابو عمر
 اینست که ولاده با ساعده وی علیها آیته در سنه احدی واربعمای از مولد نبی صلی الله
 علیه و آله است و در روایت ابن اسحق ولادت آنحضرت پیش از نبوت یکسال است
 مگر ابراهیم که او بعد نبوت پیدا شده و ابن جوزی گفته ولادت فاطمه پیش از نبوت است
 پنجسال و اشهر روایت اینست و او کوچک ترین بنات رسول خداست از زاده
 سن و بزرگترین آنها از ردی مرتبه و منزلت و در قوی در سن بزرگتر از
 رقیه و بلقی از اُمّ کلثوم بود و صاحب نمایش از روضه الواعظین نقل کرده
 که چون خدیجه کبری به فاطمه زهرا البستن شد جبرئیل نزول کرده التماس نمود که مولود
 این مرتبه را به فاطمه مسمی سازد چون هنگام تولد در رسید خدیجه به در زده و پلای
 اگر دیشقی را فرستاد و زنان قبیله را طلبید زنان چون از خدیجه بسبب از دوزخ
 سرور جهان برنجیده خاطر یو وند اجابت نه نمودند ازین راه ملال بخاطر خدیجه
 رسید و بسبب تنهائی اندیشناک گردید درین اثنا چهار زن بر وی ظاهر شدند
 خدیجه تبر سیدی که از آنها گفت ای خدیجه مترس و هراس را ببدل خود راه ده که من

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

بعض العلماء القول من لم يجره قطاسي لم تخرج افساني انه قال سوال شد اني انا
 او مية لم تخرج لم طيث و اناسا فاطمة لان الله نظمها جميعا عن النار اما وجهه
 بفاطمة زيرا كه حقتالي باز داشت اورا و تيجان اورا از آتش و وزخ
 نذراني الصواعق و بتول زهره انقطاع دي از نسا و زمان خود و فضل
 دين و حسن و جمال و انقطاع وي از ناسوي اشد و زهره از زهره زهره
 و بهجت و جمال و كمال و زاكيه از زهره طهارة و عصمت و راحية و مرضية از
 بهجت رضا بقضا و رحمن و بلا بود شبیه ترين مردم به رسول خدا صلي الله
 عليه و آله در راه و روش و سیرت و صورت و سخن كردن و جميع حركات
 و سكنات و طاعات و رياضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد
 فاطمه رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را
 و می بوسید چپین او را می نشاندش بر جای خود و چنین چون در می آمد
 آنحضرت حضرت زهرای ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست
 آنحضرت را و می نشاند در جای خود و در بعضی روایات آمده كه رسول خدا
 صلي الله عليه و آله می بوسید فاطمه را و می فرمود بوی بهشت می آید ازین
 خاتون جنت جبریل میوه از بهشت آورده بود آنرا خورد و فاطمه
 از آن متولد گشت

فصل

بعض العلماء القول من لم يجره قطاسي لم تخرج افساني انه قال سوال شد اني انا
 او مية لم تخرج لم طيث و اناسا فاطمة لان الله نظمها جميعا عن النار اما وجهه
 بفاطمة زيرا كه حقتالي باز داشت اورا و تيجان اورا از آتش و وزخ
 نذراني الصواعق و بتول زهره انقطاع دي از نسا و زمان خود و فضل
 دين و حسن و جمال و انقطاع وي از ناسوي اشد و زهره از زهره زهره
 و بهجت و جمال و كمال و زاكيه از زهره طهارة و عصمت و راحية و مرضية از
 بهجت رضا بقضا و رحمن و بلا بود شبیه ترين مردم به رسول خدا صلي الله
 عليه و آله در راه و روش و سیرت و صورت و سخن كردن و جميع حركات
 و سكنات و طاعات و رياضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد
 فاطمه رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را
 و می بوسید چپین او را می نشاندش بر جای خود و چنین چون در می آمد
 آنحضرت حضرت زهرای ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست
 آنحضرت را و می نشاند در جای خود و در بعضی روایات آمده كه رسول خدا
 صلي الله عليه و آله می بوسید فاطمه را و می فرمود بوی بهشت می آید ازین
 خاتون جنت جبریل میوه از بهشت آورده بود آنرا خورد و فاطمه
 از آن متولد گشت

بعض العلماء القول من لم يجره قطاسي لم تخرج افساني انه قال سوال شد اني انا
 او مية لم تخرج لم طيث و اناسا فاطمة لان الله نظمها جميعا عن النار اما وجهه
 بفاطمة زيرا كه حقتالي باز داشت اورا و تيجان اورا از آتش و وزخ
 نذراني الصواعق و بتول زهره انقطاع دي از نسا و زمان خود و فضل
 دين و حسن و جمال و انقطاع وي از ناسوي اشد و زهره از زهره زهره
 و بهجت و جمال و كمال و زاكيه از زهره طهارة و عصمت و راحية و مرضية از
 بهجت رضا بقضا و رحمن و بلا بود شبیه ترين مردم به رسول خدا صلي الله
 عليه و آله در راه و روش و سیرت و صورت و سخن كردن و جميع حركات
 و سكنات و طاعات و رياضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد
 فاطمه رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را
 و می بوسید چپین او را می نشاندش بر جای خود و چنین چون در می آمد
 آنحضرت حضرت زهرای ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست
 آنحضرت را و می نشاند در جای خود و در بعضی روایات آمده كه رسول خدا
 صلي الله عليه و آله می بوسید فاطمه را و می فرمود بوی بهشت می آید ازین
 خاتون جنت جبریل میوه از بهشت آورده بود آنرا خورد و فاطمه
 از آن متولد گشت

[illegible]

[illegible]

یا ایشان صلح کننده ام با سیکه صلح کند با ایشان هذانی الصواعق غیره و از
عمر بن الخطاب آمده که در آمد روزی بر فاطمه و گفت ای فاطمه صلوات الله علی
اها و علیها و الله ندیدم هیچ کس را محبوب تر نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله از تو
بجز او سوگند ندیدم کی را از مردم بعد از پدر تو محبوب تر بسوی خود از
تو و آنچه قدر و منزلت و عزت و حرمت و عظمت و وجاهت میان خلق حضرت
فاطمه زهرا را بود هیچکس را بنودنا و زنده بود علی مرتضی غنمی عظیم و جای هیچ
داشت میان صحابینخوری و هرگاه حضرت زهرا وفات یافت استنهار او حرا
از علی مرتضی در مردمان هویدا گشت چنانچه در صحیح بخاری در حدیث قصه ک
و دلگیر شدن حضرت زهرا صلوات الله علی اهلها و علیها از حضرت ابی بکر و مصاف
علی مرتضی علیه السلام مذکور است فی البخاری فی باب فرض الخس عن صالح بن
شهاب عن غروه بن الزبیر ان عایشه ام المومنین اخبرت ان فاطمه بنت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم سألت ابابکر الصديق بعد وفات رسول الله ان
یقسم لهما میراثها ما ترک رسول الله ما افاء الله علیه فقال لهما ابو بکر ان
رسول الله قال لا نورث ما ترکنا صدقة فقضیت فاطمه بنت رسول الله
فبیت ابابکر فلم یبل ما جرته حتی توفیت و عاشت بعد رسول الله صلی الله
علیه و آله ستمه شهر قالت و کانت فاطمه تسأل ابابکر نصیبها ما ترک رسول الله
من غیر فدک و صدقة بالمدينة فانی ابو بکر علیها ذک و قال لست ثارکاشیئا

[illegible]

۲۰۹

اور وہ جانتے تھے کہ عیسیٰ کی راہ
میں تم جانتے ہو کہ کمان میں عیسیٰ
اسیر المومنین علی علیہ السلام کی راہ
میں ہیں اور وہ دانت کی ہے
کہ وہ کیا نام حضرت صادق علیہ السلام
عزری میں ہے یہ سچ ہے اور وہ
داوا کی ہے عیسیٰ کی اور وہ
میں کہتے ہیں کہ عیسیٰ میں اور وہ
امام عیدہ اور

ہوئی فرشتہ این اونی ادا
ایں عالم دیون سے اور
ذبات کو تہ ہے اور
عانی میں ظاہر کو دین اور
بارون فرشتہ تک جو ظاہر
فرمانی غنی رہی نہاد حکمت
ساختن میرا دین بچھ
والدین اور شید عافیت
جہ اور کلمے ام فیض الہی
عوام کے بین کوئی چہر
داو کی ہے غنی میں اور
یہ قہار

لقربنا من رسول الله صلى الله عليه وآله حتى فاضت عيناي بركبهما تكلم ابو بكر قال والذي نفسي
 بيده لقربته رسول الله صلى الله عليه وآله الى ان اهل من قرابتي واما الذي شجر بيني وبينكم من
 هذه الاموال فاني لم آل فيها عن الخير ولم اترك امر ارايت رسول الله صلى الله عليه وآله يصلي فيها
 الا صنعت فقال علي لابي بكر وعدي لعشيتي للبيعة فلما صلى ابو بكر انظر في علي ان يفتشني
 ذكر شان علي وتخلعه عن البيعة وعذره الذي اعتمد اليه ثم استغفر وتشدد علي فاعظم
 حتى ابى بكر وحدث انه لم يحمله علي الذي صنع فهاسته علي ابى بكر ولا انكارا للذي فعله
 الله ولكننا كنا نرى لنا في هذا الامر نصيبا فاستبدد علينا فوجدنا في انفسنا فسرنا ذلك السلوك
 وكان المسلمون الى علي قريبا حين راجع الامر المعروف وفي كتاب الفرائض في آباء
 قول النبي لا نورث ما تركنا صدقة عن الزهري عن عمرو بن عمار عن عائشة ان فاطمة
 والعباس اتيا ابا بكر يتسنان ميراثا من رسول الله وها حينئذ يطلبان ارضا من
 فدرك وسهما من خير فقال لهما ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول لا نورث
 ما تركنا صدقة انما ياكل كل محمد من هذا المال قال ابو بكر والله لا ادع امر ارايت
 رسول الله صلى الله عليه وآله في هذه الا صنعت قالت فبحرته فاطمة فلم تكلمه حتى مات انتهى كلام النبي
 وروى البيهقي عن الشعبي ان ابا بكر دخل عليها وفاطمة في فريضا فقال علي هذا ابو بكر استأذ
 عليك قالت تحت ان اذن قال نعم فاذهب له فدخل عليها فوضعت يدها في راسها
 وفي رايض النقرة الحب الطبري دخل ابو بكر علي فاطمة فاعتذر اليها وتكلمها فوضعت منه
 وعن الاوزاعي قال اغشى ان فاطمة غضبت علي ابى بكر فخرج ابو بكر حتى قام علي بابا في يوم

هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس

هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس

هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس

هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس
 هذا صحيح من حديث ابن عباس

وہ زندہ رہیں ایسے دوسری عورت کی خرابی نہیں کی دوسری عورت کے خرابی نہیں کی دوسری عورت کے خرابی نہیں کی دوسری عورت کے خرابی نہیں کی

اور غفران
کی نشوونہ روایت
میں حسن اور حسین و حسن حضرت
سید کے بطن شریف سے
اور عبید اللہ اور عباس اور
عثمان اور جعفر اور محمد
اور محمد اکبر جو چھ خلیفہ مسنونین
اور محمد وسط اور محمد
عبید اللہ اور ابوبکر

FD

حضرت امیر علیؓ کی پانچ بیویاں خراج ادا کرنے کے لئے امام حسینؑ کو مدد کے لئے بھیج دیں۔ حضرت امیرؓ کی بیویوں کے نام یہ ہیں:

[illegible]

[illegible]

که یکی از آن دو مرد پدر تست و دیگری شهوت و در روایت حاکم از ابی
هریره آمده گفت آیاراضی نیستی نو که ترویج کردم ترا با اولین مسلمانان از
روی اسلام و دانایترین ایشان از روی علم تو بهترین بنا داشت منی چنانکه
مرتکم در قوم خود و در روایت طبرانی آمده ترویج کردم ترا بانیکبختی در
دنیا و در آخرت از صالحان است و منقولست که آنحضرت از علی پرسید که
چون پیروز دست داری علی صلوات الله علی بنیاد علیه گفت ای پسر ز رسته
دارم فرمود اسب ترا ضرر هست لیکن زره را بفر و شش و بهای آنرا پیش
من بیار پس آنرا بخوار صد و هشتاد درهم فروخت و نزد حضرت صلعم آورد و حضرت
مشتی از آن گرفت و به بلال داد تا در بوی خوش صرف کند و بتبعه بام سلمه
سپرد که در جازه فاطمه صرف کند و کار سازی ها و بکند و متاع خانه و اثاث البیت
بخرد پس دو جامه بردود و نهالی از کتان چهار بالش و دو یاغیندو نقره و خطبه
و تکبیه و قدیمی راشنایی و سبویی و مشک و مشربیه و امثال آن خرید و در محراب حلب
گفید که ولیمه کرد علی بر فاطمه صلوات الله علی بنیاد علیها و نمود هیچ ولیمه در آن
زمین بیشتر از ولیمه وی گزیده نهاد زره خود را نزد دیودی نصف چانه شیر بود
ولیمه وی چند صاع شعیر و ثمر و حلیم و ان طلسمی است که از قزوین فرستادم نیمه
می شود و روایت کرد آنرا احمد در مناقب از امامی مدارج النبوة و قال الشيخ
الامام الاجل ابو نصر محمد بن عبد الرحمن النعمانی رحمه الله علیه این حدیث از الحسن بن علی بن یونس

اور پیدائشی میں اوستہ سے بدستور سالانہ شہر
 علیٰ التعلیہ و التعلیم اور عبد اللہ اور
 وزند قلم اور زینب اور زینب
 عاریتاً اور فاطمہ و زینب
 اور ام کلثوم اور فاطمہ و زینب
 صاحبزادوں کے نام
 کی اور صاحبزادیوں کے نام

[illegible][illegible]

اور دفن کی گنجین مقام
چوین زمین اور ان کی دفنانے
چند روز بعد وفات کی بجائے
چند روز بعد دفن کی گنجین
اور دفن کی گنجین مقام
چوین زمین اور ان کی دفنانے
چند روز بعد وفات کی بجائے
چند روز بعد دفن کی گنجین

فصل در بیان جمہوری

بر مصائب مشقتها وعلی معصیت وگفتا می که برای رضای خدا و رفع درجات عقبه فی الدنیا کشیده و نفس نفیس خود گوارا ساخته اخرج ابو بکر عن صفرة قال قضی رسول الله صلی الله علیه وآله علی ابنته فاطمة الخدمه فی البیت و قضی علی علی باکان حارجا من البیت و اخرج ابو بکر عن ابی التحیر قال قال علی لائمه فاطمه بنت اسد کفی فاطمه بنت رسول الله الخدمه حارجا شقایه الماء و الحاجه و کفینا العمل فی البیت العجی و الخیر و الطهر و اخرج احمد عن عطاء بن الشائب عن ابی عن علی ان رسول الله علیه وآله لما زوج فاطمه یوسف معها بجمله و وساده من ویم حشوا لیف و ریح و سفار و جبرین فقال لی فاطمه ذات یوم واحد و الله لقد شنوت حتی قد شکلت صدری قال و قد جارا الله اباک بسنی فاذا هبی فاستخیمه فقالت وانا و الله قد طمخت حتی فحلت یدری فایت البنی صلی الله علیه وآله فقال اجارک ابی ثبته قالت جئت لاسلم علیک فاستخیمت ان نسائه فرجبت فقال انقلبت قالت ریحیت ان اساله فاتباه جمیعاً فقال علی یا رسول الله و الله لقد شنوت حتی شکیت صدری و قالت فاطمه طمخت حتی فحلت یدری و قد جاراک الله بسبی و سعتة فاحذرنه فقال و الله لا اعطیکما و اوع اهل المصفه بطوی بطونهم ما انفق علیکم لکن ابیهم و انفق علیهم اثانهم فانما هار البنی صلی الله علیه وآله و قد دخلنا فی قطنقینا و اذا عطیا و سحاکشفت اقداما و اذا عطیا اقداما کشف روضها

مبارک گردان این را بر البیت رضی اللہ عنہم نہا قالوا
فصل در بیان صبری
 بر مصائب مشقنا و تنگی مشیت و گھنہائی کہ برای رضائی خدا و رفع درجات عقیقہ بین
 دنیا کشیده و نفس نفیس خود گوارا ساخته اخرج ابو بکر عن صفرة قال قضی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ علی منبہ فاطمہ الخدمہ فی البیت و قضی علی علی باکان خارجا من البیت
 و اخرج ابو بکر عن ابی التحیر قال قال علی لائہ فاطمہ بنت اسد کفی فاطمہ بنت رسول اللہ
 الخدمہ خارجا شقایہ الماء و الحاحہ و تھینا الھل فی البیت العج و الخبز و الطحن و اخرج
 احمد عن عطاء بن الشائب عن ابيہ عن علی ان رسول اللہ علیہ وآلہ ملاز وجہ فاطمہ بعث
 معها بحیلة و وسادة من دھم حشوا لیل و رچی و سفار و جرمین فقال لی فاطمہ
 ذات یوم واحد و اللہ لقد شئت حتی قد شکت صدری قال و قد جارا اللہ باک
 بسہ فاذا ہی فاستخیرم فقلت وانا و اللہ قد طعنت حتی فحلت یدی فایت البنی
 صلی اللہ علیہ وآلہ فقال ماجا بک اعی غبہ قال جت لاسلم علیک فاستجیت ان
 نسأله فرجبت فقال فقلت قالت استجیت ان اسأله فاتباه جمیعاً فقال علی یا رسول اللہ
 وائہ لقد شئت حتی شکیت صدری و قالت فاطمہ طعنت حتی مجلت یراسی و قد
 جاک اللہ بسبی و سعتہ فاحذرنما فقال و اللہ لا اعطیکما و ادع اهل الصفتہ بطوی و طویعہم
 ما انفق علیہم لکن بیعہم و انفق علیہم انما ہم فانا ہما البنی صلی اللہ علیہ وآلہ و قد دخلنا
 فی ظنقینا و اذا عطیا اوسما لکشف اقداما و اذا عطیا اقداما لکشف روسما

او فی بنون پر اسکا اسکا کہ وہ
 لکھنا دیکھنا یہ سب اسکا کہ وہ
 او فی بنون پر اسکا اسکا کہ وہ
 لکھنا دیکھنا یہ سب اسکا کہ وہ
 او فی بنون پر اسکا اسکا کہ وہ
 لکھنا دیکھنا یہ سب اسکا کہ وہ

علی بار واه الد والابی و ابو بکر علی و واه ابو سعید السمان و وقت لیلا بالیقین
 او فی بنتا علی اختلاف الروایات و کان بنتا متصلا بالمسجد فلما زاد بنوا شیت
 فی المسجد صار فیہ وراثا علی رضی اللہ عنہ بعدہ الابیات شہر لکل اجتماع من حلیہ فی شہر
 وکل لزی وون الفراق قلیل ۛ وان افتقادی فاطمہ بعد احمد ۛ دلیل علی ان
 لایر ووم خلیل ۛ وکیف بنا کل العیش من بعد فقہ ہم ۛ لعمر شی ما الیہ میل ۛ ہذا
 مدارج النبوة وکان لہ ما تراثان عشرون سنتہ و تراثا و قیل ثلث و عشرون سنتہ و قیل
 اربع عشرون سنتہ والیہ ذہب الذہبی رحمۃ اللہ علیہ و اما مر و یا تراثا قلیلۃ فانتار ۛ
 عن ایہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیسر الانا لم نقش بعدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا قلیلا
 روی عنہا علی کرم اللہ وجہہ و ولد ابا الحسن و الحسن رضی اللہ عنہما و عایشہ دام سہ
 و سلمی ام ولد ابی رافع و اسما بنت عمیس و غیر ہم وکل ماروی عنہا ثانیہ عشر شیا ۛ یقول
 البخاری المسلم علی واحد منها الذی روی عنہا عایشہ عن رسول اللہ صلعم اخبار ان
 یقبض فی وجہہ و انما اول طبیۃ تہتمہ و انما سیدۃ نساء اہل الجنت و اما اولادہا
 فانما ولدت ثلثہ نہیں الحسن الحسنین علیہما السلام و الحسن فات رضی اللہ عنہا و تراثان زینب و
 ام کلثوم و قال اللیث بن سعد و تراثہ رقیہ و ماتت صغیرۃ فان زینب فزوجہا
 ابوہا من ابن اخیہ عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب و ولدت لہ و ماتت عنہ و اما
 ام کلثوم فزوجہا ابوہا من عمر قلم ماتت عمر تزوجا عون بن جعفر بن ابی طالب
 و بعد فوتہ تزوجا اخوہم بن جعفر و بعدہ عبد اللہ بن جعفر و ماتت فی الوقت الذی

علی بار واه الد والابی و ابو بکر علی و واه ابو سعید السمان و وقت لیلا بالیقین
 او فی بنتا علی اختلاف الروایات و کان بنتا متصلا بالمسجد فلما زاد بنوا شیت
 فی المسجد صار فیہ وراثا علی رضی اللہ عنہ بعدہ الابیات شہر لکل اجتماع من حلیہ فی شہر
 وکل لزی وون الفراق قلیل ۛ وان افتقادی فاطمہ بعد احمد ۛ دلیل علی ان
 لایر ووم خلیل ۛ وکیف بنا کل العیش من بعد فقہ ہم ۛ لعمر شی ما الیہ میل ۛ ہذا
 مدارج النبوة وکان لہ ما تراثان عشرون سنتہ و تراثا و قیل ثلث و عشرون سنتہ و قیل
 اربع عشرون سنتہ والیہ ذہب الذہبی رحمۃ اللہ علیہ و اما مر و یا تراثا قلیلۃ فانتار ۛ
 عن ایہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیسر الانا لم نقش بعدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا قلیلا
 روی عنہا علی کرم اللہ وجہہ و ولد ابا الحسن و الحسن رضی اللہ عنہما و عایشہ دام سہ
 و سلمی ام ولد ابی رافع و اسما بنت عمیس و غیر ہم وکل ماروی عنہا ثانیہ عشر شیا ۛ یقول
 البخاری المسلم علی واحد منها الذی روی عنہا عایشہ عن رسول اللہ صلعم اخبار ان
 یقبض فی وجہہ و انما اول طبیۃ تہتمہ و انما سیدۃ نساء اہل الجنت و اما اولادہا
 فانما ولدت ثلثہ نہیں الحسن الحسنین علیہما السلام و الحسن فات رضی اللہ عنہا و تراثان زینب و
 ام کلثوم و قال اللیث بن سعد و تراثہ رقیہ و ماتت صغیرۃ فان زینب فزوجہا
 ابوہا من ابن اخیہ عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب و ولدت لہ و ماتت عنہ و اما
 ام کلثوم فزوجہا ابوہا من عمر قلم ماتت عمر تزوجا عون بن جعفر بن ابی طالب
 و بعد فوتہ تزوجا اخوہم بن جعفر و بعدہ عبد اللہ بن جعفر و ماتت فی الوقت الذی

او فی بنون پر اسکا اسکا کہ وہ
 لکھنا دیکھنا یہ سب اسکا کہ وہ
 او فی بنون پر اسکا اسکا کہ وہ
 لکھنا دیکھنا یہ سب اسکا کہ وہ
 او فی بنون پر اسکا اسکا کہ وہ
 لکھنا دیکھنا یہ سب اسکا کہ وہ

رباط نفق سے نفق صریح
 دیکھو یہ نفق کی ایک خاص
 صفت فانیہ ہے اس صفت
 دیکھیں اور عقولہ کو کہیں کہ
 دیکھو کہ اس صفت کی ایک خاص
 صفت اور عقولہ کو کہیں کہ
 دیکھو کہ اس صفت کی ایک خاص

[illegible]

کلام برینا اور کلام کو حضرت علی
 علیہ السلام کو پڑھانے کا یہ واقعہ
 ایسی ہی قیامت کا واقعہ ہے کہ اس کا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا اور یہ واقعہ اس قدر عجیب ہے
 کہ اس پر کلام کے بارے میں کلام
 فخر بن عبد الوہاب نے کلام کو
 اور خدا کی رضا کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب

برآن قرار گرفته پس شما آل سلید کی از دیگری علم آئی فرا گرفته اند و بعلم خدا تعالی
 داناشده آید و اجل و علی گوشت بر شما و شما کو از پند بر مردم و السلام چون
 این نامه بحضرت امام حسن صلوٰۃ اللہ علیہ نبیا و علیہ رسید جواب نوشتیم ان شاء اللہ تعالی
 اما بعد فقد اتی الی کتابک عند حیرتک و حیرت من زحمت من امتنا و الذی علیہ رائی
 ان من لم یومن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی فقد کفر و من جل المعاصی علی اللہ
 فقد فخر ان اللہ لا یطاع باکراہ و لا یعصی بقلیۃ و لا یمل العباد من الملکۃ کلۃ الملک
 ملککم و القادر علی ما علیہ قدر ہم فان ائیمروا بالاطاعتہ لم یکن ہم صادوا و لا ہم عنما انفا
 وان اتوا بالمعصیۃ و شاد ان یمن علیہم فحول بنہم و بینا فعل وان لم یفعل فلیس ہم علیہم
 علیہا اجارا و لا الزمہم الا باجما جہ علیہم ان عرفہم و مکثم و جعل ہم بسبیل الی اخذوا علم
 اللہ و ترک ما نہیہم عنہ و اللہ لہجۃ بالالفۃ و السلام یعنی رسید بن نامه تو در باب
 حیرت تو و حیرت کسی که گمان میکنی او را از امت ما و آنچه رائی من بران مستقیم است
 آنست کہ ہر کہ ایمان نیارد بانکہ قدر خیر و شر ہمہ ز خدا استمالی است کافر است و ہر کہ
 گناہان را بخدا نسبت دہد فاجر یعنی انکار بقدر مذہب قدریہ بود و حوالہ معاصی
 و گناہان بخدا مذہب جبریہ پس پندہ مختار است در کسب خود بقدر استطاعت از
 خدا جل و علا و دین در میان قدر و جبر است ہذا فی شفق المحیبت فی الصو عن و فی
 تاریخ السیوطی خرج ابن عساکر عن النضر و قال قیل الحسن بن علی ان ابنا یقول الفقرا حب الی
 من النبی و یقسم حب الی من الصحتہ فقال رحم اللہ ابنا و اما اننا قول من لم یتمن غیر ما نزل اللہ

اس کے کلام کو حضرت علی
 علیہ السلام کو پڑھانے کا یہ واقعہ
 ایسی ہی قیامت کا واقعہ ہے کہ اس کا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا اور یہ واقعہ اس قدر عجیب ہے
 کہ اس پر کلام کے بارے میں کلام
 فخر بن عبد الوہاب نے کلام کو
 اور خدا کی رضا کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب

کلام برینا اور کلام کو حضرت علی
 علیہ السلام کو پڑھانے کا یہ واقعہ
 ایسی ہی قیامت کا واقعہ ہے کہ اس کا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا اور یہ واقعہ اس قدر عجیب ہے
 کہ اس پر کلام کے بارے میں کلام
 فخر بن عبد الوہاب نے کلام کو
 اور خدا کی رضا کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب

کلام برینا اور کلام کو حضرت علی
 علیہ السلام کو پڑھانے کا یہ واقعہ
 ایسی ہی قیامت کا واقعہ ہے کہ اس کا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا اور یہ واقعہ اس قدر عجیب ہے
 کہ اس پر کلام کے بارے میں کلام
 فخر بن عبد الوہاب نے کلام کو
 اور خدا کی رضا کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب
 کہ اس پر کلام کو اس قدر عجیب

[illegible]

الرجس فظهر بهم تطهيره وانا من البيت الذي اقرض الله مودتهم على كل مسلم فقال تبارك وتعالى
ومن يقترن نزوله فيها حشنا فاقتران الحسنه مودتنا اهل البيت واخرج السنائي في الحديث
من طريق آخر الى قوله خادمالا لا فقط واخرج الطبراني والبراء على الحسن عليه السلام من طريق
بعضها احسان انه خطب خطبته من حملتها من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا الحسن بن
محمد ثم تلاوا تهت ملته ابائي ابراهيم ثم قال تايين البشير الخ هذا في الصواعق وبلد
وفات پدر خود علی مرتضی علیه السلام بد مصیبت آنحضرت پس سه میر خلافت
نشست و شش ماه خلافت کرد و به تیمم خلافت ششون سنته و در بعضی روایات
با جماع اهل الحل والعقد و میا نفع اهل کوفه خلافت اختیار فرمود و الا برای شش ماه
و چند روز اختیار فرمود و بود خلافت آنحضرت در سبت و در نیم ماه رمضان سنته
اربعین من الهجرة و عمال و امرای بجانب و اطراف روانه ساخت و متوجه بانظام
امور خلافت گردید چون معاویه این خبر شنید و وفات علی مرتضی صلوات الله
علی نبینا وعلیه وآله تسبیحش رسید بشکر کثیر باجم غفر متوجه ب عراق گردید و در
رکاب حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا وعلیه چهار هزار کس جمع بودند
چون بیوفائی مردم کوفه معلوم کرد در سنه احدى و اربعین به معاویه بجنه شرط
مصالحه نمود اول آنکه هیچ مواخذه ب اهل مدینه و اهل حجاز و عراق که در ایام خلافت
حضرت علی مرتضی علیه السلام میکرد و بعد ازین مصالحه نکنند و دویم آنکه آنچه قرض از
امام علیه السلام است ادا کند و سیوم آنکه اگر او را واقعه ناگزیر اجل موعود پیش آید

[illegible]

تو چاہے اور اس کے فرزند حاضر در فنا
اس کے ادراکات و آراء و احسن شیعہ
کے گھر میں تشریف لائے اور دیکھا
اور فرمایا اے خاتم النبیین کی جگہ
جو ان مقلدین پر ایک نیا عالم ہے

مبارک امنا حضرت سید محمد یونس علیہ السلام نے حضرت

حضرت امام علی (ع) را در مسجد کوفه
 در روزی که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود
 و آن روز که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود

حضرت امام علی (ع) را بر سر پیراهن جلوس فرمایند و این خلافت به دیگر
 حواله نماند معادیه قبول کرد و گفت ای ابو محمد پیغمبری جو اندوی کردی که هرگز نفوس
 مردان مثل آن جو اندوی نکرده اند بعد از آن آنحضرت خطبه خواند و فرمود ایمان
 من بهائیه فتنه را کرده میدنم امروز مصالح کرده و این کار را بجا و به گذارم
 از جهت اصلاح امت محمد صلعم و خدا ای ترا دلی ساخت ای معاویه از برای
 خیر من که دانسته است نزدیک خود یا از برای شر من که دیده است در تو دامن او در غیله
 فتنه کنم و متعلق الی حسین پس از منبر فرود آمد و یکی از حاضران مجلس رو بوی کرد و گفت
 یا مسود و جوه المسلمین یا مدیه بیت کردی حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا و علی
 فرمود خدا استعالی بکاک بنی امیه رسول خدا صلی الله علیه و آله را خبر داد و دید ایشان را
 که مانند بوزینه پیغمبری بالا میروند یکی بعد از دیگری و بر پیغمبر و شوار آمد خدا استعالی
 انا عظیمناک الکوثر و انا انزلناه فی لیلته القدر ربوی نازل کرد تا تسکین خاطر
 بهار کش شود و از خرج عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی صلوة الله
 علی نبینا و علیهم بعد آن با بیع معاویه فقال سووت وجهه المومنین فقال لا تو بجنی
 رحاک الله فان النبی صلی الله علیه و آله اری بنی امیه علی منبره فصاره ذلک فنزل
 انا عظیمناک الکوثر و انا انزلناه فی لیلته القدر ربما فی در منشور و غیره ولی الحسن
 الخلافة بعد قتال بی بیما لغته اهل کوفته و الا لما قام فیها ستمه اشهر و ایا ما ثم سار الیه
 معاویه یرعی هذا الامر فارسل الیه یحیی بن سالم الامیر الیه علی ان یکون له الخلافة

حضرت امام علی (ع) را در مسجد کوفه
 در روزی که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود
 و آن روز که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود

حضرت امام علی (ع) را در مسجد کوفه
 در روزی که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود
 و آن روز که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود

حضرت امام علی (ع) را در مسجد کوفه
 در روزی که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود
 و آن روز که حضرت امیرالمؤمنین (ع)
 در آنجا بودند و آن روز جمعه بود

[illegible]

من بعده وعلى ان يكون لا يطلب احد من اهل المدينة والى الحجاز والعراق بشي مما
كان ايام حيوته عليه وعلى ان يقضى ما عليه من ديونه فاجابه معوثته الى ما طلبه
على ذلك فظهرت المعجزات النبوية في حقه ان الله يصلح به بين اثنين من المسلمين وهو نزوله
عن الخلافة وكان نزوله في سنة احد واربعين في شهر ربيع الاول وقبل في مجادى الاولى
فكان اصحابه يقولون له يا عازي المسلمين فيقول لعازير من النار وقال رجل السلام عليك
يا اهل المؤمنين فقال لست بمثل المؤمنين ولكن كرهت ان اقولكم على الملك ثم اكل الحسن
ان الكوفة الى المدينة فاقام بها واخرج الحاكم عن جبرين بن نفير قال قلت للحسن
ان الناس يقولون انك تريد الخلافة فقال قد كان لجام العرب في يدي يقولون
من حاربت ويسالمون من سالت تركها ابتغاء لوجه الله وحسن دأبه امته محمد
ثم اتبرأ بانياس اهل الحجاز هذا في تاريخ السيوطي وفي منقح النجا ولما سمع معاوية
بموت علي عليه السلام وبغضه الحسن سامع جيشه نحو العراق وتحرك الحسن واستقر الناس
فتنشقوا عنه فخرج معه وكانوا اربعين الفا بعضهم شيعة شيعة به وبعضهم اصحاب طاعة في القمام
اصحاب عصية تبعوا رؤساقبا لهم وبعضهم سفال فلما ولى معاوية انتقل جماعته من
عسكر الحسن والتحقوا بمعاوية وكتب اليه جماعة من رؤساقبا القبائل بالطاعة
سرأضمنوا له تسليم الحسن صلواة الله على نبينا وعليه له عند ذنوبهم من عسكره وبلغ ذلك
الحسن فازدادت بهيمته باحوال صحابه فمال الى المعاشة فمشى ابنيها السفراء وقرقا
اصلى فسلم الحسن الامر الى معاوية في ربيع الاول سنة احدى واربعين من الهجرة

فرمان فرمایا کہ میں خدا کی بات کہتا ہوں اور تم میری بات کہتے ہو۔
 فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے اور تم نے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے اور تم نے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے۔
 فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے اور تم نے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے اور تم نے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے۔
 فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے اور تم نے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے اور تم نے کہا کہ میں نے تم کو اپنا رسول بھیجا ہے۔

وبه تست الخلافة النبوية للفقير وروت في الحديث الذي روى عن احمد وابي داود
 والترقي وابن جبران في صحيحه عن صفينة قال لعنني صلى الله عليه وآله الخلافة ثلثون
 سنة ثم يكون ملكا عضوضا ولما اقبل الى كتب الحسن كذا بالمعاوية صورة ثم يسمي الله
 الرحمن الرحيم ثم يقرأ الصالح عليه السلام بن علي عليه السلام معاوية بن سفيان صالحا على
 ان يسلم المية ولا يثمة امر المسلمين على ان يعطي بكتاب الله ورسوله رسول الله وسيد
 الراشد ابن مسيرين وليس معاوية بن ابى سفيان ان يعهد الى احد من بعده
 عند ابل يكون الامر من بعده شورى بين المسلمين وعلى ان الناس امنوا حيث كانوا
 من ارض الله تعالى في شامهم وعراقهم ومجدهم ومنهم وعلى ان اصحاب علي وشيعته
 امنوا على الله واولادهم ونسبهم واولادهم حيث كانوا وعلى معاوية بن ابى
 سفيان بذلك عند الله وميثاقه وعلى ان لا يمنع الحسن بن علي ولا لاجه الحسين
 ولا لاجه من البيت رسول الله صلى الله عليه وآله غايته سرا ولا جهرا ولا كيف
 احدهم في اقل من الاقاي شهم عليه فلان وكفى بائس شريد ولما انبرم
 الصلح ودخل معاوية الكوفة كلم عمرو بن العاص معاوية ان يامر الحسن الناس
 وذكره ذلك معاوية وقال لاجه لثاني ذلك قال عمر ولقي اريد ذلك يسجدوا عنه
 فانك لا تدري هذه الامور ما هي فلم ير لمعاوية حتى امره ان يخطب قال له نعم يا حسن
 فخطب الناس فيما جرى فيها فقام الحسن محمد الله وصلى على منببه ثم قال ايها الناس ان ليس
 اليكس التقى وحق الحق فنجوروا لكم لو طلقتم بين جابلق وجابلق جلا جده رسول الله

هذا الحديث في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...

هذا الحديث في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...

في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...

هذا الحديث في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...
 في نسخة بخط الشيخ الفقيه...

[illegible]

[illegible]

جبرائیل میری وجہ سے پہلے کی شہادت
میرے اور کل حادثہ مذکور کے
رسول اللہ کے قضا میں اور اولا
وہ میری امانت میں تھا اور وہ میری
صبر اور حلم کے قتل کیا ہے اگر ان
درود اور میں ایک مکان کے
خاک میں ہے وار د ہوا امام عباسی
والہود کے حق میں شان
دی حضور نے

[illegible]

بیادہ کہین جانتے تھے اپنے مبارک
 چھوٹا ہونے تک نہ کرے اور فضائل
 عظیم کو اپنے عین کہہ بیٹے کہ اگر
 نہیں ہو لایا کی کوٹا اٹھا نہیں
 ساتھ بھینچا آئینک مجھ کو معلوم
 کہ کھانا کھانے اور پانی پانی
 غایت کے اور پانی پانی
 رسول اللہ

۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

در ایستگاه خدایم
 که بجا افتاد
 از دست خدایم
 در ایستگاه خدایم
 که بجا افتاد
 از دست خدایم
 در ایستگاه خدایم
 که بجا افتاد
 از دست خدایم

حسین اور عبداللہ بن جعفر
 و ان کے کلاس پڑھیا

سرت فرمایا جو امام نے کہ میں نے
دوات منجھائی تاکہ لوگوں میں
فرمایا جو امام نے کہ میں نے
دوات منجھائی تاکہ لوگوں میں
فرمایا جو امام نے کہ میں نے
دوات منجھائی تاکہ لوگوں میں

پیر پوری دوزخ نوری
او سو کی کون زبخت میری
اور نہ ہو چکا و سکو سوال میرا
پیاروس چیست که بوی زبان
سکواست که با تو سنه
نیس جاکو بیچلو نسے نیست
یقین کے غصوں کہ ساتھ اوس
تم خدا کا نام لانا

[illegible]

این سخن را در روزی که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام در کربلا فرموده است
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را فرستاد تا به سوی دشمنان برود
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند

برگزیده حتی جل و علا و مرتبه عفت فرمود که جبرئیل زل گشت و گفت که اگر
 باریسم خواهی فرمود آتش و نزع بالکل سر خواهد شد و از آنجمله آنست که روزی
 جناب حسن و حسین پیش رسول خدا صلی الله علیه و آله گشتی میگفتند رسول خدا فرمود
 گفت که بگریه حسین را فاطمه گفت یا رسول الله بزرگ را میگوئی که خود را را بگریه
 رسول خدا فرمود اینک جبرئیل حسین را میگوید که حسن را بگیر از آنجمله آنست که
 روزی عمر بن الخطاب ماله را که از مائین مفتوحه آمده بود تقسیم می نمود
 که حسن ابن علی صلوات الله علی بنیاد و علیها پیش آمد و فرمود بده حق مرا از آنچه
 فتح کردی خدای تعالی بر مسلمانان پس گفت عمر بن الخطاب بالرحم الکرامت
 پس هزار درهم دادم و بعد از آن امام حسین شریعت آورد آن حضرت را
 نیز هزار درهم داد و بعد هجده هجده سپهر عمر بن الخطاب آمد و گفت بده حق مرا
 و او را پانصد درهم داد و بعد هجده هجده عمر گفت یا امیر المومنین من مرد قوی ام
 و جنگ میکردم و شمشیر میزد و مرا برافران در حضور رسول خدا صلی الله علیه و آله
 و امام حسن و امام حسین در کوهچه های مدینه بازی میکردند و طفل بودند
 ایشان را هزار هزار درهم دادی و مرا پانصد عمر بن الخطاب جواب داد که آنچه
 مرا تب علیا و در جات قصوی این هر دو مژده شجره مصطفی عز و علا صلعم دارند
 ترا کجا میسر است برو یا روی مانند مادر ایشان فاطمه زهرا و پدر که
 همچو پدر ایشان علی مرتضی و جد من مثل جد ایشان محمد مصطفی صلی الله علیه و آله

این سخن را در روزی که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام در کربلا فرموده است
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را فرستاد تا به سوی دشمنان برود
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند

این سخن را در روزی که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام در کربلا فرموده است
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را فرستاد تا به سوی دشمنان برود
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند

این سخن را در روزی که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام در کربلا فرموده است
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را فرستاد تا به سوی دشمنان برود
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را در کربلا شهادت دادند
 و در آن روز که حضرت عباس علیه السلام را در کربلا شهادت دادند

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

۱۔ تبار قدر و منزلت سے
 ۲۔ خلیفہ برصغور کو ان کی وفات تک
 ۳۔ جان تک حضرت اسم علیہ السلام
 ۴۔ مسلمانوں کے حق پرستی کے
 ۵۔ چھوڑ دینے میں
 ۶۔ میان خلافت میں اور اس کے
 ۷۔ بہت اہمیت رکھتا ہے
 ۸۔ جو کئی قلمی و لکھی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سپر راولن وارنٹ کے لئے کاؤنٹر
برقی دستے والے کاؤنٹر اور
کاؤنٹر

جسکو امام نے پناہ بخشا تھا اس کے لئے

[illegible]

فقال عبد الرحمن بن عوف قتل وقيل فقال مروان هذا الذي نزل فيه في الذي قال لوالديه
 انك لما الانبياء ذكرا يشته فقال كذب مروان واشد ما هو فيه ولو شئت ان سمى
 الذي نزلت فيه سميت ولكن رسول الله لعن ابا مروان ومروان في صلبه فلم وان
 حصص من لينة ابيه و اخرج الي حاتم عن عبد الله قال قال الى السجدة حين خطب مروان
 فقال ان معاوية واثمة بن زيد ايا حسنا بان يستخلفه واستخلف ابو بكر فقال
 عبد الرحمن بن ابى بكر ان ابا بكر اجعلنا في احد من ولده ولا احد من اهل بيته ولا اجلسا
 معاوية ولا ارضه وكرامة لولده فقال مروان لست الذي قال لوالديه ان لكما
 فقال عبد الرحمن بن العيينة الذي لعن ابا بكر رسول الله ومعهما عابثة فقال ايمروا
 انت القائل بعبد الرحمن كذا وكذا ولكن نزل في فلان ابن فلان هذا في والاشور وغيره
 و اخرج ابو يعلى والحاكم عن ابى هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال رايت
 في النوم بنى الحكم بنون على بئرى كاتروا القرورة غار اى النبي صلى الله عليه وآله وسلم ضاكتا
 مستحما حتى تقى وفي ما شئت بالسنه قال الحسن البصري فسد امر الناس ثمان عرو بن
 العاص بن مولى على بن مويبة يرفع المصاحف فحلت وقال ابن القري فحكم الخوارج ولا يزال
 هذا الحكم الى يوم القيامة والغيرة بن شعبة فانه كان على مويبة على الكوفة فكتب
 اليه مويبة اذ اقرات كتابي فاقبل معز ولا فاطما عسته فلما ورد عليه قال ابطا بك
 قال مكنك اوطية قال هو قال البقية من بعدك قال فعلت قال نعم قال ارجع
 الى علك فخرج قال له اصحابه وراك وضعك جل مويبة في غير غيبة لا يزال فيه الى يوم القيامة

در بیان جنگ و صلح و اخبار و غیره
 در بیان جنگ و صلح و اخبار و غیره
 در بیان جنگ و صلح و اخبار و غیره

میسره الفرزدق فقال له بین لی خیر الناس فقال الرجل علی الخیر سقطت یا ابن رسول الله
 صلی الله علیه و آله قلوب الناس معک سیوفهم مع نبی امیتة و القصار نزل من السماء و الیه
 ایضاً و سار الحسین و هو غیر عالم یا جری مسلم حتی کان علی ثلاث من القادسیة تلقاه
 الحر بن زید التیمی قال ارجع فامرک الخلفی خیراً ترجوه و اخبره الخیر و قدوم ابن زیاد
 و استعده و قد فتم بالرجوع فقال له اخو مسلم و الله لا یرجع نصب ینازا و لقتل فقال لما خیر
 فی الحیة بعد کم ثم سار فلقیة اهل خیل بن زیاد فعدل لی کر بلائنا من المحرم سنة احدی
 و ستین و کان لما شارفت الکوفة سمع به امیر لم یجد الله بن زیاد فمخر الیه عشرین الف
 مقاتل فلما وصلوا الیه التمسوا منه نزولہ علی حکم زیاد و بیعتہ لیزید فابی قاتلوه و کان
 اکثر الخاریجین لقتاله کاتبه و بالیوه ثم لما جاورهم اختلفوه و فروا عنه الی اعدائہ اشیار
 السخی العاجل علی الخیر لاجل فخار ب اولیک العدد الکثیر و معه من احوته و اهل تیف
 و ثمانون نفساً فبقت فی ذلک الموقف ثماناً باهرام کثرة اعدایه و عدد و هم و حصول
 سها فم و باجم الیه و لما حل علیهم و سینه مصیبت فی یدہ الله بقول : انا ابن علی خیر من
 آل ہاشم کفانی بهذا منفر حنین انفر - و جہدی رسول الله اکرم من مضی - و نخرج سراج
 الله فی الناس نبرہر - و فاطمة امی سلالہ احمد - و عی یدعی الجناحین بر - و فیک کتاب الله
 انزل صادقاً - و فیکما الہدی الوحی و الخیر فیکر - و لولما کاد و ہ بہ من خالوا امیہ و یلین
 لم یقیدوا علیہ و هو التجاع القمر المجل الذی لا یزول و لا یحول و لما منعه و اصحابہ
 الما ثلثا قال لبعضهم انظر الیه کانه کبد السماء لا یروق منه قطرة حتی یموت عطشاً فقال

لقد انما یقال من انما یقال من انما یقال
 من انما یقال من انما یقال من انما یقال
 من انما یقال من انما یقال من انما یقال

مؤت اور علم و فہم و کثرت اور
 کے ساتھ و کثرت اور علم و فہم و کثرت اور
 کے ساتھ و کثرت اور علم و فہم و کثرت اور

خلافت بن علی و خلافت بن علی و خلافت بن علی
 خلافت بن علی و خلافت بن علی و خلافت بن علی
 خلافت بن علی و خلافت بن علی و خلافت بن علی

ادرایت اور عید اور ابرار اور
 (مالک) کا الین کس جو میں
 سبکدہ کی ابتدا میں یوں کے
 صفاق علیہ السلام سے
 سبکدہ کی ابتدا میں یوں کے
 ادرایت اور عید اور ابرار اور
 (مالک) کا الین کس جو میں
 سبکدہ کی ابتدا میں یوں کے
 صفاق علیہ السلام سے

عقد اول کے اور نئے نام کے نکاح کر کے نئے خط و طلاق دینے سے بھی اپنے وجود و باوجود کو برقرار رکھنے اور خود کو برقرار رکھنے کے لیے اس طرح کی تدابیر اختیار کر کے اس کی طرف توجہ دینا چاہیے۔

بن عباس بن ابی تراب را میگفت محال شد مرا تو بد آنچه خواستی که امام حسین علیه السلام بر من
رود و تو در میان اهل حجاز بمانی چون حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیه
بعد از ادای حج روان گشت و در رکاب علیحجاب اهل و عیال و زنان و اطفال
و بی بود ندلی منازل و قطع مراحل نموده بقول بعضی روز چهارشنبه یا پنجشنبه دوم
محررم سال شصت و نود بعضی روز هفتم ماه مذکور داخل کربلا شدند و پلیدین خبر شنیدند
و عامل بصره عبداللّٰه بن زیاد ملعون را نوشته فرستاد که با حضرت امام حسین
علیه السلام قتال نموده کارش را تمام رسانند و عید الله بن زیاد از بصره آمد چهار
هزار کس رئیس آن امر بن سعد را مقرر نمود بجانب کربلا روان ساخت و از
پس آنها فوج دیگر فرستاد تا بابت و د و هزار و در بعضی روایت سی هزار رسیده
روز هفتم محرم جنود و بختان را که بنا جمیع شدند نهم محرم روز پنجشنبه یازدهم جمعه
جنگ کردند و در حضرت امام حسین علیه السلام صلیت خواست نداشت آخر روز دهم
محررم ششیش بافکند هر چند مساعی جمیل و کوشش های بیغ در هدایت آن
مردان نمود چون دلغ ختم الله علی قلوبهم بر دل داشتند ضعیف حضرت امام
همایم هیچ ایشانرا اثر نکرد و امام فرمود بکوفیان که اگر از عید خود بگشیتید مواعید
و موافقی را که با قسم تغلظ نموده بودید آخر بطمع دنیا فراموش کردید و دین
را بر باد دادید و دنیا را اختیار کردید مرا بگذارید تا بطرفی بروم یا نزد یزید
پلید بروید آنچه شدنی است خواهد شد هرگز بخاطر بکاران نیامد پس آن اشقیای

امام علیہ السلام
سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم

۲۸۹

[illegible]

اور حسن در عبد الرحمن اور
 لکھنؤ کے چار دن کے اتوار
 اور کیم ہے اور شمار کیم
 شان چار ایک عثمان نے
 اس طرح برکت اور نام و کتاب
 اور عبد الرحمن زیادہ کیا ہے
 اور چارین زمین اور حسن اور
 اہل تار سے بندہ

انی بعض جاہلین بنی سہ پاس

وہ حسن اور حسین صفی
جبر مستغنی ہیں پس غلبہ ہو گیا
۹۷ کی کیا میں سنا کی ہے یہ کرب
سے کی ہو یا غنی پس جبر غلبہ
پہننے کی کئی تشریب کرب جو
کہ نہ جانیں کہ نہ دیکھیں
دست اور وہ دیکھیں
دست اور وہ دیکھیں

اے حبیب ہے سارے سہول مندوں کا
 جس نے کہا کہ اس شخص کو نہ پادہ
 جو او کو در دست رکھے اور فضائل اس سے
 اندرین دوست رکھتا ہو اور اس کو
 اور ایسی بی بی کے بیٹے ہیں کہ
 فرمایا یہ دونوں میرے پیارے ہیں
 حضور کے دونوں پیاروں پر کسی

۲۹۶

کتاب الفیہ فی التفسیر
تألیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

[illegible]

ہر ایک کو چھپا کر رکھ دیا خصوصاً
 دو بیٹے چون کے درمیان کو تاکہ
 اور فضائل ام سے بچا جائے
 انہی زبان کو حسین بن علی کے
 واسطے کہ زبان میں کسی کی
 جان سے بچا جائے تا اسے
 چھپا کر رکھ دیا

[illegible]

۲۹۹

میرا ہے الم ہو گا اور فاطمہ میری
 فرماں کی جگہ پر کھڑی اور فاطمہ
 میرا ہے الم ہو گا اور فاطمہ میری
 فرماں کی جگہ پر کھڑی اور فاطمہ

جمعی از شیعیان اهل حجاز و بصره و سایر بلاد نزد آنحضرت جمع شدند تا ماه ذیحجه در آمد
 احرام حج بستند و چون نیرید رسید جمعی از فرستاده بود که به پناه حج آنحضرت را گرفته
 نزد او بر نیاقتل آوردند و حضرت احرام حج را بعهده عدول نمود و اعمال عمره بعمل
 آورد و محل شد و متوجه عراق گردید و از حضرت امام جعفر صادق صلوات الله
 علی بنیاد علیه نقل کرده اند که چون آنحضرت بیدار شد بخواستند تا او حج را تمام نماید
 احرام حج بعهده مفروض است و عمره را با تمام رسانید و در روز هفتم ماه ذیحجه از مکه
 بیرون شد و بعضی گفتند که در روز عرفه بیرون رفت و از سید ابن طاووس
 روایت کرده اند که در روز سیم ماه مذکور بیرون رفت و در همان روز حضرت مسلم
 را شهید کرده بودند و فرمود آمدن که بلا بقول جمعی روز چهارشنبه یا پنجشنبه دوم
 ماه محرم سال شست و یکم از هجرت بود و بقولی روز هشتم ماه مذکور بود و در وقت
 شهادت عمر شریف آنحضرت به پنجاه هفت و سال رسیده بود و خدا قائل
فصل در بیان علم که بر روح عظیم رسول مکرم گذشت
 و در روز واقعه که بلا آن رسول با صفای اهل مدینه گریان و اندر دو غم نالان در
 خواب دیدند و از آنحضرت شنیدند که فرمود من در قضیه نامرضیه که بلا حاضر
 بودم و خون هاست شهیدان نزد خدا می برم فی المشکا عن ابن عباس نه قال
 رایت البقی عقی الله علیه و آله و سلم فی ایامی الایام ذات یوم به نصف النهار شعب
 غیر بیده قار و قریه و دم فقلت یا ای الله و ای ما هذا قتال هذا و هم یحییون و انزل نقطه

آنوقت جمعی از شیعیان اهل حجاز و بصره و سایر بلاد نزد آنحضرت جمع شدند تا ماه ذیحجه در آمد
 احرام حج بستند و چون نیرید رسید جمعی از فرستاده بود که به پناه حج آنحضرت را گرفته
 نزد او بر نیاقتل آوردند و حضرت احرام حج را بعهده عدول نمود و اعمال عمره بعمل
 آورد و محل شد و متوجه عراق گردید و از حضرت امام جعفر صادق صلوات الله
 علی بنیاد علیه نقل کرده اند که چون آنحضرت بیدار شد بخواستند تا او حج را تمام نماید
 احرام حج بعهده مفروض است و عمره را با تمام رسانید و در روز هفتم ماه ذیحجه از مکه
 بیرون شد و بعضی گفتند که در روز عرفه بیرون رفت و از سید ابن طاووس
 روایت کرده اند که در روز سیم ماه مذکور بیرون رفت و در همان روز حضرت مسلم
 را شهید کرده بودند و فرمود آمدن که بلا بقول جمعی روز چهارشنبه یا پنجشنبه دوم
 ماه محرم سال شست و یکم از هجرت بود و بقولی روز هشتم ماه مذکور بود و در وقت
 شهادت عمر شریف آنحضرت به پنجاه هفت و سال رسیده بود و خدا قائل

بعد از آنکه حضرت احرام حج را بعهده عدول نمود و اعمال عمره بعمل آورد و محل شد و متوجه عراق گردید و از حضرت امام جعفر صادق صلوات الله علی بنیاد علیه نقل کرده اند که چون آنحضرت بیدار شد بخواستند تا او حج را تمام نماید احرام حج بعهده مفروض است و عمره را با تمام رسانید و در روز هفتم ماه ذیحجه از مکه بیرون شد و بعضی گفتند که در روز عرفه بیرون رفت و از سید ابن طاووس روایت کرده اند که در روز سیم ماه مذکور بیرون رفت و در همان روز حضرت مسلم را شهید کرده بودند و فرمود آمدن که بلا بقول جمعی روز چهارشنبه یا پنجشنبه دوم ماه محرم سال شست و یکم از هجرت بود و بقولی روز هشتم ماه مذکور بود و در وقت شهادت عمر شریف آنحضرت به پنجاه هفت و سال رسیده بود و خدا قائل

آنوقت جمعی از شیعیان اهل حجاز و بصره و سایر بلاد نزد آنحضرت جمع شدند تا ماه ذیحجه در آمد احرام حج بستند و چون نیرید رسید جمعی از فرستاده بود که به پناه حج آنحضرت را گرفته نزد او بر نیاقتل آوردند و حضرت احرام حج را بعهده عدول نمود و اعمال عمره بعمل آورد و محل شد و متوجه عراق گردید و از حضرت امام جعفر صادق صلوات الله علی بنیاد علیه نقل کرده اند که چون آنحضرت بیدار شد بخواستند تا او حج را تمام نماید احرام حج بعهده مفروض است و عمره را با تمام رسانید و در روز هفتم ماه ذیحجه از مکه بیرون شد و بعضی گفتند که در روز عرفه بیرون رفت و از سید ابن طاووس روایت کرده اند که در روز سیم ماه مذکور بیرون رفت و در همان روز حضرت مسلم را شهید کرده بودند و فرمود آمدن که بلا بقول جمعی روز چهارشنبه یا پنجشنبه دوم ماه محرم سال شست و یکم از هجرت بود و بقولی روز هشتم ماه مذکور بود و در وقت شهادت عمر شریف آنحضرت به پنجاه هفت و سال رسیده بود و خدا قائل

راخون سے ابرار ہونے اور
اپنی مراد کو حاصل کرنے کے واسطے
مردوں سے روایت کی گئی ہے کہ
اس کے بعد انھوں نے کہا کہ میں نے
اپنے اپنے واسطے اسے لکھ دیا
میں نے اسے لکھ دیا اور اسے
میں نے لکھ دیا اور اسے لکھ دیا

ہذا مانی و المشور و فیما ثبت یا ستہ و لما قتل الحسین بکت الدینا سبعة ایام و اثنی عشر علی الجحش
کالمخف المصنف و الکواکب فی بعض ما بعضا و کان قتله یوم عاشوراء و کشف الشمس
ذلک الیوم و احرقة افاق السماء ستہ اشهر بعد قتله ثم لازالت یری فیما بعد ذلک الیوم و لم
یکن یری فیما قبلہ و قیل نہ تم تقلت حجر بیت المقدس یومینہ الا و جرحتہ دم عبیط و تکلم جلی
فی الحسین بکلمتہ فرماہ للند بکوبک من السماء و طمس بصرہ و فی صحیح مسلم فی تفسیرہ قولہ تعالیٰ فما
بکت علیہم السماء و الارض قال لما قتل الحسین بن علی بکت السماء و البکا ہاجر تمانی الصواعق ذکرہ
ابن سعد ان ہرہ الحمرۃ لم تر فی السماء قبل قتله قال بن الجوزی و حکمتہ ان عصفینا یوثر حمرۃ
الوجہ و الحق منہ عن الجیمیۃ فاطمہ تاثیر غضبہ علی من قتل الحسین حمرۃ الافق اظہاراً لتعظیمہ
قال و انہ بن العباس یوم ہوا سور بید رشح لہنی صلی اللہ علیہ و آلہ النور تکلیف بالرحمیین
ولما سلم وحشی قاتل حمرۃ قال لا البنی غیب و جہک عنی فانی لا احب ان اری قال لا حمرۃ قال
ہذا و الا سلام یاجب ما قبلہ فلیکف بقبیلہ صلعم ان یری من ذبح الحسین فامر بقتلہ و حمل
اہلہ علی قبات الجبال و فی مسند احمد بن حنبل من و سعت عیناہ قتل الحسین و سقہ و قطر
تو اہ الجفینہ و فی تفسیر الشعلبی سنادہ قال مطرنا و ایاہم قتل الحسین و از حمرۃ آنت کہ در
بعض حکایات آمد و عمر بن لیث کہ یکی از سلاطین خراسان بود و پلوان و توانا و قوی
و ولت بود یا غیر او را و خواب دید نہ و پر سید نہ کہ چہ کرد خدا متعالی با تو و بہ چہ
زیر تر گفت روزی بر بلندی کوہی بودم و نظر کردم و مشرف شدم بر لشکر ہا
خود پس خوش آمد مرا کثرت ایشان و حسرت خوردم کہ کاش در روز محرابہ حضرت

کیا قدر و عظمت ہے کہ ایک
لوہی کی آواز دیا و فانی ہوا
و سب کچھ اپنے جیب لا و اسے
خون سے لکھ دیا و اسے
خون سے لکھ دیا و اسے
خون سے لکھ دیا و اسے
خون سے لکھ دیا و اسے
خون سے لکھ دیا و اسے

۳۰۵
فضائل امام سے سزا دیا اور
بہار محراب سے کہ ایک روز
کے باہر سے گزرتے ہوئے
اور پوچھا کہ کون ہمارا
مبارک جسم ہے اور یہ کہ
انھوں نے کہا کہ یہ ہے
آپ کے جسم کا ایک
تکڑا ہے اور اس کے
خون سے لکھ دیا

اس کے بعد انھوں نے کہا کہ میں نے
اپنے اپنے واسطے اسے لکھ دیا
میں نے اسے لکھ دیا اور اسے
میں نے لکھ دیا اور اسے
میں نے لکھ دیا اور اسے
میں نے لکھ دیا اور اسے
میں نے لکھ دیا اور اسے
میں نے لکھ دیا اور اسے

در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند

امام حسین علیه السلام و اهل بیت آنحضرت حاضری پرورم و خند ولی می گردانیدم نیریزان
 را پس سبب این نیت امر زید مرا خدا تعالی هدا می دارد رج الهی و از آنجمله
 آنست که حنیان توجه میکرد و ندیگی از ثقات گوید که مروی از قبیل طلی گفته که بما
 رسیده است که شما نو حنیان را بر امیر المؤمنین امام حسین شنیده آید گفت آری
 از هیچ آزاد و بنده ازین قبیل پیری گریز ازین معنی خبر و بگفتیم من دوست
 میدارم که از تو بشنوم آنچه خود از ایشان شنیده گفت من از ایشان شنیده ام که گفتند

شعر

مسیح الرسول جنبه فله بریق فی الخرد و ابواه من علیا قسری شین جده خیر الجود و
 و میگویند که چون کی از بد بخوان در مدینه خطبه خواند و قبل امیر المؤمنین حسین علیه السلام
 بنشاست که در شب آن روز و مدینه آوازی شنیدند و صاحب آوازی را ندیدند

که میخواند

ایها القاتلون جهلاً حسیناً - البشیر و البعذاب و التکبیل - کل من فی السمار یرجو علیکم
 من نبی و ملک و قیل - و قد لفتتم علی لسان داود - و عیسی صاحب الانبیل
 و فی الصواعق قالت اسم سلمه فلما کانت لیلمته قتل حسین سمعت قائلاً یقول هذه الکلمات
 و از جمله کلمات حضرت امام حسین علیه السلام آنست که هر که در قتل آنحضرت شریک
 بود یا موالیان یزید و منافقان همه بعد از اب و دینا و عقبی گرفتار شدند و خسر دنیا
 و الآخرة در حق ایشان واقع شد و سابق احوال خسران مال نیریزد بقله آمده

و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند

و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند

و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند
 و در این روز که روز عاشورا است و روزی که در آن حضرت حسین علیه السلام شهادت فرموده اند

وراشاعة في اشراط الساعة او رده كه ايه كريمه انما السبيل على الذين يظلمون الناس
 ويبيعون في الارض فسادا اولئك هم عذاب اليم اشاره است بسوئی فريد و هر كه
 بیدار از بنی امیه بوده اند و در احوال عبید الله بن زیاد ملعون کی زلفتا گوید
 و قد صح عن الترمذی كه چون مر عبید الله بن زیاد و اصحاب او را به مسجدی كه وفه آورده
 در رجه نادیده من آنجا رسیدم آواز مردم شنیدم كه میگفت آمد آماگاه ماری آمد
 و در میان آن سرور آمد و بسور اخ پی عبید الله بن زیاد خرید و ساعتی درنگ
 كرد و پیرون آمد و رفت تا غائب شد باز مردم گفتند كه آمد آمد دیگر بار آن مار
 آمد و آنچه پیشتر کرده بود باز كرد و همچنین چند بار تکرار نمود و در ان الصواعق و مختار
 شمردی الجوشن و غیره بدخشان را بعد از عذاب و عقوبت بسیار مكشبت و برعشتمای آن
 بدخشان اسپها و وانیدند و در دنیا بخسیران و در عقبی بعد از عذاب تیران مبتلا شد
 جزاء بجا كسب و الله شد بد العقاب و رسول خدا خبر داد كه همه قاتلان امام حسین
 بعد از دوزخ گرفتار اند و می عن عامر بن سعد البجلي انه قال يوم قتل الحسين
 بن علي رايت البني صلي الله عليه وآله وسلم في المنام فقال لي رايت البرار بن غادة
 فاقراه مني السلام واخبره ان قتلته الحسين في النار وان يحكي لي الاصل عن العذاب
 الا ليم فاتيته البرار فخرته فقال صدق الله ورسوله قال رسول الله من راني
 فان الشيطان لا يتصورني صورتي اخرج ابن الاخير و هذا عذاب الآخرة
 وهو اشد والقي واما عذاب الدنيا فقد قال الزهري لم يبق احد من حضرة قتله

این سخن که در حدیث آمده است که هر که در این دنیا عذاب را دید
 در آخرت عذاب او را نداند و هر که در آخرت عذاب او را نداند
 در دنیا عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند
 و این سخن را در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند

این سخن که در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند
 و این سخن را در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند

این سخن که در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند
 و این سخن را در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند

این سخن که در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند
 و این سخن را در حدیث آمده است که هر که در دنیا عذاب او را نداند
 در آخرت عذاب او را نداند و این سخن را در حدیث آمده است که
 هر که در دنیا عذاب او را نداند در آخرت عذاب او را نداند

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف سے
 ہر ایک کی طرف سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی روح کو جنت میں لے جائے اور اس کی
 قبر کو بابر کے دروازے کی مانند بنائے۔
 امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف سے
 ہر ایک کی طرف سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی روح کو جنت میں لے جائے اور اس کی
 قبر کو بابر کے دروازے کی مانند بنائے۔

یحییٰ بن الاشقیہ باغدادی القصبی نے بغتہ القتل علی قول بعض اہل الاخبار
 کا کہ دارمیں الفاضلہ دارمیں و استین منجانب الحد و خصل الشمر بیزید العقوبت
 و امر حتی و طاء بالخیول لانه فعل ذاک الحسنین و شکر الناس المنار علی ذاک لکنہ اظہر لاخرہ
 عن سہر بلطہ با نقہوا علیہ قیل نہ کان یقول ان حیریل نزل علیہ و قیل کان یقول ان شہ
 تعالیٰ حل فیہ فصار مصعب ابن زیاد بامر اخیمہ عبد اللہ من البصرۃ المیہ و جری القتال
 بینہما قتل المنار و غلب مصعب علی الکوفۃ فی او اخر سنۃ سبع و ستین ثم سار عبد الملک
 بن مروان من الشام الی العراق فی سنۃ احدى و سبعین فاستقبلہ مصعب بالخیو و موضع
 بینہما حرب شدید و قتل عبد الملک و نزل فی قصر الامارۃ ثم تنزل بعد ذلک امر عبد اللہ
 بن الزبیر فوجہ عبد الملک الحجاج بن یوسف الثقفی الیجی حاضرہ فی مکۃ و دام الحصار
 الی ان قتل ابن الزبیر فی سنۃ ثلث و سبعین و غلب بنو مروان علی ممالک الاسلام
 کما الی ان زال دولہم فی سنۃ اثنی و ثلاثین و ایتہ و طلع رایتہ بنی العباس فقتلوا من بنی
 امیۃ اللعادیۃ و المروانیۃ لاف الاف و ظہر صدق الحدیث الذی رواہ ابن عباس
 عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قال وحی اللہ الی ان قتلتم جیحی بن ذکر یاسعین الف و انا
 قاتل ابن بنک سبعین الف اکذ فی الصواعق اما عمر گرامی جناب حضرت امام حسین علیہ السلام
 وقت شہادت پنجاہ و شش سال و پنجاہ و ہشت روز بود و در ہنگام حلت سیلانام
 شش سال و چند ماہ عمر داشت و در زمان شہادت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علیہ دنیا و علیہ
 سی شش سال بود و امام روایات الامام عن جہہ قمانیۃ احادیث و روی عن ابیہ و غیرہ

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف سے
 ہر ایک کی طرف سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی روح کو جنت میں لے جائے اور اس کی
 قبر کو بابر کے دروازے کی مانند بنائے۔
 امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف سے
 ہر ایک کی طرف سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی روح کو جنت میں لے جائے اور اس کی
 قبر کو بابر کے دروازے کی مانند بنائے۔

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف سے
 ہر ایک کی طرف سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی روح کو جنت میں لے جائے اور اس کی
 قبر کو بابر کے دروازے کی مانند بنائے۔
 امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف سے
 ہر ایک کی طرف سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی روح کو جنت میں لے جائے اور اس کی
 قبر کو بابر کے دروازے کی مانند بنائے۔

پس یہ کہیں تاکہ آئین ہو
سے اور

من الصحابة الصياوري عنه ابن زرين العابد بن عليه السلام جماعة من كبار التابعين
اولاد اجداد الاثر ادان امام علي نادر وروایت ابن جوزی سنة بسیر علی اکبر علی اصغر
وجعفر ودود وحقرا طاه سکینه وبروایت ابن الاخضر واقفة الشيخ المفيد الحسين
ستة اربعة بنين بنتان فزاد في البنين عبداً له وقال ابن الخشاب واقعة ابن طلحة
والعجب الطبری ولد الحسين ستة تبين وثلاث بنات فزاد في البنين علی الاربعه المذكورة
علی الاوسط ومحمد وفي البنات زينب بنتي فعل الاكبر اسمی بنت ابی مرة بن عروة
بن مسعود الثقفية وعلى الاصغر اسم شاه زمان بنت كسرى برزجر وبن شهر بار بن
خسر وبن پرويز بن هرم بن نوشير وان بن قباد وجعفر اسم فضاعة وعبد الله
وسکينة اسم الزيات بنت امرئ القيس بن عدي الکلابية وقاطبة اسم ام حمق
بنت طلحة بن عبد الله التميمية قال علي الكاظمي قاضي يمين يدى بيه حتى قيل يكملها وما على الاوسط
فوزين العابد بن علی قول من قال كان ثلثة من آل الحسين السبطین علیاً واما سنقال الموسوم
بعلی من ولده اثنا يقول زرين العابد بن علیه السلام هو علی الاصغر وهو حجج ومن قال
زين العابد بن هو علی الاوسط يقول علی الاصغر كان صغيراً يوم الغطف قائماً وهم يقتله واما
عبداً فنقل صغيراً کريلاً وجارهم وهو في حجر ابنة تقتله واما محمد وجعفر فلم يقتل علی
اسرارهما واظن انهما ماتا قبل ان يكتم الحكم والعقب سم في علی بن الحسين زرين العابد بن
نقط ومن الاثنا في فاطمة بنت الحسين فقط وهي ام عبدالله والحسين ابراهيم بن
الحسن الثني بن الحسن السبط عنهم وقد اخرج الله من صلب علی بن الحسين كثير من السبط

[illegible]

اور از انجا بابت کیا اور حسن بیگ کی

اور میں ایمانوں کے اعتقاد کو پاک و پیر
 اور مجری کہ انہو دو میں سے جو کہ تو نے بھلا
 دوست رکھا اسکو کہ گذر ایہ بات تو
 کہنا سنا دینے ابھلا سے ابن
 کی اور میں ایمانوں کے اعتقاد کو پاک و پیر
 اور مجری کہ انہو دو میں سے جو کہ تو نے بھلا
 دوست رکھا اسکو کہ گذر ایہ بات تو
 کہنا سنا دینے ابھلا سے ابن

مسلمانان است که از خود مولای خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت
 کرد و خدا را برای غلبت و نفیسم پس این عبادت تجار و بازرگان است و دیگران
 عبادت کرد و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لائقه ولا تخصی است پس این
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و نماز می کشید و هرگاه
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه
 در روز و راد فوت میشد آنرا در شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست
 دارید مرا بدوستی سلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد در روز
 یهودی که بگوازش میمان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما باعمال
 صالحه خود را فریزین بخوابید ساخت و بولایت انخواهید رسید مگر بوسع و تقوی
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عفتی نه به دنیا ربا عی

و غلامان است که از خود مولای خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت
 کرد و خدا را برای غلبت و نفیسم پس این عبادت تجار و بازرگان است و دیگران
 عبادت کرد و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لائقه ولا تخصی است پس این
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و نماز می کشید و هرگاه
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه
 در روز و راد فوت میشد آنرا در شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست
 دارید مرا بدوستی سلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد در روز
 یهودی که بگوازش میمان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما باعمال
 صالحه خود را فریزین بخوابید ساخت و بولایت انخواهید رسید مگر بوسع و تقوی
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عفتی نه به دنیا ربا عی

غم دین خور که غم غم دین است	همه غمها سر و ترا ز این است
غم دین خور که بهیودوست	همچو پس در جهان نیا سود است

فصل در بیان شدت بکاء آنحضرت صلوات الله
علی نبیای علیه از خون و شیت رب العزة و
و مناجات آنمعدن رسالت
 ابو سعید صمعی که از عدول محمد ثانی است روایت میکند که شبی از شبها طواف میکردم

مسلمانان است که از خود مولای خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت
 کرد و خدا را برای غلبت و نفیسم پس این عبادت تجار و بازرگان است و دیگران
 عبادت کرد و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لائقه ولا تخصی است پس این
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و نماز می کشید و هرگاه
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه
 در روز و راد فوت میشد آنرا در شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست
 دارید مرا بدوستی سلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد در روز
 یهودی که بگوازش میمان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما باعمال
 صالحه خود را فریزین بخوابید ساخت و بولایت انخواهید رسید مگر بوسع و تقوی
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عفتی نه به دنیا ربا عی

مسلمانان است که از خود مولای خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت
 کرد و خدا را برای غلبت و نفیسم پس این عبادت تجار و بازرگان است و دیگران
 عبادت کرد و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لائقه ولا تخصی است پس این
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و نماز می کشید و هرگاه
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه
 در روز و راد فوت میشد آنرا در شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست
 دارید مرا بدوستی سلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد در روز
 یهودی که بگوازش میمان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما باعمال
 صالحه خود را فریزین بخوابید ساخت و بولایت انخواهید رسید مگر بوسع و تقوی
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عفتی نه به دنیا ربا عی

[illegible]

جہاں کو اور چاہا میں نے نہ کر
 کونین اہل حق ساتھ اس میں نہ کر
 بیٹے بڑا جنت میں اس میں نہ کر
 جہاں کو اور چاہا میں نے نہ کر
 کونین اہل حق ساتھ اس میں نہ کر
 بیٹے بڑا جنت میں اس میں نہ کر

حجت وثابت است تو بر من کم و بختا بر حال ما و در گذر از گناہان ما و محروم
 مدار مرا از دیدن جہ خود کہ برگزیدہ و حبیب تست محمد مصطفی و رشت بعد از ان
 چند شعر دیگر نہ بان آورد و فرمود ای خدا دنیا خوش نیست مگر نہ کر تو و عقبہ
 خوش نیست مگر بقو تو و روز با خوش نیست مگر بعبادت تو و شبها خوش نیست
 مگر بنباجات تو و مردمان خوش نیستند مگر بحجت تو و جنت خوش نیست مگر بقو تو
 و دنیا و عقبی برای تست و حسنات و اعمال صالحہ نندگان نفع نمیکند ترا و سیئات
 و عصیان ایشان ضرر نمیکند ترا پس برہ مرا آنچه نفع نمی کند ترا و ان حسنات اعمال
 صالحہ است و در گذر از من و مواخذہ کن از چیزیکہ ضرر نمیکند ترا و ان سیئات
 و اعمال قبیحہ است بعد از ان چند شعر دیگر خواند باین مضمون ای بار خدا تو شہادہ
 اندک است و باین اندک توشہ مسافت بعید و راہ دراز را چگونہ طی خواہم کرد
 پس برای کی توشہ بگریم یا برای درازی راہ گر یہ کہم سخت حیران و عاجز ام
 و گنگار و اعمال قبیحہ دارم و نیست در خلق احدی کہ گناہ کردہ باشد مانند من اگر
 بسوزی مرا بہ آتش پس کجاست امید رحمت از تو غریب عاجزم مستقر نسیم
 گناہان خود و شکایت از خود میکنم بتو پس زود راحت بفرماں پوین
 مناجات میکرد تا بیدوشی بر آنحضرت غالب شد و بر روی قناد پس نزدیک
 وی آمد دیدم کہ حضرت زین العابدین است سر مبارکش در کنار گرفتہ و بر
 احوال وی مرا بسیار گریہ آمد و قطرہ از اشک من بر روی مبارکش افتاد پس چون شل

جہاں کو اور چاہا میں نے نہ کر
 کونین اہل حق ساتھ اس میں نہ کر
 بیٹے بڑا جنت میں اس میں نہ کر
 جہاں کو اور چاہا میں نے نہ کر
 کونین اہل حق ساتھ اس میں نہ کر
 بیٹے بڑا جنت میں اس میں نہ کر

جہاں کو اور چاہا میں نے نہ کر
 کونین اہل حق ساتھ اس میں نہ کر
 بیٹے بڑا جنت میں اس میں نہ کر
 جہاں کو اور چاہا میں نے نہ کر
 کونین اہل حق ساتھ اس میں نہ کر
 بیٹے بڑا جنت میں اس میں نہ کر

پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد

شدند حجر اسود را خالی کرده دادند تا تقبیل حجر اسود کرد یکی از اعیان شام که
 همراه هشام بود پرسید که این چه کس است تو که امیر المومنین بودی ترا حجر اسود
 راه ندادند و آن جوان خبر و که آمد جمله مردم از حجر یکسو شدند هشام گفت من در آن
 نمی شناسم زیرا که مباد اهل شام بوی غبت نمایند و تولی بوی کنند فرزدق
 شاعر آنجا حاضر بود گفت من در ای شام و در بدر یلین انشا که و پس هشام
 بغضب آمد و فرزدق را بزندان فرستاد و نهی را با اینمه حالیکه گذشت صاحب لفظ
 بنظم آورده قصیده

پس عبد الملک بن شام هشام می زدند از طواف کعبه قدم استلام حجر نداشت دست تا گمان بگری و ولی در کسای به او حمله نور هر طاف میگذاشت به طواف زد قدم بجهت استلام حجر شامی کرد از هشام سوال از جالت در وقتل کرد گفت نشناسمش ندانم کیست	در حرم بود با اهل شام لیک از ازدحام اهل حرم بهر نظاره گوشه به نشست زین عبت دین حسین علی بر حریم حرم فکند عبور در صف خلق میفتاد شکاف گشت خالی از خلق راه گذر کیست با این چنین جمال و جلال در شناسایشش تجاہل کرد مدنی یا مدنی یا مدنی است
--	--

۳۲۰
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد

پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد
 پس کلام دان سینه ده که نازل شد
 که بعد از آن سینه ده که نازل شد

این خان ابن خان که حق بین چه
 شہزادہ غفور بن اور اس خراج کیا
 ابوعلی اور حاکم بنی جلی کے طبعی و آلہ
 کے سرچشمی نے فریاد کیا کہ میں نے جو اب
 بیکس میں اولاد کا حکم کیا ہے وہ اپنے
 منہ پر پھینکا ہے خیر ان اور غاصب کا
 زمانہ ہے اس کا آپ جانتے ہیں کہ اس کا

کیا سنا ہے کہ اس نے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے
 کیا سنا ہے کہ اس نے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے
 کیا سنا ہے کہ اس نے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے

۱۳۳

کیا سنا ہے کہ اس نے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے
 کیا سنا ہے کہ اس نے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے
 کیا سنا ہے کہ اس نے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے

بود در جمع شامیان حاضر زوچہ پر سی بسوئے من کن رو زمزم و بوقیس و خیفث منا ناودان و مقام ابراہیم طیبہ و کوفہ کربلا و فرات بر علو مقام او واقف زہرہ شاخ دوحہ زہرہ است لالہ راغ حیدر بر کرار رود از فخر بر زبان قریش سنے نہایت رسید فضل و کم مابل دولت است محل او ہم عرب ہم عجم بود قاصد خاتم الانبیاست نقش نگین فایح از خودی او شہیم و فا روشنائی فراخی ظلمت سوز از چہین مہر راوشدہ شفق کہ کشاید بر وے کس دیدہ	بود فراسٹان خسور نادر گفت من می شناسمش کیو آنکس است این کہ کہ و بطحا حرم و جل و بیت و رکن و حیم مروہ مسوی صفا حجر عسرات ہر یک آمد بقدر آن عارف قرۃ العین سید الشہد است میوہ باغ احمد مختار چو کند جاسے در میان قریش کہ برین سرور بستودہ شہیم نور و عزت است منزل او از چہین عسند دولت ظاہر جہد اور ابہ مسند تسکین لایح از روی او فروغ ہوا طالعش آفتاب روز افزون جہد او مصدر ہدایت خلق از جہان ناپیش پسندیدہ
---	--

اس کا نام ہے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے
 اس کا نام ہے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے
 اس کا نام ہے جو حکم کیا ہے
 شہزادہ ابن حاکم کے سرچشمی نے

این است که در این کتاب
 از سواد و سواد و سواد
 این است که در این کتاب
 از سواد و سواد و سواد
 این است که در این کتاب
 از سواد و سواد و سواد

<p> خلق از نویسند و دیده خوابانند نیست بے سبقت تبسم او در عجم و عرب بود مشهور همه عالم گرفت پر تو خور شد بلند آفتاب بر افلاک بر نحو سیرتان و بدکاران فیض او بر همه عالم هست زان معشر بلند آیین حب ایشان دلیل صدق و وفا قرب شان مایه علو و جلال اگر شمار ند اهل تقوی را اندران قوم مقتدا باشند گر هر سد ز آسمان بالفرض بر زبان کواکب و انجم هم نمیوث الندا اذ او بهو ا ذکر شان سابق است در افواه سر هزاره را رواج فرما </p>	<p> اگر حمایت نگاه نتوانند خلق را طاق تسلیم او گونداش منقل و مغرور گر ضریری ندید ز انچه ضرر بوم اگر زان نیافت بهره چاک دست او بر موهبت باران گر بریزد نغمه شکر دد کم گنشدند ز اوج علین بغض ایشان دلیل کفر و نفاق بعد شان مایه عتو و ضلال طالبان رضائے مولی را و نذران خیل مشو ا باشند سایی من خیار اهل الارض هیچ لفظی نیاید الا هم هم لیوث الثری اذ انبوا بر همه خلق بعد ذکر آل نام ایشانست بعد نام خدا </p>
--	--

این است که در این کتاب
 از سواد و سواد و سواد
 این است که در این کتاب
 از سواد و سواد و سواد
 این است که در این کتاب
 از سواد و سواد و سواد

ہونو الا انتخاب غلام ہو اقول
 اوس دا غم سے جو دلوں کو دیا
 ہو کویا دنی کا کار دیا
 ہونا امام علی
 کا خون لڑا حسین کو نہ سزا
 اس کا بھائی کا بیٹے حسین
 سفاک سے کہ خفیف کر بین
 کجاو دریا کا نہ وار
 نہ زکھنیاں پس جاسے بیچار
 بہنیں کراؤ سوئے اپنی شہادت
 باوکیا اسکو امام نے اپنی رحمت
 کی رات میں اور دعا کی
 فرمائی اپنے بھائی احسن کو اور

این شعرها را در کتابهای مختلف دیده ام
 و بعضی از آنها را در کتابهای دیگر
 نیز دیده ام و بعضی از آنها را
 در کتابهای دیگر نیز دیده ام

<p> بود از آن هر دو قصه بشنای حق رشوه زان صاحب لطف نوال زان حرفیم اگر رسد حرفه صادقی از شایخ حسین گفت نیل مرا حق را که چرا پیش زو فرستات مستعد شد رضا که محفل را ز آنکه نزد یکسب حاکم جابر مودج اهل بیت در معنی مو منم مو قهر خدای شناس از کجیاد او ارغلتا دم پاک دو ستمدار رسول و دل ویم هر هر من ز خاک ایشان است همچو سلمان شدم ز اهل بیت انا مولی لهم و مولی القوم مست عشق آمد عاشقان ایم چون بود عشق صادقان در رسم </p>	<p> می کنم من هم از قهر زوق که رسیدش آن نجسته آل بندم از دولت ابد طر فی چون شنید آن شینده دور نشین پس بود این عمل قهر زوق بر نیاید نجات یافت نجات مستحق شد ریاض ضوان را کرد حق را بر اسحق ظاهر در حق خویش کنیز یعنی وز خنده ایم بود امید و هر اس نیست از طعن کج نهادم یک دشمن خصم بر سگال ویم رخت من از دکان ایشان است گشت روشن چراغ من زینت کان نجسم ولا اخاف اللوم لا یخافون لوجه لا یسم که ز کید منافقان ترسم </p>
---	---

این شعرها را در کتابهای مختلف دیده ام
 و بعضی از آنها را در کتابهای دیگر
 نیز دیده ام و بعضی از آنها را
 در کتابهای دیگر نیز دیده ام

این شعرها را در کتابهای مختلف دیده ام
 و بعضی از آنها را در کتابهای دیگر
 نیز دیده ام و بعضی از آنها را
 در کتابهای دیگر نیز دیده ام

هر که او در عشق یابد ز مملکتی
کار او پیوسته باشد ببندهای

[illegible][illegible]

سوار کے اپنے گھوڑے پر اور کہ اسے فز و نذر سو فیذا
کے ہم آئینہ محامین اقل وہ کہ
تنگ لاپ پیر میں اب آپ سے
کہ وہ سے ہوں تاکہ سب مجھ کو
شفاعت آپ سے کی جی کی بھیج
لڑے وہ سا شش امام سے باغیاں
کی بار سے اگر آپ میں کیا باغیاں
امام کے قضا اور بانی تھے
ام نظام تھا جو کہ احتضار نے
اور ان کی ایک ایک

امام غلام علیؑ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور وہی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ بیان کیا ہے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی گئی ہے جس کا نام "The History of the British Empire" ہے۔ اس کتاب میں ان کی تاریخ اور ان کی حکومت کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔

و از آنجمله آنست که در طواف دست زنی و مردی بر حجر اسود و چسبیدن بر حسین
 چه کرده اند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید بر بدن نگاه
 آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و دستهای
 ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین
 علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی ابن الحسین آمده گفت من تمام و از تو بزرگتر
 ام و با امامت من از او تمام صلاح رسول خدا بمن داده آنحضرت فرمود ای عیسی
 از خدا استعالی ترس و دعوی آنچه حق تو نیست نکن دیگر با محمد بن الحنفیه مبالغه کرد
 فرمود ای عیسی پیا پیش حالکی رویم که میان ما و شما کینه گفت آنجا که گیت فرمود
 حجر الاسود و هر دو پیش روی آمدند فرمود ای عیسی سخن گوئ پس سخن گفت پس جواب
 نیا مد آنحضرت دست بد عابر داشت و خدائی تعالی را با شما عظام بخواند و طلب
 آنکه در حجر الاسود را بسخن در آور و پس و می حجر الاسود کرد و گفت بحق آن
 خدائی که موافق بندگان خود را در تو نداده است ما را خبر کن که امامت و
 وصایت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود بخنید چنانچه
 نزدیک بود که از جای خود بیفتند و به زبان عزیزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار
 که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقیه و
 کراماته کثیره شبیره و دره بنده سیره نهانی شواهد النبوة

فصل در بیان وفات آنحضرت

و از آنجمله آنست که در طواف دست زنی و مردی بر حجر اسود و چسبیدن بر حسین
 چه کرده اند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید بر بدن نگاه
 آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و دستهای
 ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین
 علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی ابن الحسین آمده گفت من تمام و از تو بزرگتر
 ام و با امامت من از او تمام صلاح رسول خدا بمن داده آنحضرت فرمود ای عیسی
 از خدا استعالی ترس و دعوی آنچه حق تو نیست نکن دیگر با محمد بن الحنفیه مبالغه کرد
 فرمود ای عیسی پیا پیش حالکی رویم که میان ما و شما کینه گفت آنجا که گیت فرمود
 حجر الاسود و هر دو پیش روی آمدند فرمود ای عیسی سخن گوئ پس سخن گفت پس جواب
 نیا مد آنحضرت دست بد عابر داشت و خدائی تعالی را با شما عظام بخواند و طلب
 آنکه در حجر الاسود را بسخن در آور و پس و می حجر الاسود کرد و گفت بحق آن
 خدائی که موافق بندگان خود را در تو نداده است ما را خبر کن که امامت و
 وصایت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود بخنید چنانچه
 نزدیک بود که از جای خود بیفتند و به زبان عزیزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار
 که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقیه و
 کراماته کثیره شبیره و دره بنده سیره نهانی شواهد النبوة

و از آنجمله آنست که در طواف دست زنی و مردی بر حجر اسود و چسبیدن بر حسین
 چه کرده اند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید بر بدن نگاه
 آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و دستهای
 ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین
 علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی ابن الحسین آمده گفت من تمام و از تو بزرگتر
 ام و با امامت من از او تمام صلاح رسول خدا بمن داده آنحضرت فرمود ای عیسی
 از خدا استعالی ترس و دعوی آنچه حق تو نیست نکن دیگر با محمد بن الحنفیه مبالغه کرد
 فرمود ای عیسی پیا پیش حالکی رویم که میان ما و شما کینه گفت آنجا که گیت فرمود
 حجر الاسود و هر دو پیش روی آمدند فرمود ای عیسی سخن گوئ پس سخن گفت پس جواب
 نیا مد آنحضرت دست بد عابر داشت و خدائی تعالی را با شما عظام بخواند و طلب
 آنکه در حجر الاسود را بسخن در آور و پس و می حجر الاسود کرد و گفت بحق آن
 خدائی که موافق بندگان خود را در تو نداده است ما را خبر کن که امامت و
 وصایت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود بخنید چنانچه
 نزدیک بود که از جای خود بیفتند و به زبان عزیزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار
 که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقیه و
 کراماته کثیره شبیره و دره بنده سیره نهانی شواهد النبوة

در شبی که وفات می کرد و در فرزند خود امام محمد باقر را فرمود ای پسر برای من آب و صندلیار آنحضرت آب آور و فرمود آب دیگر بیا که درین آجا نوری مرده و آن شب تاریک بود چراغ آور و در موشی در آن مرده بود پس آب دیگر آورد و در صندلیار آنحضرت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بحضرت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل الوطایا توفی زین العابدین علیه السلام بالمدینه سنه ثلثین و کان یقال لما سنه الفقهار لکنه مات فیها ثم دفن فی ثلث سنه تسعین و هو ابن ثمان و خمسين سنه دفن بالبقع فی القبر الذی فی القبر الحسن بن علی ثم دفن فی القبر انبیه محمد الباقر و ابن ابیه جعفر الصادق و هو الان فی القبره انبیه قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر ذی الحرام سنه نود و چهار و نود و بعضی نود و پنج بود و نزد امامیه اشاعت شده در روز وفات آنحضرت علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نود و چهار هیزدهم واقع شده و شیخ طوسی در سب و نیم محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نود و پنج گفته و کلینی این مذہب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت علیه السلام در روز شنبه یازدهم یازدهم محرم از سال نود و پنج از هجرت واقع شد و کفعمی در سب و دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر شریف آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

یار شایسته بن از اسلام بیاید و در شبی که وفات می کرد و در فرزند خود امام محمد باقر را فرمود ای پسر برای من آب و صندلیار آنحضرت آب آور و فرمود آب دیگر بیا که درین آجا نوری مرده و آن شب تاریک بود چراغ آور و در موشی در آن مرده بود پس آب دیگر آورد و در صندلیار آنحضرت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بحضرت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل الوطایا توفی زین العابدین علیه السلام بالمدینه سنه ثلثین و کان یقال لما سنه الفقهار لکنه مات فیها ثم دفن فی ثلث سنه تسعین و هو ابن ثمان و خمسين سنه دفن بالبقع فی القبر الذی فی القبر الحسن بن علی ثم دفن فی القبر انبیه محمد الباقر و ابن ابیه جعفر الصادق و هو الان فی القبره انبیه قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر ذی الحرام سنه نود و چهار و نود و بعضی نود و پنج بود و نزد امامیه اشاعت شده در روز وفات آنحضرت علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نود و چهار هیزدهم واقع شده و شیخ طوسی در سب و نیم محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نود و پنج گفته و کلینی این مذہب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت علیه السلام در روز شنبه یازدهم یازدهم محرم از سال نود و پنج از هجرت واقع شد و کفعمی در سب و دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر شریف آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

در آن شب تاریک بود چراغ آور و در موشی در آن مرده بود پس آب دیگر آورد و در صندلیار آنحضرت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بحضرت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل الوطایا توفی زین العابدین علیه السلام بالمدینه سنه ثلثین و کان یقال لما سنه الفقهار لکنه مات فیها ثم دفن فی ثلث سنه تسعین و هو ابن ثمان و خمسين سنه دفن بالبقع فی القبر الذی فی القبر الحسن بن علی ثم دفن فی القبر انبیه محمد الباقر و ابن ابیه جعفر الصادق و هو الان فی القبره انبیه قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر ذی الحرام سنه نود و چهار و نود و بعضی نود و پنج بود و نزد امامیه اشاعت شده در روز وفات آنحضرت علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نود و چهار هیزدهم واقع شده و شیخ طوسی در سب و نیم محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نود و پنج گفته و کلینی این مذہب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت علیه السلام در روز شنبه یازدهم یازدهم محرم از سال نود و پنج از هجرت واقع شد و کفعمی در سب و دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر شریف آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

در روز شنبه یازدهم یازدهم محرم از سال نود و پنج از هجرت واقع شد و کفعمی در سب و دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر شریف آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

[illegible]

باب الخامس

فی امام الاولیاء و مقتدی العلماء و محبت اہل سعادت بزرگان ارباب مشاہدہ گدشتہ
حدیثہ مصطفیٰ برگزیدہ نسل علی مرتضیٰ ابو جعفر محمد بن علی القریشی الهاشمی المدنی
الملقب بالباقر علیہ السلام و وی امام پنجم است از ایما اثنا عشر علیہم السلام
اسم شریفش محمد و جہ لقب وی بہ باقر بزرگے مہارت و توسع دہی و علوم و
کشف حقایق و دقائق و لطائف و اشارات و رموزات و تحقیقات کتاب شہ
و رسولہ نود و ہوا امام جلیل راجع مجمع علی جمالات و معدونی فقہاء و المہینہ

ف

ولادت آنحضرت در مدینه روز جمعه بیستم ماه صفر سنه سبع و تسعين من الهجرة
پیش از شهادت حضرت امام حسین علیه السلام بسه سال است و مادر و سه ناظمه
بنت الحسن ابن علی که او را ام عید الله نیز میگفتند و آنحضرت بجنب الطرفین بود
و نسب بزرگوارش امام حسن علیه السلام و امام حسین علیه السلام هر دو میر سید
و اول علوی که از دو علوی بھر سید آن حضرت علیه السلام بودند و اولاد آنحضرت
را حسنی و حسینی میگویند و نزد علمای امامیه در ولادت آنحضرت اختلاف است
شیخ طوسی ابن شهر آشوب و دیگران روایت کرده اند که ولادت شد درین
آنحضرت در روز جمعه یاسه شنبه غره ماه حبيب واقع شد و بعضی سوم ماه صفر
نیز گفته و در مدینه مشرفه در سال پنجاه و هفت از هجرت متولد شد بکثانی جلال العین

سوار و پیادہ سے پیش رو تو اپنی توجہ سے کچھ نہیں فرار
کر وہ لوگوں سے کیا فائدہ حاصل ہوگا
اگر درخواہ اور ساتھ اور کچھ
پہن برابریں زیادہ سے زیادہ کیا
مخالفتیں اور کھڑا رہا
حکومت اور خواہ اور کھڑا رہا
کھڑا رہا اور کھڑا رہا
کے ساتھ اور کھڑا رہا
تو کثرت اور خواہ اور کھڑا رہا
پہن زیادہ سے زیادہ کیا
پہن زیادہ سے زیادہ کیا

و بعضی کتب آمده که غره رحیم است و باین قائل شده شیخ طبرسی و ابن شهر آشوب
 و غیر آنها هذا قالوا و کتبت آنحضرت علیه السلام و ابو جعفر و القاب آنحضرت باقر
 و شاکر و هادی و مشهورترین القاب بود رسول خدا صلی الله علیه و آله باین لقب
 او را لقب ساخت روایت است از جابر بن عبد الله گفت که فرمود رسول خدا
 روزی که لشکران یمنی حتی یمنی و لدا من الحسین یقال محمد بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله
 افتاد لقبیست فاقراه منی السلام یعنی قریب است که در خواهی یافت اے جابر
 از فرزندان مرا که از اولاد امام حسین علیه السلام خواهد بود که لقب و باقر است
 و علم را می شناسد بر این مردم شکافتنی پس سلام ما با و برسان و از آنحضرت
 منقولست که بر جابر در آمد و بروی سلام کرد و در وقتی که تا پیش آمده بود
 جواب سلام من داد و گفت تو کیستی گفت من محمد بن علی بن الحسین ام گفت پیش بیا
 امو فرزند رسول خدا پیش آمد دست مرا بوسید پس میل کرد تا پای مرا بوسید
 من پار کشیدم گفت رسول خدا ترا سلام گفته است من گفتم و علی رسول الله سلام
 و رحمة الله وبرکاته پس گفتم این چون بوده است جابر گفت روزی یا رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم بودم مرا گفت ای جابر شاید تو یحیی یا آن و فقیکه ملاقات کنی
 باین از فرزندان من که ویران می آیند علی الحسین علیه السلام گویند خدا می تعالی
 ویران و حرکت خواهد داد و بر اسلام از من برسان و در بعضی روایت چنین آمده
 که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود ای جابر بیا تو بعد از ملاقاتی و اندکی خواهد بود

در این کتاب از روایت جابر بن عبد الله آمده که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را با لقب فاطمه خوانند و این لقب را از او گرفته اند و این لقب را از او گرفته اند و این لقب را از او گرفته اند

این کتاب از روایت جابر بن عبد الله آمده که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را با لقب فاطمه خوانند و این لقب را از او گرفته اند و این لقب را از او گرفته اند و این لقب را از او گرفته اند

این کتاب از روایت جابر بن عبد الله آمده که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را با لقب فاطمه خوانند و این لقب را از او گرفته اند و این لقب را از او گرفته اند و این لقب را از او گرفته اند

اور عبد اللہ اور عبد الرحمن
اور عبد اللہ اور عبد الرحمن
اور عبد اللہ اور عبد الرحمن
اور عبد اللہ اور عبد الرحمن

او بر نازل هوی ایستایی بی باطنی است
هستی و حقیقت در وی است
و این را می گویند که از راه
ملاک غیر کمالی است
که به معنای او گفته اند
درین دنیا یعنی پیش از آنکه
اسوه مستقیم باشد
خاک شرف بین
یعنی پس از آنکه
چون یکدیگر

آن شخص گفت که ترا بن که خبر کرد فرمود که فرشته ایست ربانی که مرا شناسا میگردد
 بدوست من و عدو من و تو نخواهی مرد و گریه فلان علت را وی میگوید که کوفه بازگشته
 و از احوال آن شخص پرسیدم گفتند که او در شب بهمان علت مرده که حضرت فرموده بود
 و از آنجمله آنست که یکی از ثقات میگوید که در میان کوه و درینیه بودم ناگاه شکلی بنوعی گاهی
 ظاهر میشد و گاهی پنهان چون نزدیک رسیدم دیدم که کوثری است هفت ساله یا
 هشت ساله بر من سلام گفت جواب دادم بعد ازان گفتم از کجایم آنی گفت
 از جانب خدا گفتم کجا میروی گفت بسوی خدا گفتم چه توشه داری گفت تقوی
 گفتم کیستی تو گفت مردی عربی قریشی با شعی علوی ام بعد ازان بتی خوانم که مضبوط
 اینست که من ساقی کوثرم و بوار و آن حوض کوثر توشه میدهم هر کس که نعمت از من
 رسید فلاح و رستگاری یافت و کسی که از نعمت محروم گشت بنا میدی بدگرنا گردید
 و فرمود که سن بن علی بن حسین ام راوی گوید چون باز گریستم ویران دیدم بنید احم
 که با ستم بالا شد باین من فرو رفت و از آنجمله آنست که روزی بر اشر سوار بود ناگاه
 گرگی از بالای کوه فرود آمد تا نزدیک آنحضرت رسید آن حضرت اشتهر خود را انگشت
 گرگ دست پیش زین اشتهر نهاد و آنحضرت سخن گفت و آن حضرت گوش میکرد پس
 گرگ فرمود برو و خصمت شو چنان که دم که میخوستی گرگ برفت و به حاضران
 فرمود میدارید که چه می گفت عرض کردند که الله و رسوله و این رسوله اعلم فرمود که
 گرگ گفت جنت مرا درین کوه در دره سخت گرفته است دعا کن تا خدا ویرا عطا صلی

اور آفتاب کو گن لگا اور آفتاب

آنحضرت علیه السلام در مدینه منوره سنه یکصد و چهار هجری و بقول یحیی بن معین سنه
 یکصد و شانزده و بقول واقدی هفتاد و سه و در تاریخ بخاری از حضرت امام
 جعفر صادق علیه السلام روایت کرده که عمر شریف پنجاه و هشت و زود بعضی پنجاه
 و دو و بقیع و قبری که در آن پدر و عم وی حسن مجتبی است مدفون گشت و زود علما
 اما تمییز هم اختلافات است و مشهور آنست که وفات آنحضرت در سال صد و چهاردهم
 هجری بود و بعضی صد و هفتاد و بعضی صد و شانزدهم نیز گفته اند و ماه
 وفات آنحضرت را ذیحجه گفته و بعضی ماه ربیع الآخر و شیخ شهید و دیگران گفته اند
 که وفات آنحضرت در روز و شنبه پانزدهم ذیحجه بود و مشهور آنست که عمر شریف
 آنحضرت در وقت وفات پنجاه و هفت سال بود و باید خود حضرت امام حسین
 علیه السلام چهار سال مانده و باید خود سی و چهار سال و مدت ایام امامان حضرت
 نوزده سال بود و بعضی مدت حیات آنحضرت را پنجاه و هشت سال نیز گفته اند
 و در کشف الغمّه از محمد بن سنان روایت کرده است که ولادت آن حضرت
 پیش از شهادت حضرت امام حسین علیه السلام به سه سال شده بود و در وقت
 وفات پنجاه و هشت سال عمر داشت و وفات آنحضرت در سال صد و چهاردهم
 هجری بود و باید خود علی ابن الحسین سی و پنج سال و دو ماه کم مانده و بعد از وفات
 پدر بزرگوار خود نوزده سال زندگانی کرد و کلینی بسند معتبر از حضرت امام
 جعفر صادق علیه السلام روایت کرده است که وفات آنحضرت علیه السلام در

کیا میرا کفن میں دھو کر چھوڑ
 صبر کن کوئی کیا اسے جس کی شفاعت
 اور صومالی کی دن یہ ہے جس کی شفاعت
 اشتیاق سے ایسی شفاعت کی کہ قابل
 شفاعت سے اٹھادھا دین شفاعت اور
 بد کو تو کون نصیب ہوگی یہ بزارا ہی
 میں کون کون رہیں تو مجھ کو
 حشر در ناہون میں قابل
 ۶۴۴

در سال صد و چهارده بود و سن شریعت آنحضرت پنجاه و هفت سال بود مدت
 امامت آن حضرت نوزده سال و دو ماه بود و ابن بابویه و دیگران ذکر کرده اند
 که شهادت آنحضرت به امر ابراهیم بن ولید واقع شد و آنحضرت را مسموم کردند
 و بعضی هشام بن عبد الملک را نیز گفته اند و به روایت قطیبی و ندی شهادت
 آنحضرت صلواة الله علی نبینا وعلیه یام عبد الملک بود مخالف اقوال مشهوره و
 توارخ مضبوطه و شاید از آن روایت هشام افتاده باشد و قبر مقدس
 آنحضرت صلواة الله علی نبینا وعلیه باتفاق در یثرب است و در پهلوی پدر و
 وجد بزرگوار خود حضرت امام حسن علیه السلام و کلین بسند معتبر روایت کرده است
 که چون حضرت امام محمد باقر در بقا رحلت فرمود حضرت امام جعفر صادق هفت
 می فرمود که چراغ می افروزند در آن حجره که آنحضرت علیه السلام در آن حجره
 وفات یافته بود بکلماتی جلا العیون و در بعضی کتب ایشان آورده که وفات
 آنحضرت در ماه ربیع الاول و نزد بعضی ربیع الثانی و حدیث ابی نصر فی الجمل
 این دو قول میکنند زیرا که بنا بر مشهور دانستی که وفات حضرت امام زین العابدین
 علیه السلام خارج از ماه محرم نبود پس انقضای دو ماه لامحاله آخر ربیع الاول خواهد بود

و الله اعلم بالصواب هذا ما قالوا

باب ششم

در احوال قبله از باب شریعت و کعبه اصحاب طریقت کشف اسرار و معجزات

در سال صد و چهارده بود و سن شریعت آنحضرت پنجاه و هفت سال بود مدت امامت آن حضرت نوزده سال و دو ماه بود و ابن بابویه و دیگران ذکر کرده اند که شهادت آنحضرت به امر ابراهیم بن ولید واقع شد و آنحضرت را مسموم کردند و بعضی هشام بن عبد الملک را نیز گفته اند و به روایت قطیبی و ندی شهادت آنحضرت صلواة الله علی نبینا وعلیه یام عبد الملک بود مخالف اقوال مشهوره و توارخ مضبوطه و شاید از آن روایت هشام افتاده باشد و قبر مقدس آنحضرت صلواة الله علی نبینا وعلیه باتفاق در یثرب است و در پهلوی پدر و وجد بزرگوار خود حضرت امام حسن علیه السلام و کلین بسند معتبر روایت کرده است که چون حضرت امام محمد باقر در بقا رحلت فرمود حضرت امام جعفر صادق هفت می فرمود که چراغ می افروزند در آن حجره که آنحضرت علیه السلام در آن حجره وفات یافته بود بکلماتی جلا العیون و در بعضی کتب ایشان آورده که وفات آنحضرت در ماه ربیع الاول و نزد بعضی ربیع الثانی و حدیث ابی نصر فی الجمل این دو قول میکنند زیرا که بنا بر مشهور دانستی که وفات حضرت امام زین العابدین علیه السلام خارج از ماه محرم نبود پس انقضای دو ماه لامحاله آخر ربیع الاول خواهد بود

و الله اعلم بالصواب هذا ما قالوا

باب ششم

در احوال قبله از باب شریعت و کعبه اصحاب طریقت کشف اسرار و معجزات

۴۵۰

ہوئے ہیں اور سے سنایا
کہتے تھے یہی وہ ہیں جو
سچ کیا ہو کہیں اس کے
سین کی روشنی جو خاراؤں میں
ان کے روشن ہے ہیں اور
اب ان کے ہیں اجبار ہے
جدا ہوئے ہیں ان کے ہیں
ہے سات پہاڑ اور تین
تین خلائق ہیں اور تین
تین ہیں تین ہیں اور
تین ہیں تین ہیں اور

[illegible]

فلیخرج من ذل المعصية الى عز الطاعة كسيرة عزت بخوابه بغیر برادران و خونیان
 و صولت خوابه بغیر سلطنت و مدگار ان پس باید که از خواری شرفانی
 خدا خود را بیرون آر و بسو عزت طاعت و بندگی خدا رجوع کند باز سنیان
 عرض کرد که زیاده ازین بگو حضرت فرمود من یصاحب صاحب سوء لا یسلم
 و من یرخل مدخل السور یمتیم و من لا یسلم لسانه یندم یعنی کسیکه مصاحبت کند
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم
 شود و کسیکه زبانش در اختیار نباشد پشیمانی گردد قال الشیخ عبد الرحمن سلمی
 رحمه الله فی کتاب تاریخ مشایخ الصوفیة فی اول حرف الهمیم جعفر بن محمد الصادق
 کینة ابو عبد الله الاطلاق العالیة و الفتوت الظاهرة و شان فی فهم القرآن
 ان صح عنه حسن حکمی عنه انه قال کل معرفته لا یقار بنا و ام مراقبه الله غر و جل
 و خوف تسلیط نمونرة و کل مخته لا یقار بباد و ام الموافقه فذلک غر و داسد
 آنحضرت فرمود هر معرفتی که باد و ام مراقبه و مشاهد و ترس حق سبحانه نباشد
 پس آن ظلم و ضلالت و غوایت و جهالت است و هر محنتی که با موافقت محبوب
 و مثال امر و کس بنود پس آن محبت غرور و دروغ و فتور است مردی
 ازان حضرت سوال کرد که قوت چیست فرمود لیست بالنسق و الفجور لکن
 الفتوت طعام مضوع و نایل مبدول و بشر مقبول و عفاف و اذی کفوف
 یعنی نیست کرم و بزرگی نفس و فجور بلکه طعام دادن بر دمان و عطا و نوال

و در این باب که از این بگو حضرت فرمود من یصاحب صاحب سوء لا یسلم
 و من یرخل مدخل السور یمتیم و من لا یسلم لسانه یندم یعنی کسیکه مصاحبت کند
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم
 شود و کسیکه زبانش در اختیار نباشد پشیمانی گردد قال الشیخ عبد الرحمن سلمی
 رحمه الله فی کتاب تاریخ مشایخ الصوفیة فی اول حرف الهمیم جعفر بن محمد الصادق
 کینة ابو عبد الله الاطلاق العالیة و الفتوت الظاهرة و شان فی فهم القرآن
 ان صح عنه حسن حکمی عنه انه قال کل معرفته لا یقار بنا و ام مراقبه الله غر و جل
 و خوف تسلیط نمونرة و کل مخته لا یقار بباد و ام الموافقه فذلک غر و داسد

در این باب که از این بگو حضرت فرمود من یصاحب صاحب سوء لا یسلم
 و من یرخل مدخل السور یمتیم و من لا یسلم لسانه یندم یعنی کسیکه مصاحبت کند
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم
 شود و کسیکه زبانش در اختیار نباشد پشیمانی گردد قال الشیخ عبد الرحمن سلمی
 رحمه الله فی کتاب تاریخ مشایخ الصوفیة فی اول حرف الهمیم جعفر بن محمد الصادق
 کینة ابو عبد الله الاطلاق العالیة و الفتوت الظاهرة و شان فی فهم القرآن
 ان صح عنه حسن حکمی عنه انه قال کل معرفته لا یقار بنا و ام مراقبه الله غر و جل
 و خوف تسلیط نمونرة و کل مخته لا یقار بباد و ام الموافقه فذلک غر و داسد

۳۵۳

و در این باب که از این بگو حضرت فرمود من یصاحب صاحب سوء لا یسلم
 و من یرخل مدخل السور یمتیم و من لا یسلم لسانه یندم یعنی کسیکه مصاحبت کند
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم
 شود و کسیکه زبانش در اختیار نباشد پشیمانی گردد قال الشیخ عبد الرحمن سلمی
 رحمه الله فی کتاب تاریخ مشایخ الصوفیة فی اول حرف الهمیم جعفر بن محمد الصادق
 کینة ابو عبد الله الاطلاق العالیة و الفتوت الظاهرة و شان فی فهم القرآن
 ان صح عنه حسن حکمی عنه انه قال کل معرفته لا یقار بنا و ام مراقبه الله غر و جل
 و خوف تسلیط نمونرة و کل مخته لا یقار بباد و ام الموافقه فذلک غر و داسد

و در این باب که از این بگو حضرت فرمود من یصاحب صاحب سوء لا یسلم
 و من یرخل مدخل السور یمتیم و من لا یسلم لسانه یندم یعنی کسیکه مصاحبت کند
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم
 شود و کسیکه زبانش در اختیار نباشد پشیمانی گردد قال الشیخ عبد الرحمن سلمی
 رحمه الله فی کتاب تاریخ مشایخ الصوفیة فی اول حرف الهمیم جعفر بن محمد الصادق
 کینة ابو عبد الله الاطلاق العالیة و الفتوت الظاهرة و شان فی فهم القرآن
 ان صح عنه حسن حکمی عنه انه قال کل معرفته لا یقار بنا و ام مراقبه الله غر و جل
 و خوف تسلیط نمونرة و کل مخته لا یقار بباد و ام الموافقه فذلک غر و داسد

اور ہوا اور زمین قتل سخت
ما را الیہ و سہیل بن ذبیحی
بیت سے رو بہ شام کے
ہوا اس واقعہ میں اکثر شہر
یہاں تک کہ اس کے اندر
اور ہوا یہ واقعہ عاشورہ کے
ان سترہ عشرہ ہجری میں
سہیل بن ذبیحی اور شام کے
اور شام اور شام کے
خوار کے اس درجہ خوار کے
اور شام کے اس درجہ خوار کے
اور شام کے اس درجہ خوار کے

ابو القاسم محمد ہمدانی اور وہ اولاد
حسن فی عسکری اور امام شافعی
علی ہادی نقی اور ابو جعفر امام
ابو جعفر امام علی نقی اور ابو جعفر امام
ابو حسن امام علی موسیٰ رضا اور
اور ابو ہاشم امام موسیٰ کاظم اور
علیہ السلام اور ابو جعفر امام محمد باقر اور
علی ابن حسین امام زین العابدین
علیہ السلام ابن کریم زین العابدین
میں اور اولاد امام جعفر بن محمد بن حسین
ابو القاسم محمد ہمدانی اور وہ اولاد

انکار حسرت گفت ای فلان جمعی کثیر را از علویان فانی ساختم و پیشوای ایشان را
 گذارتم که منم گفت جعفر بن محمد علیه السلام گفت وی مردیست مشغول بعبادت
 خدا و اصلا نظر بر دنیا ندارد گفت من دانستم که تو اعتقاد امامت وی داری من
 سوگند خورده ام که شب در نیایم تا خاطر خود را از وی فارغ سازم سیاف را
 بخواند و گفت چون جعفر بن محمد حاضر شود هرگاه که من نیست بر سر خود خنجر باید که دریا
 قل کنی پس گفت تصادق را حاضر کنند در وقت آمدن بوی پیوستم دیدم که لب
 می جنبانید اما ندانستم که چه میگوید لیکن قصه منصور را دیدم که بجهنمیش در آمد چون نشی
 از تلاطم امواج بحر و منصور را دیدم سر دپائی برهنه و لریزه بر اندامهای وی
 افتاده استقبال حضرت علیه السلام کرد و باز وی آنحضرت را گرفته بر سینه خود نشاند
 و گفت یا ابن سول الله باعث آمدن چه بود فرمود مرا خواندی مردم گفت حاجتی که
 داری بخواه حضرت فرمود حاجت من آنست که مرا سخاوانی تا من هر وقتی که خواهم
 با خیار خود حاضر شوم آنگاه برخاست چون بیرون رفت منصور جابه خواب طلبید
 و تا نیم شب بیدار و نمازها از وی فوت شد چون بیدار گشت مقرب خود را خواند
 و گفت در آنوقت که جعفر بن محمد حاضر شد از دپائی را دیدم که یک لب و سه
 بر زمین و یک بر بالای قصر من بود و بزبان فصیح من گشت که فرخدا تعالی
 فرستاده است که اگر تصادق گوئی رسانی ترا و قصر ترا فرو می برم حال بر من
 متغیر شد چنانکه دیدی مقرب منصور گفت این سحر است منصور گفت لگو که سحر است این

باز شاه کی از کبریا ساقی اسما علمه
 نه میاید چو شربت کی او است
 از کبریا ساقی اسما علمه
 نه میاید چو شربت کی او است
 از کبریا ساقی اسما علمه
 نه میاید چو شربت کی او است

در سر انچه شد دل و دنیا جان
 در سر انچه شد دل و دنیا جان
 در سر انچه شد دل و دنیا جان
 در سر انچه شد دل و دنیا جان

عبادت من از این ابرار کم
 عبادت من از این ابرار کم
 عبادت من از این ابرار کم
 عبادت من از این ابرار کم

ازینت اوس ازینت اوس
 ازینت اوس ازینت اوس
 ازینت اوس ازینت اوس
 ازینت اوس ازینت اوس

این آیت را به آواز خویش میخواند چون مراد میگفت برو و موسی بن جعفر را بیار
 من فتم و آنحضرت علیه السلام را آورد و مدعی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
 و خواب را آنحضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
 از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از شان نیست
 که بکنم مدعی گفت راست میگویی پس ربيع را گفت که آنحضرت علیه السلام را داده
 هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ربيع گوید که هم در شب ساختگی وی کردم
 و در بار روان نمودم از خوف آن مبادا مانعی پیدا نشود تا ایام رشید و در دینه بود پس
 دویم بار رشید آنحضرت علیه السلام را به بعد از طلبید و در آن وفات یافت نه اسف
 شود اهل البتة و فی فصل الخطاب روایت کرده شده که بارون رشید گفت من خواب
 دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حربه ایست
 و می فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری فبا و الله ترا بین حربه ذبح
 خواهم کرد و بر و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درهم بیاوده
 و بگو هر جا که بنام تشریف بیاید به مقامت فرماید و اگر بخیر حسد بحدینه تشریف برو و هرگاه
 که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین کرده بود به او داد پس آنحضرت
 فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را و خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود و منی

علی مرتضی علیه السلام را خواب دید که فرمود یا محمد بن عسیت من قولت ان تفسد و الاض
 و تقطع الارحام کرم ربيع گوید که شب بود که مدعی مرا طلبید چون من پیش وی رفتم شنیدم که
 این آیت را به آواز خویش میخواند چون مراد میگفت برو و موسی بن جعفر را بیار
 من فتم و آنحضرت علیه السلام را آورد و مدعی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
 و خواب را آنحضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
 از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از شان نیست
 که بکنم مدعی گفت راست میگویی پس ربيع را گفت که آنحضرت علیه السلام را داده
 هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ربيع گوید که هم در شب ساختگی وی کردم
 و در بار روان نمودم از خوف آن مبادا مانعی پیدا نشود تا ایام رشید و در دینه بود پس
 دویم بار رشید آنحضرت علیه السلام را به بعد از طلبید و در آن وفات یافت نه اسف
 شود اهل البتة و فی فصل الخطاب روایت کرده شده که بارون رشید گفت من خواب
 دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حربه ایست
 و می فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری فبا و الله ترا بین حربه ذبح
 خواهم کرد و بر و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درهم بیاوده
 و بگو هر جا که بنام تشریف بیاید به مقامت فرماید و اگر بخیر حسد بحدینه تشریف برو و هرگاه
 که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین کرده بود به او داد پس آنحضرت
 فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را و خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود و منی

او را خواب دید که فرمود یا محمد بن عسیت من قولت ان تفسد و الاض
 و تقطع الارحام کرم ربيع گوید که شب بود که مدعی مرا طلبید چون من پیش وی رفتم شنیدم که
 این آیت را به آواز خویش میخواند چون مراد میگفت برو و موسی بن جعفر را بیار
 من فتم و آنحضرت علیه السلام را آورد و مدعی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
 و خواب را آنحضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
 از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از شان نیست
 که بکنم مدعی گفت راست میگویی پس ربيع را گفت که آنحضرت علیه السلام را داده
 هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ربيع گوید که هم در شب ساختگی وی کردم
 و در بار روان نمودم از خوف آن مبادا مانعی پیدا نشود تا ایام رشید و در دینه بود پس
 دویم بار رشید آنحضرت علیه السلام را به بعد از طلبید و در آن وفات یافت نه اسف
 شود اهل البتة و فی فصل الخطاب روایت کرده شده که بارون رشید گفت من خواب
 دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حربه ایست
 و می فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری فبا و الله ترا بین حربه ذبح
 خواهم کرد و بر و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درهم بیاوده
 و بگو هر جا که بنام تشریف بیاید به مقامت فرماید و اگر بخیر حسد بحدینه تشریف برو و هرگاه
 که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین کرده بود به او داد پس آنحضرت
 فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را و خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود و منی

و گاه در حال غفلت و خواب دید که فرمود یا محمد بن عسیت من قولت ان تفسد و الاض
 و تقطع الارحام کرم ربيع گوید که شب بود که مدعی مرا طلبید چون من پیش وی رفتم شنیدم که
 این آیت را به آواز خویش میخواند چون مراد میگفت برو و موسی بن جعفر را بیار
 من فتم و آنحضرت علیه السلام را آورد و مدعی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
 و خواب را آنحضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
 از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از شان نیست
 که بکنم مدعی گفت راست میگویی پس ربيع را گفت که آنحضرت علیه السلام را داده
 هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ربيع گوید که هم در شب ساختگی وی کردم
 و در بار روان نمودم از خوف آن مبادا مانعی پیدا نشود تا ایام رشید و در دینه بود پس
 دویم بار رشید آنحضرت علیه السلام را به بعد از طلبید و در آن وفات یافت نه اسف
 شود اهل البتة و فی فصل الخطاب روایت کرده شده که بارون رشید گفت من خواب
 دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حربه ایست
 و می فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری فبا و الله ترا بین حربه ذبح
 خواهم کرد و بر و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درهم بیاوده
 و بگو هر جا که بنام تشریف بیاید به مقامت فرماید و اگر بخیر حسد بحدینه تشریف برو و هرگاه
 که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین کرده بود به او داد پس آنحضرت
 فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را و خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود و منی

[illegible]

ظاهر سے اہل عرب
 اہل عجم بھی اوستی کا فرق نہیں کرتے
 ظاہر سے اہل عرب
 اہل عجم بھی اوستی کا فرق نہیں کرتے
 ظاہر سے اہل عرب
 اہل عجم بھی اوستی کا فرق نہیں کرتے

[illegible]

خدا تعالیٰ بزرگشتم و ان زود تا بگویم ما را بس بود
فضل در بیان کفایت آنحضرت علیہ السلام

فصل در بیان کلمات آنحضرت علیہ السلام

فی فصل الخطاب فی دیلم الحجة المحمدیة من رجب سنة ثمان وثمانین و قد تم بحمد

سبیل صبیحہ پائیادہ
 خوش کن بیخ شہزادہ پائیادہ
 خوش گارت کرین کو کرادک اسباق ہے
 درمنوین خصلتی بعد کر خدائے
 اولی نام ہے بعد نام خدائے اولی
 اور فکرم اور فکر کو پیش کردہ
 بن سے ہوئی درون کے ناموں کے
 اور سیکھا اشارے سے ناموں کے
 نور زون پر او سب یون کیا اوسے
 مواخذہ جیسے باتا ہے مع خوش

اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام پیوستہ فرزند پسندیدہ خود را رضامی نامید میفرمود
 که بخوانید فرزند مرا رضا چون بان حضرت خطاب میکرد آنحضرت را ابو الحسن نامید
 و مادر آنحضرت تکتیم کینیر که حمیده مادر امام موسیٰ علیہ السلام بود و لما اسماء منها بنجیه و شفاة
 و ام البنین و استقدم اسماء علی تکتیم رویت است که حمیده که از جمله اشرف و بزرگواران
 عجم بود کینیر کے خرید و او را تکتیم مستی اگر دانید و آن جاریه سعادت مند بهترین زنان
 بود در عقل و دین و حیاء و خاتون خود حمیده را تعظیم می نمود و از روزیکه خرید
 او را هرگز نزد او نمی نشست برای تعظیم و اجلال و پس حمیده روزی با امام موسیٰ
 گفت که ای فرزند اگر اتمی تکتیم جاریه ایست که من از او بهتر ندیدم در زیر کی و محاسن اخلاق
 و میداتم هر تسلی که از او وجود آید پاکیزه خواهد بود و او را بتو می بخشیم و از تو انتظاس
 می کنم که رعایت حرمت او کنی چون حضرت امام رضا از او وجود آمد او را بطاهره
 می گردانید حضرت امام رضا شیر بسیار می آشامید روزی بطاهره گفت که
 مرضه دیگه بهر ساینده که مرا یاری کند گفتند مگر شیر تو می میکنند گفت و روغ نمیشود
 بخدا سوگند که شیر من کم نیست ولیکن نعل و او را دیکه بیشتر داشتیم و با ناعادت کرده بودم
 بسبب پیر دادن او کم شده است و این سبب بدین منجه قسم که او را از خود ترک ننمایم
 و چون حمیده بنجیه در حضرت امام رضا را خرید شیعہ حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله
 را در خواب دید آنحضرت باو گفت که ای حمیده بنجیه را بفزند خود موسیٰ تملیک نما
 که از او فرزند بی هم خواهد رسید که بهترین اهل زمین باشد و این سبب حمیده بنجیه را

اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام پیوستہ فرزند پسندیدہ خود را رضامی نامید میفرمود
 که بخوانید فرزند مرا رضا چون بان حضرت خطاب میکرد آنحضرت را ابو الحسن نامید
 و مادر آنحضرت تکتیم کینیر که حمیده مادر امام موسیٰ علیہ السلام بود و لما اسماء منها بنجیه و شفاة
 و ام البنین و استقدم اسماء علی تکتیم رویت است که حمیده که از جمله اشرف و بزرگواران
 عجم بود کینیر کے خرید و او را تکتیم مستی اگر دانید و آن جاریه سعادت مند بهترین زنان
 بود در عقل و دین و حیاء و خاتون خود حمیده را تعظیم می نمود و از روزیکه خرید
 او را هرگز نزد او نمی نشست برای تعظیم و اجلال و پس حمیده روزی با امام موسیٰ
 گفت که ای فرزند اگر اتمی تکتیم جاریه ایست که من از او بهتر ندیدم در زیر کی و محاسن اخلاق
 و میداتم هر تسلی که از او وجود آید پاکیزه خواهد بود و او را بتو می بخشیم و از تو انتظاس
 می کنم که رعایت حرمت او کنی چون حضرت امام رضا از او وجود آمد او را بطاهره
 می گردانید حضرت امام رضا شیر بسیار می آشامید روزی بطاهره گفت که
 مرضه دیگه بهر ساینده که مرا یاری کند گفتند مگر شیر تو می میکنند گفت و روغ نمیشود
 بخدا سوگند که شیر من کم نیست ولیکن نعل و او را دیکه بیشتر داشتیم و با ناعادت کرده بودم
 بسبب پیر دادن او کم شده است و این سبب بدین منجه قسم که او را از خود ترک ننمایم
 و چون حمیده بنجیه در حضرت امام رضا را خرید شیعہ حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله
 را در خواب دید آنحضرت باو گفت که ای حمیده بنجیه را بفزند خود موسیٰ تملیک نما
 که از او فرزند بی هم خواهد رسید که بهترین اهل زمین باشد و این سبب حمیده بنجیه را

اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے
 اور خدا سے محبت رکھنا اور اس سے

کسی شخص سے فرط غصے کے لئے کہ
 لوگوں نے اسے اس کی رسول اللہ اسکا
 کیا باعث ہے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ
 خدا رب رسول اللہ سے وہاں
 حاصل کر دے کہ اس کو دین کو تو
 دیتا ہوں اور یہ کہ اس کو عطا کرتے
 ہو شہید عطا فرماتے تھے اور کسی
 اٹھا کر کہنے کے اور باوجود حاجت
 سے کہ اپنے پاس نہ تھے غصہ کی
 راہ میں دیدیتے تھے

جسد ان المسمیہ ذوات کی
معلوم مواد پر مشتمل ہوتا ہے جو
کھانا یا آب و ہوا سے بن کر
پیشہ ہندہ ہو جاتا ہے اور بعد ذلک
پیشہ ہندہ سے پیدا ہونے والے
سبارک بین میں تھے ہیں کہ وہ
فصل اور منفی کو درمیان میں
اور وہ ذرات ہیں جو

اور اپنی پشت مبارک پر کھڑے ہو کر اپنے
چہرہ پر ان اسی سبب سے جو کہ وہ اپنے
نہوئے ہوئے حالت میں تھے اور
شدت عبارت اور ترشہم کی غرض سے
اسد پر چھٹ اور ترشہم سے
کہ بخیر روح اور سلام ہو گیا تھا
کیونکہ اس کے دل میں تمام محاسن

[illegible]

رسول اللہ فی المنام و امیر المؤمنین علی سے فقال رسول اللہ علی انک فی نظر نور اللہ
عز وجل و یطوق بحکمۃ بصیرت و لا یخطی و یعلم و لا یجمل قہد لی حکما و علما یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و علی مرتضیٰ علیہ السلام حضرت امام موسی کاظم در رویا فرمودند
کہ فرزند تو علی الرضا می بیند بنور خدا و میگوید بحکمت خدا کہ ہر صواب است و احتمال خطا
نہا در د عالم است کہ در آن جہل را دخی نیست و بر کردہ شدہ سینہ تے کینہ او از علم و
حکمت فی جامع الاصول فی ذکر الرضا انتہایہ امامہ الشیعہ فی زمانہ و فضائلہ اکثر
من ان کہی و ابن اثیر در شرح کتاب نبوت از جامع الاصول گفتہ کہ مجدد و مدبّر امامیہ
بر سرانیمہ تائید علی ابن موسی الرضا بود و از کلمات طیبات آنحضرت است کہ فرمود
لحمنا کفلا من الثواب و لمنا ضعفان من العذاب من کال منالم بطبع اللذخ و جل
فلیس منادانت اذا اطعت اللہ تعالی فاننت من اهل البیت و ابن توج علیہ السلام
اخر جہ اللہ تعالی من اہل معصیتہ و لیس بنی اللہ عز وجل و بنی احد قرابتہ و لا ینال
احد ولا یتہ اللہ الا بطاعتہ سبحانہ و لقد قال رسول اللہ یعنی عبد المطلب ایتونی
بالحاکم لا یحسابکم و انسابکم یا اہلبیت و جب حقنا بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
فرمان خدا بر رسول اللہ حق و لم یعط الناس من نفسه مثله فلاحقہ و قال جل و اللہ
خیر الناس فقال ہذا لا تخلف خیر منی کان الحقی اللہ عز وجل و اطوع لہ سبحانہ و اللہ
انشئت ہذا الایۃ ان اکرم عند اللہ اتقیم و قال رجل علی وجہ الارض شرف
منک یا ارفقال التقوی ثم خرم حضرت فرمود و بدر گاہ خدا نسب حسبک یعنی آید و تقوی

[illegible]

[illegible]

و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی
موسی رضا علیه السلام بمصلی عید همین حال خواهد رفت خداوند که چه فتنه بر پا کرد
و چه هنگامه شود مای ترسم که چگونه بسلاست خواهیم ماند پس مامون یکی از خواص
خود را بنجدست حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت
انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مرا محبت خود
فرماید و به مصلی عید تشریف نهیرد کسیکه همیشه نماز عید میکرد بدستور بامردمان
خو همسگر و پس حضرت سوزده را خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و جهت
بخانه نمود پیش تلف شدند مردمان در این روز و انتظام نیافت امر ایشان در
نماز عید نه از ترجمانی فضل الخطاب آنحضرت از جمله اولیایست که تصرف در جرات
و محبت بکسانست و دیگر اگر امانت بید و دیگران لیکن قطره از بحر ذخاری آرم از آنجمله
آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را ولیعهد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت
تشریف فرمایا اوقات وی شدی عاجزان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند
و پرده را که بر در سرای مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آمد
و آخر الامر بموجب تقابلی که اصحاب تنقیس و هوا با ارباب صدق و صفامیدارند
نفرته از جناب آنحضرت پیدا کردند و بایکدیگر اتفاق نمودند که بعد از این قریحه
معهود استقبال نکنند و پرده را بر ندارند چون دیگر بار حضرت تشریف آورد
ایشان که نشسته بودند از اختیار برخیزند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را

[illegible]

ہستے نر تو جان میں اور عدد ہو نہ چاہے
 اور چوچہ و عیبت کرنا منظور و مکر
 مٹھا نام ہو باقیست فرادینا صلی علیہ
 علیہ السلام کے مرقی امام بن ابی بنی
 مین اور کواہد و فاقات کی عالم چوری
 میں در علم مشرف و زانی شاعر و
 برسی کی حق فن کچھ قبیح میں سبک
 جوان اولے چا حسین علی بن علی
 دفن ہوئے اور کواہد و فاقات کی عالم
 محمد باقر اور اولے ہوئے امام

اور ابوصالح محمد بن علی الباقی اور ابن
ابو جعفر محمد بن علی الباقی اور ابن
محمد بن علی الباقی اور ابن
ابو سلیمان اور ابن
ابو سعید اور ابن
ابو سعید اور ابن
ابو سعید اور ابن

بغایت لطیف داد و فرمود که اینهار انگار که بآن زافات نگا هرشته خواهی شد
 بعد از آن مراجعت به عراق کردم و در راه بعضی از گردان یزدان آمدند و قافله
 ما را غارت کردند چنانچه با من سوکایراهن گشته هیچ نماند و بر هیچ چیز تاسف نداشتم
 که بر آن پیراهن و منسقه عطاسی آنحضرت تماسف بودم و در سخن آنحضرت که آنرا
 نگا هدار که بآن نگا هرشته خواهی شد متفکر بودم ناگاه دیدم که یکی از گردان بر
 اسب من سوار و جامه یارانی من در برآمد و نزدیک من بایستاد و منتظر آنکه از جامه
 جمع شوند و این بیت را خواندن گرفت که در اسلایات غلبت من تلاوة و اگر تیر غازی
 کرد با خود گفتم عجب است که در دمی از گردان طریق محبت اهل بیت میورد و پس طمع کرد
 مگویرا من و منسقه آن حضرت بدست من آید ویرا گفتم این قصیده را که گفته است
 گفت ترا با این چه کار گفتمم ادرین سبزی است که خواهم گفت گفت صاحب این قصیده
 ازان مشهور تر است که کسی بداند گفتم کیت آن گفت دعویل بن علی الخراسانی شاعر
 آل محمد گفتم سید و اشد که دعویل شتم و این قصیده من گفته ام اعتدال بسیار
 کرد و اهل قافله را طلب کرد و از ایشان استفسار نمود همه گواهی دادند که این
 دعویل است هر چه از قافله گرفته بود باز پس داد و هیچ نگاه نداشت و بفرستد
 و از محل خطر مارا گذرانید پس من قافله به برکت آن پیراهن و منسقه از بلا
 بر ستم و نگا هرشته شدیم و این قصیده در بعضی روایات از پنجاه بیت
 زیاده است و در آنجا ذکر قبور اهل بیت کرده است و چنین روایت است

[illegible]

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوں کہ میں نے اپنے والدین سے
 جواب سلام دیا اور کہا میں
 وہ دینا ہوتا ہے کہ میں نے
 ایسا اور سلام دیا اور کہا میں
 منقول ہے کہ میں نے اپنے والدین سے
 باپ ہوا اور ام علیہ السلام سے

وہاں دیر پر از برفت کرد و زبان وی از کار برفت چنانکہ آسانی سخن نمیشد
 چون بہ خراسان رسید شنید کہ حضرت امام رضا علیہ السلام و الشہادہ فیہما پوراست
 باخود گفت کہ وی ہل بیت نبوت است پیش وی روم شاید کہ این را علاجی تواند
 کرد شب در خواب دیدم کہ پیش امام رضا آدم و طلب شفاعت کردم فرمود کہ
 بستان کمونی و صغری و ملح و آزاب آب تر کن و دوسہ بار در دہان گیر کہ شفا یابی از
 خواب بیدار شدم و اعتبار نکردم چون بہ نیشاپور رسیدم حضرت امام رضا برون
 رفته بود و در بعضی رابطہ تزلزل کردم بعد از آن بخدمت حضرت رفتم و قصہ
 خود را باز گفتم و ذکر خواب نکردم حضرت امام رضا فرمود کہ داروی تو ہمان است
 کہ در خواب با تو گفته بودم گفت یا ابن رسول اللہ میخواستہم کہ دیگر بار بشتوم فرمود کہ
 بستان قدری کمونی و صغری و ملح و آب تر کن و دوسہ بار در دہان گیر کہ شفا یابی
 آن شخص چنان کرد و شفا یافت و از آنجملہ آنست ابو اسمعیل سندی گوید کہ بخدمت حضرت
 امام رضا علیہ السلام در آمد و یک کلمہ عزنی نمیدانستہم بر آنحضرت بعت سند و سلام فرمود
 آنحضرت بہمان لشت جواب داد و بعد از آن سوالات کردم زبان سندی وی از ہمہ
 بہمان زبان جواب گفت چون بیرون آدم عرض کردم کہ من زبان عزنی نمیدانم
 و عاقلی خدا متعالی مرا بدہشتن آن لہم کرد و ند دست مبارک پر لہا سے من مالید
 فی الحال زبان عزنی سخن گفتن آغاز کردم و از آنجملہ آنست کہ راوی گوید غریت حج کردم
 جاریہ من برای من جامہ را ترتیب کردہ بود کہ در آن احرام بندم چون احرام بند

او بخون کے پیر کو بوسہ دین
 پھر قصد کیا کہ پیر کو بوسہ دے
 میں نے پیر کو بوسہ دیا اور کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی از بوسہ ہوا در جہت اند
 ادب سے پوچھا کہ پیر کی بوسہ
 جا رہا تھا اور پوچھا کہ پیر کی بوسہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نہایت عزیز ہے یا نہیں
 کہ ملاقات کر کے بوسہ دے

شخص کی بوسہ نہ کرنا
 سے کہ اس کو بوسہ دے
 کہنے لگا اس لئے کہ میں
 حکمت دیکھا اور اس کو بوسہ دین
 سلام کرنا اور بعض روایت میں
 ایسا آج اب بھی کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے جابر
 علیہ السلام روایت کیا کہ میں

روایت کیا کہ میں نے اپنے والدین سے
 ایسا اور سلام دیا اور کہا میں
 منقول ہے کہ میں نے اپنے والدین سے
 باپ ہوا اور ام علیہ السلام سے

فریاد او اند که که زمین چون آتش
بجای زید بن علی که حق بین
نخله او است که حق بین
ارشاد کیا خطا هر دو او
دهائی دین که چون حضرت زید
بیاره در بنی خاد و سار
در سوخته او و خال او
سخنم که او را در بنی خاد
فریاد او اند که که زمین

۳۸۸
 حکم دینے کا حکم
 فیضیہ میں حاضر ہو کر
 اور اس کے حرم اور عائلہ کے
 کے ساتھ ایک ایک جگہ پر
 اجازت دینی میں سے
 اس کے لئے ایک ایک جگہ پر
 اس کے لئے ایک ایک جگہ پر

اشلست امیر المؤمنین و رضاه و الله یصنئ وایاه و از آنجمله آنست که حضرت امام
رضافرمود که چون مرا از مدینه طلبیدند عیال پریشان خود را جمع کردم و خبر شدادت
خود را بایشان دادم و گفتم که من ازین سفر معاودت نخواهم کرد اکنون بتغیرین
قیام نمایم و بر من زاری کنید و آب حسرت از دیده خود بیاری پس هر یک را بلبت
تود را و دایع نمودم و دوازده هزار درهم برایشان قسمت کردم و گفتم هرگز
بیسوئے شما معاودت نخواهم کرد و این آخرین ملاقات است قال فصل الخطاب
وكان الرضا اسود اللون كالبهي الكاظم وفي الانساب ايضا الرضا علي بن موسى الرضا
كان من اهل العلم والفضل مع شرف النسب والتحليل في روايته عن واسطه و
انساب ذکر کرده که حضرت امام رضا علم و اقرب بدار و فضائل بشمار و شرف نسب
با کمال داشت و خلل در روایات از آن حضرت از خلل روایات اگر از
ثقات و عدول بسند صحیح حدیثی از آن حضرت در روایتی از ابا بکر ارم و اجداد
عظام ثابت شود بالراس العین مقبول و عمل بر آن واجب و لازم است

کتاب علیہ الف مسطورۃ

انکہ ثابت ہو کہ بقول نقیض

واجب آمد آئین زمان ایمان

و ادراک فی سبب و موجب آن

فصل در بیان وفات آنحضرت

توفي آخر يوم من سنته ثلاث و مائتين وقد سم في مائة الزمان و استقى في تاريخ الامم

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

روز جمعه روز از رجب گذشته ششصد و نود و پنج هجری و مادر آنحضرت ام ولد
 بوده است و نام وی خیزران و قیل ریخته و قیل کل سن اهل الماریه القبطیه نزد علما
 امامیه اشتر آنست که روز ولادت آنحضرت جمعه بوده است پانزدهم ماه مبارک رمضان
 این نوزدهم و شیخ طوسی از عباس روایت کرده است که ولادت آنحضرت در دهم
 ماه مبارک رجب بوده است و دعائے که از ناحیه مقدس حضرت صاحب الامر بر او
 فی الحمله شهادت بر حقیقت این قول میدهد و مکان ولادتش با تفاق در مینه طیبه است
 و مادر بزرگوار آنحضرت ام ولد بود که او را سکینه میگفتند و بعضی خیزران و ریخته نیز
 گفته اند و اشتر آنست که ثوبیه بوده است و بعضی مزلیه نیز گفته اند و مر ویست
 که در اهل بیت ماریه مادر ابراهیم فرزند رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بوده است
 هذا ما قالوا و در اولاد حضرت امام علی موسی الرضا علیه السلام عقب از حضرت امام محمد تقی
 علیه السلام مانده زیرا که حضرت امام علی موسی رضا علیه السلام را دو پسر بود یکی را
 نام موسی است و دیگر آنحضرت علیه السلام و یک دختر فاطمه بود از موسی عقب مانده
 و از کمال علم و ادب و فضلی که از حضرت امام محمد تقی علیه السلام داشت در صغر سن
 مامون مشغول و سر شد و دختر خود ام الفضل را بر نی بوی داد و همراه آنحضرت
 بحدین رودان ساخت و هر سال هزار هزار در هم بوی فرستادی و بعد وفات
 پدر خود حضرت امام موسی رضا علیه السلام در سن چهارده سالگی در بعضی از کوهها
 بغداد با جمعی از کودکان ایستاده بود اتفاقا مامون بمقدشکار بیرون میر گذری

این کتاب در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار و اهل بیت علیهم السلام است و در بیان صفات و کمالات ایشان و در بیان احادیث و روایات و در بیان مناقب و فضیلت ایشان و در بیان کرامات و معجزات ایشان و در بیان شهادت و شجاعت ایشان و در بیان وفات و تدفین ایشان و در بیان مناقب و فضیلت ایشان و در بیان کرامات و معجزات ایشان و در بیان شهادت و شجاعت ایشان و در بیان وفات و تدفین ایشان

که حضرت امام محمد تقی برین سر پر گرفته است وزن خواسته است مامون در جواب نوشت
 که ترا برای آن بوی ندادم که جلالت را بر وی حرام کنم می باید که بعد ازین مثلین
 سخنان بن گوئی و نه نویسی از کلمات قدسیه آنحضرت است انه قال العادل الظلم والمعین له
 والراعی به شرکاء یعنی عاقل کننده ظلم و کسیکه مددگار ظالم و راضی فظلم باشد همه با شریک
 اند و ظلم یعنی ظالم و معین و راضی و همه شریک اند و فرمود یوم العدل علی الظالم اشد
 من یوم الجور علی المظلوم روز عدل و انصاف یعنی روز قیامت بر ظالم سخت تر است
 از روز ظلم او بر مظلوم و فرمود العلماء غر یا بکثرة الجهال بنیعم یعنی علماء و فضلای غر یا اند
 نه بر که جهلا میان ایشان بسیار اند و فرمود الصبر علی المصیبه مصیبه علی الشامت یعنی
 صبر کردن بر مصیبت در رخاست بر کسیکه بگردد دیگرے شادی میکند اسیات

توجه دانی ذوق صبرای شیشه دل	قاصه صبر از بهر آن نقش چگل
هفت سال ایوب با صبر و رقنا	در بلا خوش بود با ضیعت خدا
صبر به تابش متور در دوش	صبر گل ناچار از فردا در دوش

و فرمود من اهل فاجر اکان ادنی عقوبته الحرام کسیکه امید از فاجری و فاسقی دارد کمترین
 عقوبت آنکس است که محروم ماند و بقصد خود نرسد و حضرت فرمود اثنان علیان ابدان
 صحیح محتجب و علیل غلط یعنی دو کس همیشه بیمار اند تن در ست و صحیح که بر بیمار کند و بیمار که بر صحیح نکند
فصل در بیان کشف کرامت آنحضرت
 که تالش لا تعد ولا تحصى است و از آنجا است که چون مامون دختر خود ام الفضل را با آنحضرت

این کتاب در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار و اهل بیت علیهم السلام است و در بیان صفات و کمالات ایشان و در بیان احادیث و روایات و در بیان مناقب و فضیلت ایشان و در بیان کرامات و معجزات ایشان و در بیان شهادت و شجاعت ایشان و در بیان وفات و تدفین ایشان و در بیان مناقب و فضیلت ایشان و در بیان کرامات و معجزات ایشان و در بیان شهادت و شجاعت ایشان و در بیان وفات و تدفین ایشان

این کتاب در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار و اهل بیت علیهم السلام است و در بیان صفات و کمالات ایشان و در بیان احادیث و روایات و در بیان مناقب و فضیلت ایشان و در بیان کرامات و معجزات ایشان و در بیان شهادت و شجاعت ایشان و در بیان وفات و تدفین ایشان و در بیان مناقب و فضیلت ایشان و در بیان کرامات و معجزات ایشان و در بیان شهادت و شجاعت ایشان و در بیان وفات و تدفین ایشان

حضرت امام حسین علیه السلام کی شہادت کے بعد آپ کی مہاجر اور ہجرت کے بارے میں
 روایات کی ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں
 روایات کی ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں

کلا ح کرد ہر اہل آنحضرت ساخت تا بہرینہ برد چون کوفہ رسید آخر دزد نزل فرمود و بسید
 درآمد کہ در صحن آن درخت سدر بود کہ ہنوز باری نیاوردہ کوزہ آب طلبید و در تنج
 آن درخت وضو ساخت بعد ازان بامردم نماز شام گذارد بعد از فراغ و وقت
 بیرون آمدن بہ پاسے آن درخت رسیدہ میوہ تازہ بار آوردہ بود شیرین و نہ دہن
 مردم آنرا بہ تبرک گرفتند و میخوردند و از آنجا گشت کہ یکی در سلف گفتہ کہ در عراق
 بودم شنیدم کہ کسے در شام دیکو پیغمبری کردہ است و نہادہنی بروے نہادہ آوردہ
 در فلان جامعہ کس است بآنجائے رفتہ و در بان را چیرے دادم و پیش روی رفتہ ویرا
 یا عقل و قہم نام یافتہم از سپہ رسیدم کہ قصہ کو چون بودہ است گفت من مرگہ بودم
 از شام بعبادت مشغول در آن مسجدے کہ میگویند سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام
 آنجا نصب کردہ بودند یک شب رُوی بقبیلہ نشستہ و بہ ذکر خدا مشغول بودم ناگاہ
 دیدم کہ شخصے پیش روی من آمد و گفت بزخیر مرا خاتم مراند کہ راہ بہ برد خود را
 در مسجد کوفہ دیدم فرمود کہ میدانی کہ این کدام جائے است گفتم بلے مسجد کوفہ است
 در نماز ایستاد و من نیز در نماز ایستادم چون از نماز فارغ شد بیرون آمد و من نیز
 باوے بیرون آمدم اندکے برفت من نیز بردفتم خود را در مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم یافتہم بر روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کردم و در نماز
 ایستادم من نیز در نماز ایستادم پس بیرون آمدم من نیز بیرون آمدم اندکے راہ فرستہم
 و خود را در مسجد یک یافتہم طواف کرد و من نیز طواف کردم پس بیرون آمدم من نیز بیرون آمدم

۳۹۵
 این روایت سے لفظ شام کی
 امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں
 روایات کی ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں
 روایات کی ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں
 روایات کی ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں
 روایات کی ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں آپ کی ہجرت اور شہادت کے بارے میں

[illegible]

و گفتیم که فلان عالمی بشاد عار ساینده است و از جامه های شما جامه طلبیده است که گفتن
به وی کند فرمود که وی از آن مستغنی شده است من بیرون آدمم هیچ ندانستیم
که معنی آن سخن چه بود ناگاه بمن خبر رسید که وی پیش ازین سیزده روز یا چهارده روز
مرده است و از آنجمله آنست که راوی گوید که با یکی از اصحاب قصد سفری داشتم
بر حضرت امام محمد تقی علیه السلام در آمدم که دو اعلی گفت فرمود که اگر وزیر من مروید
تا فردا صبر کنید چون بیرون آمدم صاحب من گفت که من بیرون می روم که با من
بیرون رفته است من باز ندانم و وی برفت و شب آن راوی را که در آن فرو آمد
سپید گفت که در آن غرق شد و پیرد

فصل در بیان وفات آنحضرت

فی فصل الخطاب توفی الجواد محمد بن علی الرضا علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام سنه عشرين
وامتین واثمن وعشرون سنه وصلى علیه الثالث ابو جعفر هارون اعظم محمد بن ابرو الرشد
وفات آن حضرت روز سه شنبه شش روز از ذی الحجه گذشته سنه دویست و بیست و هجری در عهد
معتصم و گویند که آنحضرت را به زهر شهید کردند و قبرش در بغداد است در قفاقی قبر
جدوی حضرت امام موسی کاظم علیهما السلام و علماء امامیه در شهادت آنحضرت چنین
نقل کرده اند که آنحضرت از امامون رخصت طلبید و متوجه بیت اشد الحرام گردید
و از آنجا بحدیده جد خود حضرت رسول صلعم معاودت فرمود و آنجا سکنی اختیار نمود
در سال دویست و هزده مامون مرد و معتصم برادر او ظلیف گردید و بتکرار از استماع

اور فرقی الایمانی لاکہ کلام ہے
 العام ہے قلب برقاہن ہوتا ہے
 من ہو لکین لے وہ جز ہے کلام
 علم اور جز و کلام ہے
 آئینہ زمانہ میں جو زمانہ گذشتہ
 علم غایب علم اور جز و کلام ہے
 ایسی کلام کی نفس کی ہے کہ جو
 عقل جن میں انسان کو کلام ہے
 عامہ اس میں وہ ہے کہ جس
 مصحف فاطمہ اور خیرین اور
 بطور امر اور خیرین اور

فردین اے اور عرض کیا اے
راٹ کو درگاہ خدایا بھی خوشنودی
بندگی بندہ اور بندگی کروں
اگر تو زندگی کا ہاتھ بندگی کوں
کامیابی کے واسطے ہے زندگی کا
بالکل طاعت ہو جاؤ مقصود زندگی
نہ کہ جو کچھ ساقی کا ہے اوس سے
زندگی ہو جاؤ بدل دیا اللہ سے
ایک ہون برا ناز ہوا اوس سے
بندہ اوس سے ہو گیا مقصود

نہایت اعلیٰ کا کہوں نہ ادائیگی کا کام
معاذ کے ساتھ شایستہ حضرت قیام
اور معاذل کے ساتھ خوب ہر صفت
قیامین آخون کلام اللہ کے
ساتھ معاذل درستی کیسے بہت
داؤد یہ سب صحیح ہو سنئے
لے اللہ و فضل کی جگہ پر
آپ فوت ہے دار تر

[illegible]

عقبن کیا کہ بہت سے قیدی بن گئے تھے۔
مردن جنھوں نے اسے فرمایا نہیں ہے
سید کریم نے اسے کو اور زمین پر راحت
پہنچان کو اور زمین ہے سردار عمار
سفیان نے عرض کیا اسے زیادہ
ارشا ہو تو فرمایا اسے سفیان پانچ
ناشرانی سے کہہ دو تو عابد اور

راستی بود و سبب آنکه چون از آنجا که میفرمودند که این مسئله از کجا میگوید و بتو کل گفتند سوال کن
 که این مسئله از کجا است حضرت فرمود که حق تعالی در قرآن فرمود و لقد بعثنا کم انبیاء من
 کثیرة و یموتون و یولدون و نقالیم و غزوات و سرایا و شتا و دسه بود
 پس حقیقتا همه شتا و دسه و اکثر گفته کمتر ازین تصدیق نیاید که و در قدر که زیاده
 و دوازده و صد قافله خواهد داد و در دنیا و عقیقتی نفع و بهتر است وجود و سخنی آنحضرت
 مشهور و زمینی یکی از دیها که در نواحی سرمن را بود تشریف برد اعرابی و یرا
 طلب گفتند که بطلان و بیم رفته است و عتب رفت چون بخدمت آنحضرت رسید
 فرمود که چه حاجت آمده گفت من از انانم که بولاس جد تو علی ابن ابیطالب تسک
 بنده اند مرا دینی عظیم است که از آزادگان عاجز ام و غیر تو هیچکس را ندیدم که آنرا از
 گردن من بردارد فرمود که فاطمه خویش خوش دار و او را همراه خود آور در چون بآمد
 کرد با اعرابی فرمود که با تو سخنی خواهم گفت می باید که در آن مخالفت من نکنی اعرابی گفت
 نکنم آنحضرت بدست مبارک خود خطی نوشت باین مضمون که اعرابی را مبلغ کذا کذا زیاده
 از دینی می بود و در مسئله آنحضرت دین است فرمود که این را بستان چون من بسرم
 را می مراجعت کنم پیش من آئی و چون در بیان جامع نشسته باشم طلب من خود بکن
 و با من سخن درشت گوئی و انشد می باید که درین امر مرا نقت بکنی اعرابی گفت نکنم خطا
 گرفت چون آنحضرت سرمن را باز آمد و جمعی کثیر از اصحاب خلیفه و غیره پیشش دی
 حاضر بودند آن اعرابی حاضر شد و خط را بیرون آورد چنانچه آنحضرت صیت کرده بود

از او اخلاص از آنکه از آنجا که میفرمودند که این مسئله از کجا میگوید و بتو کل گفتند سوال کن
 که این مسئله از کجا است حضرت فرمود که حق تعالی در قرآن فرمود و لقد بعثنا کم انبیاء من
 کثیرة و یموتون و یولدون و نقالیم و غزوات و سرایا و شتا و دسه بود
 پس حقیقتا همه شتا و دسه و اکثر گفته کمتر ازین تصدیق نیاید که و در قدر که زیاده
 و دوازده و صد قافله خواهد داد و در دنیا و عقیقتی نفع و بهتر است وجود و سخنی آنحضرت
 مشهور و زمینی یکی از دیها که در نواحی سرمن را بود تشریف برد اعرابی و یرا
 طلب گفتند که بطلان و بیم رفته است و عتب رفت چون بخدمت آنحضرت رسید
 فرمود که چه حاجت آمده گفت من از انانم که بولاس جد تو علی ابن ابیطالب تسک
 بنده اند مرا دینی عظیم است که از آزادگان عاجز ام و غیر تو هیچکس را ندیدم که آنرا از
 گردن من بردارد فرمود که فاطمه خویش خوش دار و او را همراه خود آور در چون بآمد
 کرد با اعرابی فرمود که با تو سخنی خواهم گفت می باید که در آن مخالفت من نکنی اعرابی گفت
 نکنم آنحضرت بدست مبارک خود خطی نوشت باین مضمون که اعرابی را مبلغ کذا کذا زیاده
 از دینی می بود و در مسئله آنحضرت دین است فرمود که این را بستان چون من بسرم
 را می مراجعت کنم پیش من آئی و چون در بیان جامع نشسته باشم طلب من خود بکن
 و با من سخن درشت گوئی و انشد می باید که درین امر مرا نقت بکنی اعرابی گفت نکنم خطا
 گرفت چون آنحضرت سرمن را باز آمد و جمعی کثیر از اصحاب خلیفه و غیره پیشش دی
 حاضر بودند آن اعرابی حاضر شد و خط را بیرون آورد چنانچه آنحضرت صیت کرده بود

زیاده از شتا و دسه و اکثر گفته کمتر ازین تصدیق نیاید که و در قدر که زیاده
 و دوازده و صد قافله خواهد داد و در دنیا و عقیقتی نفع و بهتر است وجود و سخنی آنحضرت
 مشهور و زمینی یکی از دیها که در نواحی سرمن را بود تشریف برد اعرابی و یرا
 طلب گفتند که بطلان و بیم رفته است و عتب رفت چون بخدمت آنحضرت رسید
 فرمود که چه حاجت آمده گفت من از انانم که بولاس جد تو علی ابن ابیطالب تسک
 بنده اند مرا دینی عظیم است که از آزادگان عاجز ام و غیر تو هیچکس را ندیدم که آنرا از
 گردن من بردارد فرمود که فاطمه خویش خوش دار و او را همراه خود آور در چون بآمد
 کرد با اعرابی فرمود که با تو سخنی خواهم گفت می باید که در آن مخالفت من نکنی اعرابی گفت
 نکنم آنحضرت بدست مبارک خود خطی نوشت باین مضمون که اعرابی را مبلغ کذا کذا زیاده
 از دینی می بود و در مسئله آنحضرت دین است فرمود که این را بستان چون من بسرم
 را می مراجعت کنم پیش من آئی و چون در بیان جامع نشسته باشم طلب من خود بکن
 و با من سخن درشت گوئی و انشد می باید که درین امر مرا نقت بکنی اعرابی گفت نکنم خطا
 گرفت چون آنحضرت سرمن را باز آمد و جمعی کثیر از اصحاب خلیفه و غیره پیشش دی
 حاضر بودند آن اعرابی حاضر شد و خط را بیرون آورد چنانچه آنحضرت صیت کرده بود

از او اخلاص از آنکه از آنجا که میفرمودند که این مسئله از کجا میگوید و بتو کل گفتند سوال کن
 که این مسئله از کجا است حضرت فرمود که حق تعالی در قرآن فرمود و لقد بعثنا کم انبیاء من
 کثیرة و یموتون و یولدون و نقالیم و غزوات و سرایا و شتا و دسه بود
 پس حقیقتا همه شتا و دسه و اکثر گفته کمتر ازین تصدیق نیاید که و در قدر که زیاده
 و دوازده و صد قافله خواهد داد و در دنیا و عقیقتی نفع و بهتر است وجود و سخنی آنحضرت
 مشهور و زمینی یکی از دیها که در نواحی سرمن را بود تشریف برد اعرابی و یرا
 طلب گفتند که بطلان و بیم رفته است و عتب رفت چون بخدمت آنحضرت رسید
 فرمود که چه حاجت آمده گفت من از انانم که بولاس جد تو علی ابن ابیطالب تسک
 بنده اند مرا دینی عظیم است که از آزادگان عاجز ام و غیر تو هیچکس را ندیدم که آنرا از
 گردن من بردارد فرمود که فاطمه خویش خوش دار و او را همراه خود آور در چون بآمد
 کرد با اعرابی فرمود که با تو سخنی خواهم گفت می باید که در آن مخالفت من نکنی اعرابی گفت
 نکنم آنحضرت بدست مبارک خود خطی نوشت باین مضمون که اعرابی را مبلغ کذا کذا زیاده
 از دینی می بود و در مسئله آنحضرت دین است فرمود که این را بستان چون من بسرم
 را می مراجعت کنم پیش من آئی و چون در بیان جامع نشسته باشم طلب من خود بکن
 و با من سخن درشت گوئی و انشد می باید که درین امر مرا نقت بکنی اعرابی گفت نکنم خطا
 گرفت چون آنحضرت سرمن را باز آمد و جمعی کثیر از اصحاب خلیفه و غیره پیشش دی
 حاضر بودند آن اعرابی حاضر شد و خط را بیرون آورد چنانچه آنحضرت صیت کرده بود

عطا از شمس کو ناپا
 سانسے خوش قلعی از خیم کو ناپا
 اور غنقد کے ایذا دینے سے اور
 شمس پر اسے شورش و جلی کے ساتھ متوش ہوا
 کو گونے اور صحت خلق سے بھاگادار
 جو غنقد کے ساتھ نانس ہو اور سوسہ
 شیطانی اور کائنات سے کیے کیے
 نہ خود اور سیکر دیوار اور امام علیہ السلام
 سے عید و عرس کو کفیل اور قیاس کی حد
 سے باہر این نقل کو نہ تہین

صَوِّفُوا لِلِإِلهِ تَسْبِيحًا
أَعَادَتْ مِنْكُمْ كَسْبًا
بِزِيَارَتِي سُلْطَانِ الْعَالَمِينَ
مَشُورِينَ بِجَاهِ كَامِلِ رُوحَانِيَّةِ
الْإِسْلَامِ وَكَوْنِي فِي مَخَاطِئِ الْعَالَمِينَ
خَرَجْتُ مِنْكُمْ بِمَنْعِهِ مَنُودِ الْإِسْلَامِ
عَامِلِينَ فِي مَخَاطِئِ الْإِسْلَامِ وَكَوْنِي فِي مَخَاطِئِ الْإِسْلَامِ

[illegible]

تجربہ ہرگز نہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو اس قدر علم حاصل ہو سکے جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر عطا فرمایا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اقوال و افعال میں ایسی باتیں نظر آتی ہیں جو عام لوگوں کے خیال سے بالاتر ہیں۔

وہاں ہم یہاں پر ایسی مہمات بطرف الہی اہمیت

آن ہمارا ان منہراست اندر خزان	در ہمارا است آن خزان مگر از ان
غیب را بری و آنے دیگر است	آسمان آفتاب و دیگر است
تا پیر الہا کہ بر خاصان پرید	باقیان فی لیس من خلق جدید
و در کن از مغزو از بنی زکام	تا کہ ریح البتہ آید و رشام

و از انجمله آنست کہ دخیل بر بدن متوکل بفرسید کہ مشرت بر ہا کہ گردید و کسے جرات
 نیکو کہ بیشتر ہی بان برساند پس در متوکل نذر کہ اگر او عافیت یابد بال بسیاری
 برائی حضرت امام علی النقی علیہ السلام بفرسند پس قح بن خاقان با متوکل گفت کہ اگر
 میفرمائی بخندمت امام علی النقی علیہ السلام کس بفرسید شاید دوائی این مرض بفرماید
 گفت بفرستید چون بخندمت حضرت رفتند و حال متوکل را عرض کردند حضرت فرمود
 کہ شکا گو سفند را در گلاب بیندازید و بر آن جرات بہ بندید چون آن چیز را آوردند
 جمع از اتباع خلیفہ کہ حاضر بودند خندیدند و استہرا کردند و فتح ابن خاقان گفت سیدم
 کہ حرف آنحضرت نے اصل نیست اگر انچہ فرمودہ است بہ عمل آوریم ضروری نخواہد داشت
 چون و دارا بان موضع بستند در آن ساعت و بیل منفجر شد و متوکل از درد
 و الم آن جرات راحت یافت و مادرش و دو ہزار و ہزار دیکسہ کودہ و سر کسہ را
 مہر کردہ برای آنحضرت فرستاد چون متوکل شفا یافت مردی شکایت آن حضرت
 نزد متوکل کرد کہ اسلحہ و اموال بسیار جمع کردہ است و داعیہ خروج دارد پس

و از انجمله آنست کہ دخیل بر بدن متوکل بفرسید کہ مشرت بر ہا کہ گردید و کسے جرات
 نیکو کہ بیشتر ہی بان برساند پس در متوکل نذر کہ اگر او عافیت یابد بال بسیاری
 برائی حضرت امام علی النقی علیہ السلام بفرسند پس قح بن خاقان با متوکل گفت کہ اگر
 میفرمائی بخندمت امام علی النقی علیہ السلام کس بفرسید شاید دوائی این مرض بفرماید
 گفت بفرستید چون بخندمت حضرت رفتند و حال متوکل را عرض کردند حضرت فرمود
 کہ شکا گو سفند را در گلاب بیندازید و بر آن جرات بہ بندید چون آن چیز را آوردند
 جمع از اتباع خلیفہ کہ حاضر بودند خندیدند و استہرا کردند و فتح ابن خاقان گفت سیدم
 کہ حرف آنحضرت نے اصل نیست اگر انچہ فرمودہ است بہ عمل آوریم ضروری نخواہد داشت
 چون و دارا بان موضع بستند در آن ساعت و بیل منفجر شد و متوکل از درد
 و الم آن جرات راحت یافت و مادرش و دو ہزار و ہزار دیکسہ کودہ و سر کسہ را
 مہر کردہ برای آنحضرت فرستاد چون متوکل شفا یافت مردی شکایت آن حضرت
 نزد متوکل کرد کہ اسلحہ و اموال بسیار جمع کردہ است و داعیہ خروج دارد پس

ایک سال بعد از آن کہ متوکل از مدینہ فرار کرد و در کربلا شہید شد، حضرت علی بن ابی طالب (ع) فرمودند کہ اگر کسی از شما را خبر دہد کہ متوکل در کربلا شہید شد، او را کشتہ و کشتہ کنید۔

[illegible]

اس قدر صفت کیوں نہ دی کہ وہ
 آپ نے اس شخص کو
 علیہ السلام سے
 میں اٹھا ہے کہ حضرت صادق
 کے نکات اپنی میں نے اور بھی
 کہیں پڑھا اور بھی
 شدت مجھ میں کی اور اس
 میں نے اس کا کو یاد کیا جب
 کیا میں ہزار میں
 کو اس میں ہے کہ
 سو فی نہیں اور کتابت کے
 میں اس میں ہے کہ

علی بن ابراهیم قمی و ابن عباس و زید و شنبه نهم ماه حجب و بر روایت شتاب
 بست و پنجم ماه جادی الاخری بود و روایت دیگر بست و نهم ماه مذکوره بود
 و بر روایت دیگر بست ششم ماه مذکور و بن شریف آنحضرت در آنوقت
 به روایتی پچهل سال رسیده بود و بر روایت دیگر پچهل یک سال و چند ماه و در
 هنگام وفات در برابر گوازه که منصب جلیل اقدراست کبری و خلافت عظمی
 مقرر اند کرد و یازده نفر پیشش شش سال و پنج ماه تقریباً گذشته بود و در آنوقت آنحضرت سی و
 سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد
 از آن شوال آنحضرت را به سر مناسک طلبید بست سال در سر مناسک طون فرمود
 در خانه که کنونی فنی است و بنابر قول ابن ابویه و جماعتی دیگر معتبر
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و بر سر او در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و امانت

باب یازدهم در بیان احوال قدوة اولیا مستند الصالحی ارشاد
 سرار لم نزل فی حضرت امام علی محمد بن عسکری علیه السلام
 فضل و بیان ولادت و اسم و لقب و کنیت آنحضرت و اسم شریف آنحضرت
 بود و کنیت او ابو محمد و القاب شریف زکی و هادی و عسکری است و خالص و سراج
 و وجهه لقب وی عسکری گذشت و وی سینه چون پدر عسکری مشهور است
 و لهذا را عسکری ثانی میگویند و مادر آنحضرت ام ولد بود نام و کسوم و بعضی

علی بن ابراهیم قمی و ابن عباس و زید و شنبه نهم ماه حجب و بر روایت شتاب
 بست و پنجم ماه جادی الاخری بود و روایت دیگر بست و نهم ماه مذکوره بود
 و بر روایت دیگر بست ششم ماه مذکور و بن شریف آنحضرت در آنوقت
 به روایتی پچهل سال رسیده بود و بر روایت دیگر پچهل یک سال و چند ماه و در
 هنگام وفات در برابر گوازه که منصب جلیل اقدراست کبری و خلافت عظمی
 مقرر اند کرد و یازده نفر پیشش شش سال و پنج ماه تقریباً گذشته بود و در آنوقت آنحضرت سی و
 سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد
 از آن شوال آنحضرت را به سر مناسک طلبید بست سال در سر مناسک طون فرمود
 در خانه که کنونی فنی است و بنابر قول ابن ابویه و جماعتی دیگر معتبر
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و بر سر او در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و امانت

علی بن ابراهیم قمی و ابن عباس و زید و شنبه نهم ماه حجب و بر روایت شتاب
 بست و پنجم ماه جادی الاخری بود و روایت دیگر بست و نهم ماه مذکوره بود
 و بر روایت دیگر بست ششم ماه مذکور و بن شریف آنحضرت در آنوقت
 به روایتی پچهل سال رسیده بود و بر روایت دیگر پچهل یک سال و چند ماه و در
 هنگام وفات در برابر گوازه که منصب جلیل اقدراست کبری و خلافت عظمی
 مقرر اند کرد و یازده نفر پیشش شش سال و پنج ماه تقریباً گذشته بود و در آنوقت آنحضرت سی و
 سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد
 از آن شوال آنحضرت را به سر مناسک طلبید بست سال در سر مناسک طون فرمود
 در خانه که کنونی فنی است و بنابر قول ابن ابویه و جماعتی دیگر معتبر
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و بر سر او در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و امانت

علی بن ابراهیم قمی و ابن عباس و زید و شنبه نهم ماه حجب و بر روایت شتاب
 بست و پنجم ماه جادی الاخری بود و روایت دیگر بست و نهم ماه مذکوره بود
 و بر روایت دیگر بست ششم ماه مذکور و بن شریف آنحضرت در آنوقت
 به روایتی پچهل سال رسیده بود و بر روایت دیگر پچهل یک سال و چند ماه و در
 هنگام وفات در برابر گوازه که منصب جلیل اقدراست کبری و خلافت عظمی
 مقرر اند کرد و یازده نفر پیشش شش سال و پنج ماه تقریباً گذشته بود و در آنوقت آنحضرت سی و
 سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد
 از آن شوال آنحضرت را به سر مناسک طلبید بست سال در سر مناسک طون فرمود
 در خانه که کنونی فنی است و بنابر قول ابن ابویه و جماعتی دیگر معتبر
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و بر سر او در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و امانت

سیدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان
 و سیدنا ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان
 و سیدنا ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان

ساسیل گفته اند و حضرت امام علی النقی وی را حدیث نام نهاد و آن غفیفه کریمه در
 نهایت صلاح و ورعی و تقوی بوده است فی فضل خطاب کانت ولادت فی
 سنه احدی و ثلاثین و بائین و قبل سنه ثنین و ثلاثین و نزل علما را امیه
 و تاریخ ولادت با سعادت آنحضرت اشتهر است که در سال دویست و سی و دوم
 هجرت واقع شد و بعضی دهم ماه مذکور و بعضی دوشنبه چهارم نیز گفته اند و شیخ
 مفید بیج الاول سال دویست و سی هجرت نقل کرده و در مکان ولادت مدینه شرف
 است و بعضی سرین رای نیز گفته اند

فصل در بیان کرامات آنحضرت

و آن بسیار و بی شمار است از آنجمله آنست که محمد بن علی ابن ابراهیم
 ابن موسی ابن جعفر گفته که وقتی معیشت برافقایت نداشت و پدر من گفت بیایا
 پیش ابو محمد زکی برویم زیرا که بے راجح و وساحت و صف میکند گفتم قوی را
 می شناسی گفت من ویرانی شناسم و هرگز ندیده ام پس بقیعه رفتم
 در راه ایستادم بدین در راه گفت که پس چندییم بآنکه را با فصد و همدم بدید
 و دیت درم را جامه سازیم و دویست درم را آرد و خیم و صد درم را در سار و خراج
 نفقه کنم من با خود گفتم که چه باشد که مرا سیصد درم و صد درم را جامه سازیم
 و صد درم را نفقه کنم و صد درم را در سار و خیم و صد درم را در سار و خیم
 و بجانب کوهستان روم چون بدرخانه رسیدیم

سیدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان
 و سیدنا ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان
 و سیدنا ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان

سیدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان
 و سیدنا ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان
 و سیدنا ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مره بن كاهل بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان

۴۱۶
 جب چورام کو چھوڑ دیا
 سچا کہلا اور اس کا سب
 ایسے کے تیرا ہی ہے
 وہ عدل کیا ہے نہ انصاف
 کی وفات کا زمانہ
 کی وفات کا زمانہ
 کی وفات کا زمانہ

[illegible]

سته خمر و خمیس و یائین ابرام و لایقال اما زجس تو فی ابود و نه سته شین و خمس
 ستین و فات آنحضرت در ماه ربیع الاول و پنج ششم ماه مذکور روز جمعه
 سنه دوم و شصت و بعضی ثامن ماه مذکور گفته و نزد علماء امامیه تاریخ
 شهادت آنحضرت باتفاق اکثر مورخان و محدثان هشتم ماه ربیع الاول سال
 دویست و شصت هجرت بود و پنج طوسی در مصباح اول ماه مذکور نیز
 گفته است و اگر گفته اند که روز جمعه بود بعضی چهارشنبه و بعضی یکشنبه نیز
 گفته اند و از عمر شریف آنحضرت علیه السلام بیست و نه سال گذشته بود
 و بعضی بیست و شصت سال نیز گفته اند و مدت امامت آنحضرت قریب
 شش سال بود و ابن بابویه و دیگران گفته اند که مقیم عباسی آنحضرت را بر
 شهید کرد و در کتاب عیون المعجزات از احمد بن اسحاق روایت کرده است که
 آنحضرت در ماه ربیع الآخر سال دویست و شصت از دنیا رحلت کرد و در سرزمین
 دیمولوی پیر بزرگوار خود مدفون گردید و عمر شریف آنحضرت بیست و نه سال بود

پروازم

ویر بیان احوال حضرت صاحب الزمان خلیفۃ الرحمن بحجۃ اللہ الشاہ پر رسول اللہ
ملتان حضرت امام محمد علی علیہ السلام فی الصلوٰۃ والسلام فی فضل خطاب
ابو محمد الحسن العسکری ولد محمد علیہ السلام معلوم عند خاصۃ صحابہ و ثقافت اہلہ
ویر وی ان حکیمیت ابی جعفر محمد باقر وادعیمہ فی محمد الحسن العسکری کانت تحبہ ویرعولہ

ایک نئی ملک سے اس کو اپنے قلم میں لایا
میں نے اس کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے
اس کی طرف سے ایک خط آیا ہے کہ وہ میری کتاب
پڑھ کر بہت متاثر ہوئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ
کتاب ان کے دل پر گونجتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

۴۱۸
 کہ جس نے اپنے آپ کو ازادی سے
 عفو و درگزر نہیں کیا ہے وہ اسے
 اوشے اور تیرہ بن وکیل
 اور نو اور کلمہ کے بیان
 علیہ علی ابائے الکریمین
 ایک شفا و روضہ ہیں
 جو قاضی زبیدہ ہر بین
 کر مات آسپے سب خوشنویسی
 کہیں جوری خوشنویسی

[illegible]

انیمت صاحب شهابه از ان از زانوی دی برخاست ابو محمد گفت ویرایانی داخل
الی الوقت العلوم به آن خانه درآمدن بوی نظر کردم پس ابو محمد مرا گفت برخیز و بین
که در خانه کیست بخانه درآمدیم همگی پس را ندیدم و روایت است که شخصی گفته که مقصد
مرا باد کوسن گیر طلبید و گفت حسن ابن علی در سر من رای وفات یافت زود بروید
و در خانه ویرا فرود گیرید و هر که در خانه دی ببینید سر ویرا بمن آید را وی میگوید که قسم
به سراسی وی در آدم سزلی دیدیم در غایت خوبی و پاکیزگی گویا که حالی از عمارت
دی فارغ شده بودند و در آنجا پرده دیدیم فرو گذاشته پرده را برداشتم سراسی
دیدیم به آنجا در آمدیم و رای دی در دم در اقصای آن حصیری بر روی آب انداخته
و مردی خوبترین صورت بر بالای آن حصیر و نماز ایستاده با بیج التفات نکرد
یکی از ان دو نفر که با من بود سبقت گرفت و خواست که پیش روی رود در آب غرق
شد و اضطرابی کرد تا دست وی گرفتم و خلاص گردانیدم بعد از ان نفر دیگر
خواست که پیش رود ویرا نیز همان حال پیش آمد و خلاص کردم من حیران بماندم پس
گفتم ای صاحب خانه از خدا استعالی و از تو عذر میخواهم و الله که من ندانستم که حال
چییست و به کجای آمیم از آنچه کردم بخدا استعالی باز گشتم هر چند گفتم بمن بیج التفات
نکرد باز گشتم قصه پیش شخصه گفتم گفت این سراپوشیده دارد و الا بفرایم که
شمار اگر در زنت بدانی خواهی اله النبوة و ابن همان مهدی موعود آخر الزمان خواجه خدا
سسمی بقایم خلیفه الرعای آخر الائمة الشیخا عشر نزد امامیه است میگویند که ولادت تشریف

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است

و هیچ چیز از اعمال بندگان بر وی مخفی نماند و الامام پوید و پوید و بیج و بیض و پاک و شرب و نیج و نیوج و یخن و یخک و یکی و یجی و یسیت و یفسر و یزار

فصل

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است
 جامع الاصول فی الشراط الساعه و علاما تها عن ابن سعد و ان رسول الله قال لولم
 یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذالک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلا منی
 او من اهل بیته یواطی اسمہ اسمی و اسم اهل بیته یواطی اسمهم و عدلکم لکم لیت یطوّل
 و جورا و فی ردایتہ اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیک العرب من اهل بیته رجل یواطی
 اسمہ اسمی اخرجه ابو داود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة
 و المعجزات فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله
 لا ینیب الیالی و الامام حتی یمیت الله فتعالی رجلا من اهل بیته یواطی اسمہ
 اسمی یطوّل الارض عدلکم لکم لیت قبل ذالک جورا عن ابن شمیم باسناده عن یحیی
 بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا
 اهل البیت یصلی الله تعالی فی لیلہ و یسنو الامم المستغفری المعلن استحق بن عبید الله
 بن ابی طلحه عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان اهل الجنة اتوا
 و علی و الحسن و الحسین و حمزه و جعفر و المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری
 انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان فقر تسبیح و الا نشان و الا نفع و غیر فیما

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است
 جامع الاصول فی الشراط الساعه و علاما تها عن ابن سعد و ان رسول الله قال لولم
 یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذالک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلا منی
 او من اهل بیته یواطی اسمہ اسمی و اسم اهل بیته یواطی اسمهم و عدلکم لکم لیت یطوّل
 و جورا و فی ردایتہ اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیک العرب من اهل بیته رجل یواطی
 اسمہ اسمی اخرجه ابو داود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة
 و المعجزات فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله
 لا ینیب الیالی و الامام حتی یمیت الله فتعالی رجلا من اهل بیته یواطی اسمہ
 اسمی یطوّل الارض عدلکم لکم لیت قبل ذالک جورا عن ابن شمیم باسناده عن یحیی
 بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا
 اهل البیت یصلی الله تعالی فی لیلہ و یسنو الامم المستغفری المعلن استحق بن عبید الله
 بن ابی طلحه عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان اهل الجنة اتوا
 و علی و الحسن و الحسین و حمزه و جعفر و المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری
 انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان فقر تسبیح و الا نشان و الا نفع و غیر فیما

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است
 جامع الاصول فی الشراط الساعه و علاما تها عن ابن سعد و ان رسول الله قال لولم
 یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذالک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلا منی
 او من اهل بیته یواطی اسمہ اسمی و اسم اهل بیته یواطی اسمهم و عدلکم لکم لیت یطوّل
 و جورا و فی ردایتہ اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیک العرب من اهل بیته رجل یواطی
 اسمہ اسمی اخرجه ابو داود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة
 و المعجزات فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله
 لا ینیب الیالی و الامام حتی یمیت الله فتعالی رجلا من اهل بیته یواطی اسمہ
 اسمی یطوّل الارض عدلکم لکم لیت قبل ذالک جورا عن ابن شمیم باسناده عن یحیی
 بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا
 اهل البیت یصلی الله تعالی فی لیلہ و یسنو الامم المستغفری المعلن استحق بن عبید الله
 بن ابی طلحه عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان اهل الجنة اتوا
 و علی و الحسن و الحسین و حمزه و جعفر و المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری
 انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان فقر تسبیح و الا نشان و الا نفع و غیر فیما

یہاں سے دیکھ کر
میں نے کہا کہ یہ
میں نے کہا کہ یہ
میں نے کہا کہ یہ

و بروایتی دو بار خسوف فرشتود در یک ماه دیگر آنکه گفته در مدینه واقع شود که سنگ
ریت که در مدینه اند غرق خون گردند و خلق از مدینه بیرون روند و مقدار
دو فرسنگ بعد از آن مهدی بیرون آید و دیگر بادشاه شام و بادشاه مصر خنکند
که اهل شام چند قبیل اهل مصر را اسیر کنند و دیگر از جانب مشرق مدی پیدا شود
همراه بر جاهی سیاه باشد بالشکر بسیار برای اعانت مهدی دیگر آنکه اهل مصر
بر طرف شام بروند دیگر آنکه تاریکی در عالم پیدا شود چنانچه دود و باد و دیگر آنکه
پیش از مهدی مردان هر یکی از فرزندان امیر المومنین علیه السلام حج شوند و بیت
کنند آنکه اول آن بیت نباشد پس کشته شود و یا بمیرد بعد از آن مهدی ظهور کند
فصل در بیان خبرهای که واقع شود از اول خروج حضرت
امام مهدی علیه السلام تا آخر وفات آنحضرت علیه السلام
یکی آنست که از که مشرفه خروج کند در محرم روز عاشوره بعد عشاء در تاریکی
بعد از آنکه دو بیت و چهار سال برهنه را بگذرد جلال الدین سیوطی آورده
که از اثنا چنین معلوم شده و حق آنست که ظهور آنحضرت بنجر خدا دیگر نمیدانند
و الله اعلم بالصواب و در فصل الخطاب بروایتی از حضرت امام رضا پرسیدند
کے ظاہر خواهد شد مهدی از زینت شما حضرت فرمود که برداشت آنکه اہلبیت
مثل مهدی مثل قیامت است نمی داند و اگر حق تعالی و یکا یک ظاہر شود
حکم بعد از انصاف کند و از تمامه بیرون آید با وی صحیفه باشد که در آن اسامی

[illegible]

۴۲۶

و شربهای ایشان باشد و پیش و علی باشد که وقت خروج او منتشر گردد و جدا و
گویا گرداند خدا ان علم کشاده را و بزبان فصیح ندانند بیرون آئی ایادی خدا
و مسمدی را سیفی خلقت باشد و وقت ظهور حضرت خود از غلاف بیرون آید
و بزبان فصیح بگوید ظاهر شو ای لی خدا پس بیرون آید و قائم کند حدود خدا
و زمین او و هر یک و بر بسیارش میکائیل باشد خوشا حال کسی که به سعادت
بلا از تشنگی فزاید و خشم شد کلام فصل الخطاب و تسبیح و سوره اشراق قوم بعد
اهل مدر او را معیت کنند در میان رکن و مقام ابراهیم علیه السلام و با حضرت
امام مهدی علیه السلام برقی حضرت رسالت پناه صلیم از صفات سیاه چهار گوشه
بوده باشد هرگز بعد از وفات آنحضرت علیه السلام او را کسی بر پا نکند و تا زمان
مهدی و او را بر پا کند و بران رایت نقش بر طریق علم و ستم باشد
البینة الله یعنی بحیث برای خداست و صاحب برقی شخصی باشد که نام او شیعیان
بن صالح التمیمی اند که ریشش باشد و با مهدی پیراهن و تیغ حضرت رسالت باشد
چون نماز عشاء گذارده بر منبر برآید خطبه و از بخواند و خلق را دعوت سوئے
طاعت خدا و رسول خدا بکنند و ناصران و یاری و امان مهدی پیشتر از کودکان
و اهل بین و ایدال شام باشند و دنیا را مالک شود و چنانچه در القرون حضرت
سلیمان علیه السلام مالک شوند و تمام عرب و عجم مسلمانان او را طاعت کنند
در جنگ در حدیث آمده که چهار کس تمام زمین را مالک شدند و کس از

[illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 کو خیر برکات ایک رات کو ہم نے
 سے خیر الدہ حضرت امام رضا
 زکریا کو ان میں جب حیدرہ
 وہ کم ہونے کی وجہ سے
 کی بہت سی باتوں کو اس کو
 کی بہت سی باتوں کو اس کو
 ہے لیکن اس کی عادت میں
 خدا کی قسم دودھ میرا دودھ
 ہے لیکن اس کی عادت میں
 خدا کی قسم دودھ میرا دودھ

حضرت عیسیٰ و رازخم نرند و میشند و او را ہلاک گردانند بعد از ان حضرت
 امام ہمدی علیہ السلام وفات یابد و عیسیٰ بعد از ان تا چهل سال
 بادشاہی میکند همچو بادشاہی حضرت امام ہمدی علیہ السلام بعد از ان یاجوج
 و ماجوج پیدا شوند بالشکری بھیجند کہ از فرزندان حضرت آدم باشند
 کوچک ایشان یک شیر باشند و بزرگ ایشان سہ شیر باشند عالم را خراب
 کنند و حضرت عیسیٰ را بر کوہ طور حصر کنند باشند تمام پس خدای تعالی
 مسلمانان را از شر ایشان خلاص کند و ایشان را ہلاک کند چنانچہ تفصیل
 این قصہ و حالات در کتب احادیث مذکور و مرقوم است بعد از ان
 دابہ الارض پیدا شود و بعد از ان آفتاب از مغرب طلوع کند
 بعد از ان در توبہ بستمہ شود و قرآن از میان برداشتمہ شود و کعبہ را
 اہل حبشہ و یران کنند بعد از ان قیامت قائم گردد و اللہ اعلم یسئلونک
 عن الساعۃ ایان مر سہا عنہم انت من ذکر اہا و الی ربک متہما ہا و حضرت امام
 ہمدی آخرائم ہدی است کہ مشہور بہ دو وزوہ امام اندونی صحیح البخاری
 فی اواخر کتاب الاحکام فی آخر باب الاستخلاف قبل کتاب التیمی فی اواخر الریح
 الرابع من الصحیح حدثننا محمد المثنی حدثننا شعبہ عن عبد الملک سمعت جابر بن سمر
 قال سمعت النبی یقول یون انما عشر امیر افعال کلمتہم سمعنا فقال فی نہ صلی
 علیہ و آلہ وسلم قال کلمہ من قریش فی روایتہ قال النبی لا یرال امر الناس باضیہا

سلسلہ سچے کما اس زبانی
 نہیں جانتا ہوں نے اس زبانی
 انصاف یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی
 اسکو یہ کہ اس زبانی

حضرت عیسیٰ و رازخم نرند و میشند و او را ہلاک گردانند بعد از ان حضرت
 امام ہمدی علیہ السلام وفات یابد و عیسیٰ بعد از ان تا چهل سال
 بادشاہی میکند همچو بادشاہی حضرت امام ہمدی علیہ السلام بعد از ان یاجوج
 و ماجوج پیدا شوند بالشکری بھیجند کہ از فرزندان حضرت آدم باشند
 کوچک ایشان یک شیر باشند و بزرگ ایشان سہ شیر باشند عالم را خراب
 کنند و حضرت عیسیٰ را بر کوہ طور حصر کنند باشند تمام پس خدای تعالی
 مسلمانان را از شر ایشان خلاص کند و ایشان را ہلاک کند چنانچہ تفصیل
 این قصہ و حالات در کتب احادیث مذکور و مرقوم است بعد از ان
 دابہ الارض پیدا شود و بعد از ان آفتاب از مغرب طلوع کند
 بعد از ان در توبہ بستمہ شود و قرآن از میان برداشتمہ شود و کعبہ را
 اہل حبشہ و یران کنند بعد از ان قیامت قائم گردد و اللہ اعلم یسئلونک
 عن الساعۃ ایان مر سہا عنہم انت من ذکر اہا و الی ربک متہما ہا و حضرت امام
 ہمدی آخرائم ہدی است کہ مشہور بہ دو وزوہ امام اندونی صحیح البخاری
 فی اواخر کتاب الاحکام فی آخر باب الاستخلاف قبل کتاب التیمی فی اواخر الریح
 الرابع من الصحیح حدثننا محمد المثنی حدثننا شعبہ عن عبد الملک سمعت جابر بن سمر
 قال سمعت النبی یقول یون انما عشر امیر افعال کلمتہم سمعنا فقال فی نہ صلی
 علیہ و آلہ وسلم قال کلمہ من قریش فی روایتہ قال النبی لا یرال امر الناس باضیہا

۴۲۹
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی
 میں نے اس زبانی

امام ہمدی علیہ السلام وفات یابد و عیسیٰ بعد از ان تا چهل سال
 بادشاہی میکند همچو بادشاہی حضرت امام ہمدی علیہ السلام بعد از ان یاجوج
 و ماجوج پیدا شوند بالشکری بھیجند کہ از فرزندان حضرت آدم باشند
 کوچک ایشان یک شیر باشند و بزرگ ایشان سہ شیر باشند عالم را خراب
 کنند و حضرت عیسیٰ را بر کوہ طور حصر کنند باشند تمام پس خدای تعالی
 مسلمانان را از شر ایشان خلاص کند و ایشان را ہلاک کند چنانچہ تفصیل
 این قصہ و حالات در کتب احادیث مذکور و مرقوم است بعد از ان
 دابہ الارض پیدا شود و بعد از ان آفتاب از مغرب طلوع کند
 بعد از ان در توبہ بستمہ شود و قرآن از میان برداشتمہ شود و کعبہ را
 اہل حبشہ و یران کنند بعد از ان قیامت قائم گردد و اللہ اعلم یسئلونک
 عن الساعۃ ایان مر سہا عنہم انت من ذکر اہا و الی ربک متہما ہا و حضرت امام
 ہمدی آخرائم ہدی است کہ مشہور بہ دو وزوہ امام اندونی صحیح البخاری
 فی اواخر کتاب الاحکام فی آخر باب الاستخلاف قبل کتاب التیمی فی اواخر الریح
 الرابع من الصحیح حدثننا محمد المثنی حدثننا شعبہ عن عبد الملک سمعت جابر بن سمر
 قال سمعت النبی یقول یون انما عشر امیر افعال کلمتہم سمعنا فقال فی نہ صلی
 علیہ و آلہ وسلم قال کلمہ من قریش فی روایتہ قال النبی لا یرال امر الناس باضیہا

[illegible]

اولیم اثنا عشر جلایم علی بنی کجیغت علی فسالت ابی ادا قال رسول الله فقال
قال کلهم من قریش بنیاده روایت بنی بنی و المسلم و فی اثنا عشر قال انما قلت الی
رسول الله و معنی ابی تسمیة یقول لا ینزال بنی الدین عز بنی مسمیة الی اثنا عشر خلیفه
فقال کلهم اخفاء عن الناس فقلت لابی اقال فقال قال کلهم من قریش و فی اخری
لا ینزال لاسلام عزیز اولی اثنا عشر خلیفه ثم ذکر مثله فی روایت ابی ادا و
رحله الله قال سمعت رسول الله یقول لا ینزال بنی الدین عزیز ولی اثنا عشر خلیفه
قال و کبر الناس و ضجوا ثم قال کلهم خلیفه و ذکر الحدیث و من مسند ابی حنیفه
قال قلت مع ابی عند البنی فقال لا ینزال مراستی صالحا حتی یضی اثنا عشر خلیفه ثم
قال کلمة و حفص لما صودت فقلت لعمی و کان امامی ما قال یا عقی قال نبی کلهم من
قریش و در بخاری حدیث شریف آورده که امر امت من قائم ماند تا که دوازده
امیر شوند و هلمز قریش باشند و در کثیر از احادیث آمده که دین غالب عزیز و باطل
باشد تا که دوازده خلیفه و امیر باشند عقیف الدین کا زونی شارح صحیح بخاری
در ان سه احوال نقل کرده کی آنکه این حدیث بطریق برج نیست بلکه شاره است
بر سلطنت این دوازده کس مستقیم باشد و در ان خلفا بنی امیه را شمار کرده
و قوی دیگر آنست که بعد از وفات حضرت امام مهدی آخر الزمان دوازده کس
میشوند پنج کس از اولاد امام حسن مجتبی و پنج کس از اولاد امام حسین شهید کربلا
و آخرین ایشان وصیت خلافت بمردی از اولاد حضرت امام حسن علیه السلام میکند

بعض اوقات کے پانچ برس بعد
 ہوئی اور عظمیٰ امانیہ کے نزدیک
 آئی تاہم ولادت میں اختلاط
 کے بخشنہ اور بعض نے جوہر کھار
 اور این بالوہ سے لیند معتبر
 ردایت کیا ہے موافق
 فصل اختلاط اولیٰ

[illegible][illegible]

على وآل وماراتما وست به اللهم بلغ صلاتي وسلامي الى جناب نيكته الا لاطمأ
 وجعل مودتهم في قلبي يوم القيمة سببا لا جاري من النار فانك تعلم ان ولاهم قلبي
 مكنون وقلبي اولايهم مشمون ونرا عندك وسيلتي وللنجاة من الدرجات جيلتي
 وارزقهم الجنة العرة الطاهرة والجنة الساطعة الفورية بما في اقصد الدنيا والاخرة
 من النبل والدرجات الرفيعة والوصول الى المقامات المنيعة انك على كل شيء قدير
 وبالا جابته حيدر آمين آمين آمين

اَللّٰہی بھق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوت تم رد کنے ور قبول	سن و دست و دامن آل رسول

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين
والآله الطاهرين کہ اصل کتاب وسیلہ النجات فارسی بہانِ ختم
ہو گئی آئندہ صفحہ سے ترجمہ ہی متن اور حاشیہ پر
تقریر ہوگا
فقط

علی آل و آرا تا دست بھ اللھم بلغ صلائی و سلامی الی جناب نبیک ﷺ
 و جعل مو دتم فی قلبی یوم القیمہ سبباً لا جارتی من النار فاما تعلم ان ولاہم قلبی
 مکتون و قلبی اولایم مشہود و نہرا عندک و سبایق و النجاة من الدرجات جلیلی
 و اخرجتہ العترة الطاہرة و الوجه الساطع الفور بانی اقصد الدینا و الاخرة
 من الفیل الدرجات الرفیعہ و الوصول الی المقامات المہینہ انک علی کل شیء قدير
 و بالا جابتہ جیدیر آمین آمین آمین

اے نبی بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوت تم رد کئے و رد قبول	من و دست و دامن آل رسول

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین
 و آلہ الطاہرین کہ اصل کتاب وسیلہ النجات فارسی بہان چہ ختم
 ہو گئی آئندہ صفحہ سے ترجمہ ہی متن اور حاشیہ پر
 تحریر ہوگا
 فقط

فرد جاکر کسیاں اور کما انداز کر اشد اکبر انداز کر نے بھی
اور یہ تہی جس وقت غلاموں نے کام کمال پر دیکھا توین

گریہ حضرت دروازہ پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کی سب لوگوں نے تکبیر کی راوی
 کہتا ہے ہماری نظریں آتا تھا کہ در دیوار اور زمین و آسمان جواب دیتے ہیں
 آپ کو اور تمام مرد کے باشندے گریہ و زاری اور نالہ و سقاری کرنے لگے
 یہ خیر مامون کو پہنچی فضل بن سہیل کہ اس کا وزیر اور شیر تھا اس نے مامون سے
 کہا کہ اگر امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام ہی حال ہی عید گاہ جاوینگے خدا جانے کیا
 فتنہ برپا ہو اور کیا ہنگامہ قائم ہو ڈرتا ہوں کیونکر سلامت رہوں گا مامون
 نے ایک اپنے خواص کو بھیجا آپ کی خدمت میں کہ میں نے آپ کو تکلیف دی اور
 محنت اور مشقت میں ڈالا میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مشقت اور رنج پہنچو آپ
 اپنے گھر کو تشریف لے جائیں عید گاہ نہ جاویں جو ہمیشہ نماز کو گنوٹھانا ہے
 بدستور پڑھا دیگا امام نے اپنے موزہ منگوا کر پہنے اور سوار ہوئے اور پٹے
 لوگ مختلف ہو گئے اور اوس روز عید کی نماز کا انتظام درست نہوایہ ترجمہ
 ہے اس کا جو فضل الخطاب میں ہے اور امام اداں اولیاء اللہ سے ہیں جب کا
 تصرف زندگی میں اور بعد موت کے کیساں ہے اور کرامتیں آپ کی ہمید ہیں لیکن
 بحر و خار سے ایک قطرہ پیش کرنا ہوں آپ کی کرامتوں سے ہے بعد اس کے کہ
 مامون نے آپ کو اپنا ولیعہد کیا جو وقت آپ اس کی ملاقات کے واسطے تشریف
 لے جاتے مامون کے دربان اور خادم آپ کا استقبال کرتے اور اوس پردہ کو
 جو اس کی محل سرا کے دروازہ پر پڑا ہوتا تھا اٹھا دیتے تھے آپ تشریف لاتے تھے

اگر کسی شخص نے مخالفت کی تو اس کا قصہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو

ان کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو

اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو

اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو
 اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو

میرا حال پوچھا اور کہا قصیدہ مدارس آیت کو پڑھ میں نے حیلہ وحوالہ کیا اوشے
 امام کو بلایا آپ تشریف لائے امون نے کہا لے ابو الحسن میں نے دجل سے
 قصیدہ مدارس آیت کو پوچھا اوشے بنیں پڑھا امام نے فرمایا اسی دجل قصیدہ کو
 پڑھ میں نے پڑھا امون نے تعریف کی درپچاس ہزار درہم مجکو دئیے امام نے
 بھی وصیقہ رعنائیت کہے میں نے عرض کیا ای سردار میرے میں چاہتا ہوں کہ
 حضور مجکو اپنے لباس سے کچھ رحمت کریں تاکہ میرا کفن ہو آپ نے وہ پہراہن
 جو جسم میں تاعطا فرمایا اور ایک نہایت لطیف منسفہ دیا وہ ایک قسم کی لکڑی
 ہے اور فرمایا کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے آفات سے محفوظ رہیگا بعد اسکو
 میں عراق کو پلٹا راہ میں بعض گردنکلے اور ہماری قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ میری پاس
 سوکراہن کہنے کے کچھ نہ ہا مجکو کسی چیز کا افسوس نہ تا مگر آپکے عطا کیے ہوئے پہراہن
 اور منسفہ کا تا مسافت تھا اور آپکے اس رشاد میں کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے محفوظ
 رہیگا میں تنگدہ تھا ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک شخص گرد و دھول میرے گھوڑے پر
 سوار میرا جامہ پہنے ہوئے میرے برابر کھڑا ہے انتظار میں کہ سب بار اوسکے
 جمع ہوں اور اس شعر کو پڑھنے لگا مدارس آیت غلت من تلاوة اور روٹلیکا
 میں نے دل میں کہا تعجب ہے کہ ایک چور گردون سے اہلبیت کی محبت رکھتا ہے
 مجکو طمع ہوئی کہ آپ کا پیراہن اور منسفہ مجکو ملے گا میں نے اوس سے کہا کہ یہ قصیدہ
 کس نے کہا ہے اوشے کہ مجکو اسے کیا کام میں نے کہا اسمیں ایک راز ہے میرا

میں نے دجل سے
 امام نے فرمایا اسی دجل
 پڑھ میں نے پڑھا
 امون نے تعریف کی
 میں نے عرض کیا
 حضور مجکو اپنے
 لباس سے کچھ
 رحمت کریں تاکہ
 میرا کفن ہو آپ
 نے وہ پہراہن
 جو جسم میں
 تاعطا فرمایا
 اور ایک نہایت
 لطیف منسفہ
 دیا وہ ایک قسم
 کی لکڑی ہے اور
 فرمایا کہ اسکو
 نگاہ رکھنا اسکی
 وجہ سے آفات سے
 محفوظ رہیگا بعد
 اسکو میں عراق
 کو پلٹا راہ میں
 بعض گردنکلے اور
 ہماری قافلہ کو
 لوٹ لیا چنانچہ
 میری پاس سوکراہن
 کہنے کے کچھ نہ ہا
 مجکو کسی چیز کا
 افسوس نہ تا مگر
 آپکے عطا کیے ہوئے
 پہراہن اور منسفہ
 کا تا مسافت تھا
 اور آپکے اس رشاد
 میں کہ اسکو نگاہ
 رکھنا اسکی وجہ سے
 محفوظ رہیگا میں
 تنگدہ تھا ناگاہ
 دیکھا میں نے کہ
 ایک شخص گرد و
 دھول میرے گھوڑے
 پر سوار میرا جامہ
 پہنے ہوئے میرے
 برابر کھڑا ہے
 انتظار میں کہ سب
 بار اوسکے جمع ہوں
 اور اس شعر کو پڑھنے
 لگا مدارس آیت غلت
 من تلاوة اور روٹلیکا
 میں نے دل میں کہا
 تعجب ہے کہ ایک چور
 گردون سے اہلبیت کی
 محبت رکھتا ہے مجکو
 طمع ہوئی کہ آپ کا
 پیراہن اور منسفہ
 مجکو ملے گا میں نے
 اوس سے کہا کہ یہ
 قصیدہ کس نے کہا ہے
 اوشے کہ مجکو اسے
 کیا کام میں نے کہا
 اسمیں ایک راز ہے
 میرا

میں نے دجل سے امام نے فرمایا اسی دجل پڑھ میں نے پڑھا امون نے تعریف کی میں نے عرض کیا حضور مجکو اپنے لباس سے کچھ رحمت کریں تاکہ میرا کفن ہو آپ نے وہ پہراہن جو جسم میں تاعطا فرمایا اور ایک نہایت لطیف منسفہ دیا وہ ایک قسم کی لکڑی ہے اور فرمایا کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے آفات سے محفوظ رہیگا بعد اسکو میں عراق کو پلٹا راہ میں بعض گردنکلے اور ہماری قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ میری پاس سوکراہن کہنے کے کچھ نہ ہا مجکو کسی چیز کا افسوس نہ تا مگر آپکے عطا کیے ہوئے پہراہن اور منسفہ کا تا مسافت تھا اور آپکے اس رشاد میں کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے محفوظ رہیگا میں تنگدہ تھا ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک شخص گرد و دھول میرے گھوڑے پر سوار میرا جامہ پہنے ہوئے میرے برابر کھڑا ہے انتظار میں کہ سب بار اوسکے جمع ہوں اور اس شعر کو پڑھنے لگا مدارس آیت غلت من تلاوة اور روٹلیکا میں نے دل میں کہا تعجب ہے کہ ایک چور گردون سے اہلبیت کی محبت رکھتا ہے مجکو طمع ہوئی کہ آپ کا پیراہن اور منسفہ مجکو ملے گا میں نے اوس سے کہا کہ یہ قصیدہ کس نے کہا ہے اوشے کہ مجکو اسے کیا کام میں نے کہا اسمیں ایک راز ہے میرا

میں نے دجل سے امام نے فرمایا اسی دجل پڑھ میں نے پڑھا امون نے تعریف کی میں نے عرض کیا حضور مجکو اپنے لباس سے کچھ رحمت کریں تاکہ میرا کفن ہو آپ نے وہ پہراہن جو جسم میں تاعطا فرمایا اور ایک نہایت لطیف منسفہ دیا وہ ایک قسم کی لکڑی ہے اور فرمایا کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے آفات سے محفوظ رہیگا بعد اسکو میں عراق کو پلٹا راہ میں بعض گردنکلے اور ہماری قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ میری پاس سوکراہن کہنے کے کچھ نہ ہا مجکو کسی چیز کا افسوس نہ تا مگر آپکے عطا کیے ہوئے پہراہن اور منسفہ کا تا مسافت تھا اور آپکے اس رشاد میں کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے محفوظ رہیگا میں تنگدہ تھا ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک شخص گرد و دھول میرے گھوڑے پر سوار میرا جامہ پہنے ہوئے میرے برابر کھڑا ہے انتظار میں کہ سب بار اوسکے جمع ہوں اور اس شعر کو پڑھنے لگا مدارس آیت غلت من تلاوة اور روٹلیکا میں نے دل میں کہا تعجب ہے کہ ایک چور گردون سے اہلبیت کی محبت رکھتا ہے مجکو طمع ہوئی کہ آپ کا پیراہن اور منسفہ مجکو ملے گا میں نے اوس سے کہا کہ یہ قصیدہ کس نے کہا ہے اوشے کہ مجکو اسے کیا کام میں نے کہا اسمیں ایک راز ہے میرا

ابو یحییٰ کہا ہے اور ہم وہی کہنے والے ہیں
اور ابو جعفر ثانی کہنے والے ہیں
ہم اور غفران کا بیٹا یعنی ابو جواد
اور قانع اور عالم اور آدم نقی
یعنی کے بنی فضل و ولادت آپ کی
جمعہ سالوں میں ہوئی
ایک پیکار ہو چکی تھی
آپ کا نام جو یحییٰ ہے اور والدہ
جو زکریا اور نام اس کا
اور کہا کہ حضرت

۴۴۲
 بارہ تہیکہ خانوان سے
 خطین اور عطا سے الیا کے
 نزدیک زادہ مشہور یہ کہ
 ولادت آجی جو کہ دن بندہ چون
 رمضان یا از شبون کو خلی و
 شہ طوسی سے ابن عباس سے
 کہ جب کہ ولادت ابن ابی
 دینار کی جب کہ ولادت اور وہ
 سونے جب کہ ولادت حضرت
 حاکم ناجیہ مقدسہ حضرت
 صاحب امر سے کہی ہے وہ اس
 وقت میں الحاح شہادت ولادت
 اور مقام کر

[illegible]

[illegible]

عالم پر زیادہ سخت ہوا اسکے روز ظلم سے مظلوم پر اور فرمایا ہے علمائے غریبان
 اس واسطے کہ جاہل و خنین صبت ہیں اور فرمایا ہے مصیبت پر صبر کرنا مصیبت ہے
 اوس شخص پر کہ دوسرے پر مصیبت ہونے سے خوش ہوتا ہے ترجمہ اشعار
 تو کیا جانتا ہے ذوق صبر اسے شیشہ دل علی الخصوص صبر واسطے اوس نقش
 چکل بیسی حسین کے بیان مراد حسن انہی ہے سات برس ایوب یا صبر و رضا بلاتین
 خوش تھا خدا کے مہمان کے ساتھ چاند کو صبر منور رکھتا ہے تمام شب صبر بھول
 نیز خوشی و ضرور رکھتا ہے فرمایا جو شخص فاسق و فاجر سے امید رکھتا ہو مگر سزا
 اوسکی تہمید رہنا ہے اور مقصد کو نہ پہونچنا اور فرمایا ہے دو شخص ہمیشہ بیمار
 ہیں صحیح اور تندرست کہ پرہیز کرے اور بیمار کہ پرہیز کرے فصل امام کے
 کشف و کرامات کے بیان میں کرامتیں آپکی بیشمار ہیں اور خنین سے
 ہے کہ جب مامون نے اپنی دختر ام فضل کو آپ کے نکاح میں دیا آپ کے ہمراہ
 کر دیا تھا کہ مدینہ منورہ لے جا دیں جب کوئہ میں پہونچے آخر دینیں قیام فرمایا
 اور اس مسجد میں اوترے کہ جسکے صحن میں بیر کا درخت تھا کا اور سو فیک
 نہ پھلا تھا امام نے کوزہ پانی کا منگایا اور اوسکی ٹرین ڈالنا اور وضو کیا بعد
 اوسکے لوگوں کے ساتھ نماز مغرب کی پڑھی بعد اوسکے باہر نکلتے وقت اوس
 درخت کے نیچے پہونچے نازے پھل دسین لگے تھے شیرین اور نئے و انہ
 لوگوں نے اوسکو تبرگایا اور کھایا اور کرامات امام سے ہے کہ ایک شخص نے

اور سلطان محمد اوس مدون
بھائی خلیفہ ہوا اور فضاہی
اختیار کی سند اور مرقعہ اوسکا
عواد کیا اور وہاں
اور وہاں اپنے سکونت
رضت آگئی در بیت اشد
کر زمین کہ آیت مایون سے
کے آپ کے بعد امام کو کام
کے آپ کے بعد امام کو کام

اس وقت آپ کو دیکھنا سننا اورایت
 کی بات کہ وفات کے وقت م
 دوزخ کی آگ میں آگے اور منگل کا دن
 وفات ہوئی اور بعد میں
 پورے روز کو اس کے اذیل برس
 وفات کی یاد میں اور باخلاق

اس کے سینہ نفاق گھینہ میں شعلہ بھڑکا اور آپ کے فوت ہونے کی خبر کر نیلگا
 اور آپ کو مدینہ منورہ سے بغداد میں بلایا آئے وقت ارادہ روانگی بغداد کو
 امام علی نقی علیہ السلام کو اپنا وصی اور جانشین کیا اور آپ نے فقہ
 یاروں اور اکابر شیعہ کے سامنے اپنی امامت پر نص صریح کیا اور علوم الہی
 کی کتابیں اور مہتیار اور آثار حضرت رسالت پناہ اور تمام انبیاء کے اپنے
 صاحبزادہ کو سپرد کیے اور شہادت پر دل سے آمادہ ہو کر فرزند گرامی
 کو رخصت کیا اور بادل پر خون مفارقت اپنے جد کی تربت اقدس کی
 اختیار کی اور بغداد روانہ ہوئے اور اُن تیسویں محرم سنہ دوسویں
 ہجری میں داخل بغداد ہوئے اور مقتضی نے اسی سال میں آپ کو شہید کیا اور
 بعض نے کہا ہے کہ واثق باشندے کو مقتضی کے خلیفہ ہوا ہے آپ کو شہید کیا
 وفات آپ کی آخر ماہ ذیقعدہ سنہ دویس ہجری میں واقع ہوئی اور اس وقت
 عمر شریف پچیس برس کچھ کم دو ماہ کی تھی موافق مشہور روایت کے
 مدت امامت آپ کی سترہ سال کچھ کم تھی اور ابن شہر آشوب نے روایت کی
 ہے کہ وقت وفات والد بزرگوار کے آپ سات برس درجہ راہ دوروز
 کے تھے مدت امامت آپ کی بیس دن کم اٹھارہ برس کی تھی اور کشف الغمہ
 میں ایک روایت نقل کی ہے کہ وفات آپ کی منگل کے دن پانچویں ماہ
 مذکور کو واقع ہوئی اور بروایت دیگر محمد بن سنان سے روایت کیا ہے

اس وقت آپ کو دیکھنا سننا اورایت
 کی بات کہ وفات کے وقت م
 دوزخ کی آگ میں آگے اور منگل کا دن
 وفات ہوئی اور بعد میں
 پورے روز کو اس کے اذیل برس
 وفات کی یاد میں اور باخلاق

واقع ہوئی شہید ہوئے
 میں نے جب بغداد میں
 تھا علیہ السلام کے زمانہ میں
 ہوئے کہ جب آپ کے زمانہ میں
 آپ کی زیارت کرتے ہیں
 اس کی زیارت کرنا
 دوسری حالت میں
 مصطفویٰ شہادت امام
 منصفی علیہ السلام میں

علی نقی علیہ السلام کے زمانہ میں
 اس وقت آپ کو دیکھنا سننا اورایت
 کی بات کہ وفات کے وقت م
 دوزخ کی آگ میں آگے اور منگل کا دن
 وفات ہوئی اور بعد میں
 پورے روز کو اس کے اذیل برس
 وفات کی یاد میں اور باخلاق

علی بن ابی طالب کا اسلام
 میں اور امام کا لقب
 اور زید کا لقب
 میں اور امام کا لقب
 اور زید کا لقب
 میں اور امام کا لقب
 اور زید کا لقب

اور مشوکل ہی کہا ہے اور آپ کا اور آپ کے فرزند امام حسن کا سبب شہرت
 ساتھ عسکری کے یہ تھا کہ جب لشکر متعصم کا اس کثرت کو پہونچا کہ بغداد میں انکی
 قیام کی گنجائش نہ رہی اور لوگوں کی اذیت پہونچتی تھی وہ اپنے لشکر کے ساتھ
 وہاں سے نکلا اور دوسرا شہر آباد کیا اور نہایت پر تکلف مکانات اوہیں
 تیار ہوئے اور اسکا نام سرمن راعی رکھا اور سامرہ بھی اسکا نام تھا اور بسبب
 قیام لشکر کے اسکو عسکری کہتے ہیں والدہ آپکی ام ولد تھیں نہانہ نام فصل الخطاب
 میں ہے پیدا ہوئے آپ سنہ دو سو چودہ میں اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیرہ
 میں اور ولادت ہوئی تیرھویں رجب کو اور کہا گیا ہے یوم عرفہ کو اور پیدا
 ہوئے آپ مدینہ منورہ میں اور علمائے امامیہ کے نزدیک آپکی سال ولادت
 میں زیادہ مشہور سنہ دو سو بارہ ہجری ہیں اور ایک بڑی جماعت نے
 سنہ دو سو چودہ کہا ہے اور ماہ ولادت مشہور پندرھویں ذیحجہ ہے اور
 موافق اوس روایت کے شیخ نے مصلح میں نقل کی ہے ستائیسویں ذیحجہ
 اور بروایت ابن عباس و شہنہ یا سنہ شہنہ پانچویں رجب کو واقع ہوئی
 ہے اور بروایت علی ابن ابراہیم قمی کے روز سنہ شہنہ پندرھویں رجب
 اور وہ زیارت کہ ناحیہ مقدمہ سے نکلی ہے دلائل کرتی ہے اسپر کہ ولادت
 آپکی ماہ رجب میں تھی درمکان ولادت شریف ایک موضع ہے حوالی
 مدینہ طیبہ میں کہ اسکو صر با کہتے ہیں فصل الخطاب میں ہے کہ ہادی ابو الحسن

وہاں سے نکلا اور دوسرا شہر آباد کیا اور نہایت پر تکلف مکانات اوہیں
 تیار ہوئے اور اسکا نام سرمن راعی رکھا اور سامرہ بھی اسکا نام تھا اور بسبب
 قیام لشکر کے اسکو عسکری کہتے ہیں والدہ آپکی ام ولد تھیں نہانہ نام فصل الخطاب
 میں ہے پیدا ہوئے آپ سنہ دو سو چودہ میں اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیرہ
 میں اور ولادت ہوئی تیرھویں رجب کو اور کہا گیا ہے یوم عرفہ کو اور پیدا
 ہوئے آپ مدینہ منورہ میں اور علمائے امامیہ کے نزدیک آپکی سال ولادت
 میں زیادہ مشہور سنہ دو سو بارہ ہجری ہیں اور ایک بڑی جماعت نے
 سنہ دو سو چودہ کہا ہے اور ماہ ولادت مشہور پندرھویں ذیحجہ ہے اور
 موافق اوس روایت کے شیخ نے مصلح میں نقل کی ہے ستائیسویں ذیحجہ
 اور بروایت ابن عباس و شہنہ یا سنہ شہنہ پانچویں رجب کو واقع ہوئی
 ہے اور بروایت علی ابن ابراہیم قمی کے روز سنہ شہنہ پندرھویں رجب
 اور وہ زیارت کہ ناحیہ مقدمہ سے نکلی ہے دلائل کرتی ہے اسپر کہ ولادت
 آپکی ماہ رجب میں تھی درمکان ولادت شریف ایک موضع ہے حوالی
 مدینہ طیبہ میں کہ اسکو صر با کہتے ہیں فصل الخطاب میں ہے کہ ہادی ابو الحسن

جب امام کا لقب
 اور زید کا لقب
 میں اور امام کا لقب
 اور زید کا لقب
 میں اور امام کا لقب
 اور زید کا لقب

اور جو کہ ضرورت سے اوٹنے عرض کیا میں اول گون میں سے ہوں کہ جنہوں نے تمہارے جد علی ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کیا ہے مجھ پرست قرض ہے اس کے ادا کرنے سے میں عاجز ہوں اور تمہارے سوا کسی کو نہیں سمجھتا ہوں کہ اس بار کو میری گردن سے اتار دے فرمایا آپ نے دلو خوش رکھ اور اس کو اپنے ہمراہ آپ لائے جب صبح ہوئی اعرابی سے فرمایا میں تم سے ایک بات کو چکا تو اس کے خلاف کرنا اعرابی نے کہنا نہ کرونگا آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا اس مضمون کا کہ اعرابی کے مجھ پرست قدر و سپہ میں قرض مقدار اس کی اعرابی کے قرض سے زیادہ تھی فرمایا اس کو لے جب میں مقام سرمن رائے میں پلٹ کر جاؤں میری پاس آنا اور جب لوگوں کی جماعت میں بیٹھا ہوں اپنا قرض طلب کرنا اور سخت باتیں کہنا اور بھدا اس میں میری رعایت نہ کرنا اس نے کہا نہ کرونگا اور خط کو لے لیا جب آپ سرمن رائے میں پھر شریف لائے اور بہت لوگ باران تحلیلہ وغیرہ سے آپ کے پاس حاضر تھے اعرابی حاضر ہوا اور خط نکالا اور موافق آپ کے ارشاد کے آپ سے مطالبہ کیا امام کلمات نرم فرماتے تھے اور عذر کرتے تھے اور وعدہ ادا کا فرماتے تھے اس کی خبر متوکل کو پہنچی حکم دیا تین ہزار درہم آپ کے پاس لیا و جب وہ درہم آپ کے پاس آئے آپ نے رکھ لیے اور اعرابی سے فرمایا لیا اپنا قرض ادا کر اور جو کچھ زیادہ اپنے خیال پر خرچ کر

نہ فرمایا کہ ضرورت سے اوٹنے عرض کیا میں اول گون میں سے ہوں کہ جنہوں نے تمہارے جد علی ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کیا ہے مجھ پرست قرض ہے اس کے ادا کرنے سے میں عاجز ہوں اور تمہارے سوا کسی کو نہیں سمجھتا ہوں کہ اس بار کو میری گردن سے اتار دے فرمایا آپ نے دلو خوش رکھ اور اس کو اپنے ہمراہ آپ لائے جب صبح ہوئی اعرابی سے فرمایا میں تم سے ایک بات کو چکا تو اس کے خلاف کرنا اعرابی نے کہنا نہ کرونگا آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا اس مضمون کا کہ اعرابی کے مجھ پرست قدر و سپہ میں قرض مقدار اس کی اعرابی کے قرض سے زیادہ تھی فرمایا اس کو لے جب میں مقام سرمن رائے میں پلٹ کر جاؤں میری پاس آنا اور جب لوگوں کی جماعت میں بیٹھا ہوں اپنا قرض طلب کرنا اور سخت باتیں کہنا اور بھدا اس میں میری رعایت نہ کرنا اس نے کہا نہ کرونگا اور خط کو لے لیا جب آپ سرمن رائے میں پھر شریف لائے اور بہت لوگ باران تحلیلہ وغیرہ سے آپ کے پاس حاضر تھے اعرابی حاضر ہوا اور خط نکالا اور موافق آپ کے ارشاد کے آپ سے مطالبہ کیا امام کلمات نرم فرماتے تھے اور عذر کرتے تھے اور وعدہ ادا کا فرماتے تھے اس کی خبر متوکل کو پہنچی حکم دیا تین ہزار درہم آپ کے پاس لیا و جب وہ درہم آپ کے پاس آئے آپ نے رکھ لیے اور اعرابی سے فرمایا لیا اپنا قرض ادا کر اور جو کچھ زیادہ اپنے خیال پر خرچ کر

اور جو کہ ضرورت سے اوٹنے عرض کیا میں اول گون میں سے ہوں کہ جنہوں نے تمہارے جد علی ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کیا ہے مجھ پرست قرض ہے اس کے ادا کرنے سے میں عاجز ہوں اور تمہارے سوا کسی کو نہیں سمجھتا ہوں کہ اس بار کو میری گردن سے اتار دے فرمایا آپ نے دلو خوش رکھ اور اس کو اپنے ہمراہ آپ لائے جب صبح ہوئی اعرابی سے فرمایا میں تم سے ایک بات کو چکا تو اس کے خلاف کرنا اعرابی نے کہنا نہ کرونگا آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا اس مضمون کا کہ اعرابی کے مجھ پرست قدر و سپہ میں قرض مقدار اس کی اعرابی کے قرض سے زیادہ تھی فرمایا اس کو لے جب میں مقام سرمن رائے میں پلٹ کر جاؤں میری پاس آنا اور جب لوگوں کی جماعت میں بیٹھا ہوں اپنا قرض طلب کرنا اور سخت باتیں کہنا اور بھدا اس میں میری رعایت نہ کرنا اس نے کہا نہ کرونگا اور خط کو لے لیا جب آپ سرمن رائے میں پھر شریف لائے اور بہت لوگ باران تحلیلہ وغیرہ سے آپ کے پاس حاضر تھے اعرابی حاضر ہوا اور خط نکالا اور موافق آپ کے ارشاد کے آپ سے مطالبہ کیا امام کلمات نرم فرماتے تھے اور عذر کرتے تھے اور وعدہ ادا کا فرماتے تھے اس کی خبر متوکل کو پہنچی حکم دیا تین ہزار درہم آپ کے پاس لیا و جب وہ درہم آپ کے پاس آئے آپ نے رکھ لیے اور اعرابی سے فرمایا لیا اپنا قرض ادا کر اور جو کچھ زیادہ اپنے خیال پر خرچ کر

اور جو کہ ضرورت سے اوٹنے عرض کیا میں اول گون میں سے ہوں کہ جنہوں نے تمہارے جد علی ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کیا ہے مجھ پرست قرض ہے اس کے ادا کرنے سے میں عاجز ہوں اور تمہارے سوا کسی کو نہیں سمجھتا ہوں کہ اس بار کو میری گردن سے اتار دے فرمایا آپ نے دلو خوش رکھ اور اس کو اپنے ہمراہ آپ لائے جب صبح ہوئی اعرابی سے فرمایا میں تم سے ایک بات کو چکا تو اس کے خلاف کرنا اعرابی نے کہنا نہ کرونگا آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا اس مضمون کا کہ اعرابی کے مجھ پرست قدر و سپہ میں قرض مقدار اس کی اعرابی کے قرض سے زیادہ تھی فرمایا اس کو لے جب میں مقام سرمن رائے میں پلٹ کر جاؤں میری پاس آنا اور جب لوگوں کی جماعت میں بیٹھا ہوں اپنا قرض طلب کرنا اور سخت باتیں کہنا اور بھدا اس میں میری رعایت نہ کرنا اس نے کہا نہ کرونگا اور خط کو لے لیا جب آپ سرمن رائے میں پھر شریف لائے اور بہت لوگ باران تحلیلہ وغیرہ سے آپ کے پاس حاضر تھے اعرابی حاضر ہوا اور خط نکالا اور موافق آپ کے ارشاد کے آپ سے مطالبہ کیا امام کلمات نرم فرماتے تھے اور عذر کرتے تھے اور وعدہ ادا کا فرماتے تھے اس کی خبر متوکل کو پہنچی حکم دیا تین ہزار درہم آپ کے پاس لیا و جب وہ درہم آپ کے پاس آئے آپ نے رکھ لیے اور اعرابی سے فرمایا لیا اپنا قرض ادا کر اور جو کچھ زیادہ اپنے خیال پر خرچ کر

وہ شمار سے باہر ہیں اور جب کہ
 ایک طرف اس وقت کے
 ایک اور ایک طرف سے ان کے
 میں سے ایک ایک طرف سے ان کے
 میں سے ایک ایک طرف سے ان کے

فریاد کرنا تھا کہ ان میں وہ رنگین تخت اور کمان ہیں وہ زرین ٹوپیاں اور کمان ہیں
 وہ نفیس کپڑے اور کمان ہیں وہ تیرے خوش اور تارہ کہ اونٹے واسطے
 پردے اور سائبان لگائے جاتے تھے پس قبر جواب دیتی ہی ادنیٰ طرف سے
 سوال کے وقت کہ اون چرون پر کپڑے مسلط ہوئے اور وہ سب مال اور
 اسباب برباد ہوئے تیرے ہمیشہ کا رخصت مولف رحمہ اللہ زما نہیں تیرے واسطے
 تین ہزار ایک ٹکڑے ناکہ نوا لایا ہے اور دوسرے عذر سنہ ایک اونہین سے
 یار ہیں اور دوسرا مال اور اسباب وہ تیسرا جو وفادار ہے نیک عمل ہیں
 مال تیرے ساتھ نہیں آتا ہے مگر سے باہر بار ساتھ آتا ہے مگر قبر تک جب
 تک ایک دن موت پیش آویں یا کسی اپنی زبان حال سے اس سے زیادہ
 ہمراہ نہیں ہونیں تیری قبر پر تھوڑی دیر ٹھہرا ہونیں عمل تیرا ناکہ نوا لایا
 اس کے دوستی کر کے آوے تیرے ساتھ قبر میں پیٹنے فرمایا ہے اس واسطے
 کہ کوئی رفیق عمل ہی زیادہ با وفا نہیں ہے اگر عمل نیک ہے ابد تک تیرا رستہ
 اور اگر بد ہے قبر میں تیرا سائبان ہے متوکل نے جو وقت مضمون شمار کا سنا
 اس قدر روایہ کہ آنسو دن سے ڈاڑھی اوسکی تر ہو گئی اور حاضرین مجلس ہی
 روئے پھر کا متوکل نے لے ابو الحسن تیرے قبر پر ہے امام نے فرمایا
 چار ہزار و نیار اوس وقت و نیار دیئے اور امام کو رخصت کیا

فضل امام کی کشف و کرامت میں

وہ شمار سے باہر ہیں اور جب کہ
 ایک طرف اس وقت کے
 ایک اور ایک طرف سے ان کے
 میں سے ایک ایک طرف سے ان کے
 میں سے ایک ایک طرف سے ان کے

سیون سے پیرائے اور امام
 باغون کے صحن میں نرسین
 جاری ہیں اور مکانات ہیں
 ہوسے وہ دیکھا میں سے
 تو غیاب و خیال میں دیکھا تھا
 تو غیاب و خیال میں دیکھا تھا
 تو غیاب و خیال میں دیکھا تھا
 تو غیاب و خیال میں دیکھا تھا

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

جواب تیسرے مسئلہ کا یہ ہے اور تو جانتا تھا کہ جو تھے دن کے بخار کا بھی سوال کر
اور بھول گیا اس آیت کو یا لہ کوئی بردا و سلاما علی ہر اسیم ایک کاغذ کے پرچہ پر لکھ
اور بخار دالے کی گردنیں ڈال دے مین نے ایسا ہی کیا وہ بیمار اچھا ہو گیا ایک
شخص نے کہا ہے کہ مین نے آپ کو خط کو لکھا اور مشکوٰۃ کے معنی پوچھے اور عورت میری
حاملہ تھی مین نے چاہا کہ اس کو دعائی خیر دین اور لڑکے کا نام رکھ دین میرے جو بچپن
امام نے لکھا کہ مشکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے اور زوجہ اور
لڑکے کی نسبت کچھ نہ لکھا اور آخر کتاب میں لکھا اللہ تیرے اجر کو بڑھا دے
اور خلافت کو تجھ کو تیری زوجہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوا مردہ بعد اوس کے پھر حاملہ
ہوئی اور لڑکا بھی **فصل فی کوفات میں فصل الخطاب** میں روایت کی سنہ دوسو ساٹھ ہجری
جمعہ کے دن چھٹی تاریخ ربیع الاول کو ہوئی اور کہا گیا ہے آجھوین اوس مینے کی
اور اسکے سوا بھی کہا گیا ہے سال مذکور سے مقام ہرمین تک مین اور
رفق ہوئے اوس شہر میں اپنے باپ کے پہلو میں اور اوچھون نے اور ان کے
باپ نے اوجھیکہ قیام کیا تھا اور امامیہ کے نزدیک حسن عسکری صاحبزادے
پیدا ہوئے ابو القاسم محمد منتظر صاحب مواب اور زندہ رہے امام حسن عسکریؑ
بعد اپنے باپ کے چھ برس اور مین چھوڑی اولاد حسن عسکری نے ظاہر اولاد ملنا
سوا ابو القاسم محمد منتظر کے امامیہ کے نزدیک اور تھی اولاد منتظر کی نصف شعبان
کی رات سنہ دوسو و چھ مین اللہ او کی ام ولد تھیں جن میں کلماتی تھیں بوقت وفات

۲۵۵
سنة دو سو ساتين ميں ديناس
رحلت کی جہاد اور مقام
عین البرز پر اور گوارہ
مین و فن ہوئے علم شریف
افغان سال کی تہذیب
دو از دہم بیان احوال
حضرت صاحب الزمان
حجۃ اللہ علیہ السلام

[illegible]

جو کچھ ابو محمد حسن عسکری نے فرمایا تھا ہر نبی اللہ تعالیٰ نے اپنے مقام پر سے آوازی
 کہ اسی پوپی جلدی تکر و میں اوس گھر کی طرت جہان بر جس عتین پٹی وہ مجکو راہ میں
 ملیں اونکا جسم کا پتا تھا میں نے اونکو اپنے سینے سے لگایا اور سو رہ
 اخلاص اور انا ترلنا اور آیتہ الکرسی و نیز دم کی میں اونکے پیٹ سے ایک آواز
 آواز پڑھنے کی سنتی تھی جیسا کہ میں پڑھتی تھی بعد اوسکے دیکھا میں نے گھر روشن
 ہو گیا نظر کی میں نے لڑکا اونکا زمین پر آیا تھا اور سیدہ میں پڑا تھا ابو محمد نے
 اپنے حجوہ سے آواز دی کہ پوپی میرے لڑکے کو میرے پاس لے آؤ میں اوسکے
 پاس لے گئی ام نے گود میں لیا اور زبان اونکے منہ میں ملی اور کہا اسے فرزند
 کلام کہ اللہ کے اذن سے کہا اوضوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آیہ کریم پڑھی
 ترجمہ اوسکا یہ ہے ارادہ کیا ہے کہ منت رکھیں ہم ایسے لوگوں پر کہ ضعیف ہو
 وہ زمین میں اور گرداں ہے اونکو اللہ اور گرداں ہے اترنودارث پھر دیکھا
 میں نے سیر خیران ہمارے واسطے اوترین ابو محمد علیہ السلام نے اونہیں سے ایک
 مرغ سے کہا اے اس لڑکے کو اور نگاہ رکھ یہاں تک کہ اللہ کا حکم ہو اوسمیں
 تحقیق اللہ تعالیٰ ہو پناہی والا ہے اپنے حکم کا پوچھا میں نے ابو محمد سے یہ مرغ
 کون تھا اور یہ دوسری چڑیاں کون تھیں فرمایا وہ جبریل ہے اور دوسرے
 ملائکہ رحمت ہیں پھر فرمایا اے پوپی اوسکو اوسکی ماں کے پاس پھر لے جاؤ تاکہ
 اوسکی آنکھیں روشن ہوں اور تمکین خواہ معلوم کرے کہ تحقیق وعدہ اللہ کا

اور کچھ اور بھی فرمایا تھا کہ میں نے اوسکے پیٹ سے ایک لڑکا نکالا اور اوسکے
 سینے سے لگایا اور سو رہا اور آواز دیا کہ اے ام میرے لڑکے کو میرے پاس لے آؤ
 میں نے اوسکے پاس لے آئی اور ام نے گود میں لیا اور زبان اونکے منہ میں ملی
 اور کہا اسے فرزند کلام کہ اللہ کے اذن سے کہا اوضوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اور آیہ کریم پڑھی ترجمہ اوسکا یہ ہے ارادہ کیا ہے کہ منت رکھیں ہم ایسے
 لوگوں پر کہ ضعیف ہو وہ زمین میں اور گرداں ہے اونکو اللہ اور گرداں ہے اترنودارث
 پھر دیکھا میں نے سیر خیران ہمارے واسطے اوترین ابو محمد علیہ السلام نے
 اونہیں سے ایک مرغ سے کہا اے اس لڑکے کو اور نگاہ رکھ یہاں تک کہ اللہ کا حکم
 ہو اوسمیں تحقیق اللہ تعالیٰ ہو پناہی والا ہے اپنے حکم کا پوچھا میں نے ابو محمد
 سے یہ مرغ کون تھا اور یہ دوسری چڑیاں کون تھیں فرمایا وہ جبریل ہے اور دوسرے
 ملائکہ رحمت ہیں پھر فرمایا اے پوپی اوسکو اوسکی ماں کے پاس پھر لے جاؤ تاکہ
 اوسکی آنکھیں روشن ہوں اور تمکین خواہ معلوم کرے کہ تحقیق وعدہ اللہ کا

اور کچھ اور بھی فرمایا تھا کہ میں نے اوسکے پیٹ سے ایک لڑکا نکالا اور اوسکے
 سینے سے لگایا اور سو رہا اور آواز دیا کہ اے ام میرے لڑکے کو میرے پاس لے آؤ
 میں نے اوسکے پاس لے آئی اور ام نے گود میں لیا اور زبان اونکے منہ میں ملی
 اور کہا اسے فرزند کلام کہ اللہ کے اذن سے کہا اوضوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اور آیہ کریم پڑھی ترجمہ اوسکا یہ ہے ارادہ کیا ہے کہ منت رکھیں ہم ایسے
 لوگوں پر کہ ضعیف ہو وہ زمین میں اور گرداں ہے اونکو اللہ اور گرداں ہے اترنودارث
 پھر دیکھا میں نے سیر خیران ہمارے واسطے اوترین ابو محمد علیہ السلام نے
 اونہیں سے ایک مرغ سے کہا اے اس لڑکے کو اور نگاہ رکھ یہاں تک کہ اللہ کا حکم
 ہو اوسمیں تحقیق اللہ تعالیٰ ہو پناہی والا ہے اپنے حکم کا پوچھا میں نے ابو محمد
 سے یہ مرغ کون تھا اور یہ دوسری چڑیاں کون تھیں فرمایا وہ جبریل ہے اور دوسرے
 ملائکہ رحمت ہیں پھر فرمایا اے پوپی اوسکو اوسکی ماں کے پاس پھر لے جاؤ تاکہ
 اوسکی آنکھیں روشن ہوں اور تمکین خواہ معلوم کرے کہ تحقیق وعدہ اللہ کا

اور ایضا دوسرے استاد سے زمین کی مٹی کو رویت ہے عید اللہ ان کے اور ایضا دوسرے استاد سے زمین کی مٹی کو رویت ہے عید اللہ ان کے اور ایضا دوسرے استاد سے زمین کی مٹی کو رویت ہے عید اللہ ان کے

اور علامہ کے اور بیان
 بیت القدس کی طرف سے
 وفات ابوبکر کے بعد
 ایک علامت ہوئی جس سے
 رسالت کو قیامت کے دن
 درخشندہ قرار دیا جائے
 رات کے پانچ بجے ہوگا
 کشادہ اور نازک دروازہ
 اور نازک کلاہ میان بند
 اور مکان ابرو اور سناورانی
 ابرو دکھا کر اٹھیں گی

ایک فرشتہ آسمان سے نڈا کر گیا اور پیر جو اس کے تحت میں ہیں تحقیق وہ مہدی ہے
 نہیں قیامت کے واسطے اور طواغیت سے روایت ہے کہ مہدی کی خروج کر گیا آخر زمانہ
 میں سخت ہے عاملوں پر اور خشک کر نیوالا ہے مال کا احم کر نیوالا ہے مسکینوں کے
 ساتھ ابواستحق سے روایت ہے کہا انھوں نے علم مہدی میں مکتوب ہوگا البتہ للہ
 یعنی جمعیت اللہ کے واسطے ہے اور باسناد امام مستقری کے عقبہ بن عامر سے
 مروی ہے کہا انھوں نے میں جانا تھا ساتھ معاویہ کے پس کہا انھوں نے
 والہ نہ تھا زمین پر کوئی مرد مجھ کو محبوب زیادہ علی ابن ابی طالب سے قبل اس کے
 کہ ہو اور میان میرے اور ان کے اور تحقیق میں جانتا ہوں کہ تحقیق مالک کا اونکو
 رکون سے ایسا کہ وہ بہترین اہل زمین ہے اپنے زمانے میں تحقیق اس کے
 واسطے ایک نام ہے آسمان میں پچانتے اس کو اہل آسمان اور ان کے واسطے
 ایک علامت ہے کہ ہوگی اس کے زمانے میں خاص تھاویگا باطل کو اور زندہ
 کر گیا حق کو اور وہ ایسا زمانہ ہے کہ صالحین اور کھانگے اپنے سرو کو اوٹھیں گے
 زمین کے پورے پچھانیں یہ ہے فصل الخطاب میں اور بت حدیثین دلالت
 کرتی ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خروج پر جسے انکار کیا مہدی کے
 خروج سے پس انکار کیا اس کا جو نازل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فصل
 امام آضر الزمان کی جائی ولادت اور علیہ کے بیان میں جلال الدین سیوطی
 نے اپنی تاریخ میں اور شیخ شہاب الدین ابن حجر نے مسئلہ عدیدہ میں اور

اور علامہ کے اور بیان
 بیت القدس کی طرف سے
 وفات ابوبکر کے بعد
 ایک علامت ہوئی جس سے
 رسالت کو قیامت کے دن
 درخشندہ قرار دیا جائے
 رات کے پانچ بجے ہوگا
 کشادہ اور نازک دروازہ
 اور نازک کلاہ میان بند
 اور مکان ابرو اور سناورانی
 ابرو دکھا کر اٹھیں گی

اور علامہ کے اور بیان
 بیت القدس کی طرف سے
 وفات ابوبکر کے بعد
 ایک علامت ہوئی جس سے
 رسالت کو قیامت کے دن
 درخشندہ قرار دیا جائے
 رات کے پانچ بجے ہوگا
 کشادہ اور نازک دروازہ
 اور نازک کلاہ میان بند
 اور مکان ابرو اور سناورانی
 ابرو دکھا کر اٹھیں گی

اور جس قلعہ اور حصار کے فتح کرنیکی طرف متوجہ ہونگے جسوقت تکیر کینگے دیوارین
 خود گرجا دینگے اور انکے سر پر ایک بر ہوگا کہ اوہیں فرشتہ ندا کر لگا کر مہدی میں
 اونکی معیت کروا دے اور ایک بیت میں ہے کہ آواز اسکی مشرق سے مغرب تک
 سنی جاوے گی چنانچہ جو شخص کہ سوتا ہوگا جاگ اٹھے گا اور سر لشکر پر اوکی جبریل
 ہونگے اور لشکر کے درمیان میں میگائیل علیہ السلام اور زمین ہزار فرشتے اونکے
 مدد کے واسطے ملازم ہونگے اور انکے زمانے میں بھیڑ بھڑیے کے ساتھ چوکی
 لڑکے سانپ بچھو کے ساتھ کھیلینگے اور زمین اپنے خزانوں کو نکل چاندی سونے کے
 ستونوں کے باہر ڈال دینگے اور زمین میں ایسی برکت ظاہر ہوگی کہ ایک نانہ سو
 نو سو غلہ پیدا ہوگا ہر ایک پیانہ ہے عرب میں اور آدمیوں کے دلوں کو ایسا
 غنی وہ کرینگے کہ کوئی فقیر نہ ملے گا کہ زکوۃ قبول کرے اور نشانیاں کہ امام کے
 ظہور سے پہلے ظاہر ہونگی ایک یہ ہے کہ ایک سید ہاشمی بگیناہ جو اسود اور مقام
 ابراہیم کے درمیان میں مارا جاوے گا دوسرے یہ کہ ظہور امام سے پہلے ایک شخص
 اہلبیت سے مشرق میں نکلے ڈیڑھ برس تلوار کندھے پر رکھے اور قتل کرے
 بعد اس کے بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو اور بیت المقدس میں پہنچنے
 سے پہلے مر جاوے اور انکے ظہور سے پہلے ایک شخص میر ہو نام اوسکا
 سفیانی ہو اولاد سفیان ابن حارث سے امام مہدی کے دھوڑ نیے
 واسطے ایک بڑا لشکر بھیجے اور مدینہ منورہ میں رسول خدا کی اولاد سے جسکو

کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 کے لئے اور اس کے واسطے ہر ایک میں

۱۱۴
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں
 ہر ایک میں اور اس کے واسطے ہر ایک میں

اور جس قلعہ اور حصار کے فتح کرنیکی طرف متوجہ ہونگے جسوقت تکیر کینگے دیوارین
 خود گرجا دینگے اور انکے سر پر ایک بر ہوگا کہ اوہیں فرشتہ ندا کر لگا کر مہدی میں
 اونکی معیت کروا دے اور ایک بیت میں ہے کہ آواز اسکی مشرق سے مغرب تک
 سنی جاوے گی چنانچہ جو شخص کہ سوتا ہوگا جاگ اٹھے گا اور سر لشکر پر اوکی جبریل
 ہونگے اور لشکر کے درمیان میں میگائیل علیہ السلام اور زمین ہزار فرشتے اونکے
 مدد کے واسطے ملازم ہونگے اور انکے زمانے میں بھیڑ بھڑیے کے ساتھ چوکی
 لڑکے سانپ بچھو کے ساتھ کھیلینگے اور زمین اپنے خزانوں کو نکل چاندی سونے کے
 ستونوں کے باہر ڈال دینگے اور زمین میں ایسی برکت ظاہر ہوگی کہ ایک نانہ سو
 نو سو غلہ پیدا ہوگا ہر ایک پیانہ ہے عرب میں اور آدمیوں کے دلوں کو ایسا
 غنی وہ کرینگے کہ کوئی فقیر نہ ملے گا کہ زکوۃ قبول کرے اور نشانیاں کہ امام کے
 ظہور سے پہلے ظاہر ہونگی ایک یہ ہے کہ ایک سید ہاشمی بگیناہ جو اسود اور مقام
 ابراہیم کے درمیان میں مارا جاوے گا دوسرے یہ کہ ظہور امام سے پہلے ایک شخص
 اہلبیت سے مشرق میں نکلے ڈیڑھ برس تلوار کندھے پر رکھے اور قتل کرے
 بعد اس کے بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو اور بیت المقدس میں پہنچنے
 سے پہلے مر جاوے اور انکے ظہور سے پہلے ایک شخص میر ہو نام اوسکا
 سفیانی ہو اولاد سفیان ابن حارث سے امام مہدی کے دھوڑ نیے
 واسطے ایک بڑا لشکر بھیجے اور مدینہ منورہ میں رسول خدا کی اولاد سے جسکو

باہر حکمین اور مال کو برابر تقسیم کریں غنی اور فقیر کو برابر دین اور سب کو کیا سکین
 اور ہندوستان کی طرف لشکر روانہ کریں اور ہند کے خزانہ کو بیت المقدس
 کی آرایش میں بھرت کریں اور ہند کے حاکموں کے گلیں طوق پہنا کر اوتے سامنے
 لاویں اور بہت سے شہر اور قلعے ان کے زمانے میں فتح ہوں خصوصاً تین شہر
 اول قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطع جب واسطے فتح کے دریا کے کنارے پر
 پہنچے علم اپنا زمین قسطنطنیہ پر گاڑ دے تاکہ وہ خود کرے نماز بھیج کے واسطے
 پانی اوس سے دور وہ جاوے اور وہ پانی کا بچھا کرے یہاں تک کہ دوسرے
 کنارہ پر پہنچے دیکھے کہ تمام دریا خشک ہو گیا ہے اپنے لشکر کو آواز دے
 تمام لشکر خشکے میں مین گزر جاوے جیسے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے
 زمانہ میں گزرے تھے بعد اوس کے قسطنطنیہ کے مقابل ہوا در تکبیر کے قلعہ کی
 دیوار میں پھٹ جاویں اوس وقت شہر کو فتح کرے پھر شہر رومیہ کی طرف متوجہ
 ہوا اوس شہر میں سو بازار ہیں اور ہر بازار میں لاکھ دوکانیں چار بار تکبیر کہے
 وہ شہر بھی فتح ہوا اور تین لاکھ آدمیوں کو قتل کرے اور اس شہر میں المقدس
 کے خزانہ میں سوتا بوت کہ جسمیں سکیں ہو جیسا کہ قرآن شریف میں وارد
 ہے کلام اوسی اللہ بزرگ کا یہ کہ اوسے ملکوتا بوت اوس میں سکیں ہے
 مہتا رے رب کی طرف سے اور لقیہ اوس چیز سے جسکو چھوڑا ہوا ہے
 اور مال ہارون نے اور ایک روایت کے موافق خان پر نعمت نبی سرکار علی

باہر کلین اور مال کو برابر تقسیم کریں غنی اور فقیر کو برابر دین اور سب کو یکساں دیکھیں
 اور ہندوستان کی طرف لشکر روانہ کریں اور ہند کے خزانہ کو بدیت المقدس
 کی آرائش میں صرف کریں اور ہند کے حاکموں کے گلے میں طوق پہنا کر ان کے سامنے
 لاویں اور بہت سے شہر اور قلعے ان کے زمانے میں فتح ہوں خصوصاً تین شہر
 اول قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطع جب واسطے فتح کے دریا کے کنارے پر
 پہنچے علم انہیں قسطنطنیہ پر گاڑ دے تاکہ دھوکہ کرے نماز صبح کے واسطے
 پانی اوس سو دور وہ جاوے اور وہ پانی کا چھپا کرے یہاں تک کہ دوسرے
 کنارہ پر پہنچے دیکھے کہ تمام دریا خشک ہو گیا ہے اپنے لشکر کو آواز دے
 تمام لشکر خشک مین میں گزر جاوے جیسے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے
 زمانہ میں گزرے تھے بعد اوس قسطنطنیہ کے مقابل ہوا اور تکبیر کے قلعہ کی
 دیوار میں پھٹ جاوے اور سوقت شہر کو فتح کرے پھر شہر رومیہ کی طرف متوجہ
 ہوا اوس شہر میں سو بازار ہیں اور ہر بازار میں لاکھ دوکانیں چار بار تکبیر کے
 وہ شہر بھی فتح ہوا اور تین لاکھ آدمیوں کو قتل کرے اور اس شہر میں لاکھ
 کے خزانہ میں سو تابوت کہ جہین سکینہ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں وارد
 ہے کلام اوسی اللہ بزرگ کا یہ کہ اوسے تمکو تابوت اوتھیں سکینہ ہے
 تمہارے رب کی طرف سے اور بقیہ اوس جزیرے جسکو چھوڑا ہوا آل موسیٰ
 و آل ہارون نے اور ایک روایت کے موافق خان پر نعمت نبی سید عالم علیہ السلام

نقل کی ہے کہ امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے
 نقل کی ہے کہ امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے
 نقل کی ہے کہ امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے

عیسیٰ بعد اُنکے چالیس برس بادشاہی کریں مثل امام کی بادشاہت کے بعد اُسکو
 یا جوج اور ماجوج ظاہر ہوں بڑے سید لشکر کے ساتھ اولاد آدم علیہ السلام
 ہوں چھوٹا اونچن کا ایک بالشت کا ہوا پڑا اونکاتین بالشت کا ہو عالم کو
 خراب کریں اور حضرت عیسیٰ کو کوہ طور پر محصور کریں کمال شدت کے ساتھ
 پس خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو اُنکی شر سے خلاص کرے اور اُنکو ہلاک کرے
 چنانچہ تفصیل اسکے حالات کی حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے اور لکھا ہے
 بعد اُسکے دابۃ الارض پیدا ہو بعد اُسکے آفتاب مغرب سے طلوع کرے
 بعد اُسکے دروازہ توبہ کا بند ہو جاوے اور قرآن مجید اُلٹھا لیا جاوے
 اور کعبہ کو اہل حبشہ ویران کریں بعد اُسکے قیامت قائم ہو اور اللہ
 بڑا جاننے والا ہے ترجمہ آیہ کریمہ لو جھتے ہیں تجھے حالات قیامت سے
 کہ کب ہے ٹھراؤ اونکاتم کسان میں ہوا دے سکے نہ کور سے تھارے رب
 تک ہے پہنچ اوسکی یعنی وہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی اور ب
 نبیجہرین اور حضرت امام مہدی آخر ائمہ ہدایت جو مشہور بہ دو اندہ امام ہیں
 صحیح بخاری میں آخر کتاب الاحکام میں آخر باب اختلاف میں قبل کتاب التمسین
 آخر ربع رابع میں صحیح سے ہے حدیث بیانی ہے شعبہ نے عبد الملک سے
 سنا میں نے جابر بن فرہ سے کہا اُنھوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ
 اوسے فرماتے تھے ہونگے بارہ امیر پھر فرمایا ایک کلمہ میں نے اُسکو نہیں سنا

امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے
 امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے
 امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے

امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے
 امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے
 امام عیسیٰ بن عیسیٰ نے فرمایا کہ
 بعد از من ہوں اور وہ کالی ہے

[illegible]

پی در پی بنوں بلکہ او کو درمیان میں بعض ظالموں کا ہی زمانہ ہوا و فصل الخطاب
میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
میں سے بارہ مہدی اور امان ہادی ہیں کہ چھ او نہیں گزرے اور
چھ باقی رہے اور اللہ تعالیٰ کے چکا چٹے کے ساتھ کہ آخر بارہ کا ہے اللہ ہوتا
وہ جسکو دوست رکھتا ہے یہ اشارہ امام مہدی کی طرف سے یعنی دین میں ملحقہ
اونسے ظاہر ہوگا پس اس تقدیر پر بارہ امام ہیں اول ذکر حضرت امیر المومنین
علی مرتضیٰ دوسرے امام حسن مجتبیٰ تیسرے امام حسین شہید کہ بلا جوئے علی ابن
حسین بن العابدین پانچویں ابو جعفر محمد باقر چھٹے ابو عبد اللہ جعفر صادق ۱۴
ساتویں ابو الحسن موسیٰ کاظم آٹھویں ابو حسن علی ابن موسیٰ رضا نویں ابو جعفر محمد تقی
جواد دسویں ابو حسن علی ہادی محمد تقی نکی گیارھویں ابو محمد حسن بن علی عسکری
بارھویں امام زمان علیہ السلام حضرت امام مہدی سلام اللہ علیہم اجمعین
فائز واضح ہو کہ فرقہ امامیہ میں اثنا عشریہ اسکے قائل ہیں کہ محمد بن
حسن عسکری جو سرداب میں محبوس ہو گئے ہیں زندہ ہیں اور وہی امام مہدی
ہیں ایک وقت پر خروج کریں گے اور امامیہ اثنا عشریہ امامت کو بارہ میں
حصر کرتے ہیں اور دوسرے فرقہ امامیہ اونسے اختلاف کرتے ہیں چنانچہ
صواعق میں ہے کہ بعض کاو نہیں سے یہ زعم ہے کہ ابو القاسم محمد ابن علی
ابن عمر ابن حسن سبط مہدی ہیں محضہ خلیفہ عباسیہ نے او کو قید کیا تھا اونکے

ہیں اور کل سادات کو ایسا سرد اور غم
نظم کیا کہ انھوں نے فی قاطع علی
تجربہ کو واجب جانے میں اپنا اور
سبب حیرت اور ذرا بہت غلاب
سید الانسا کے اور جو ادب میں
عام لکلاں ظاہری اور برائے
ہیں اور صفات امامت اور
پائے جاتے ہیں یا پائے
پائے جاتے ہیں یا پائے
سردار و خیرین اور
پائے جاتے ہیں یا پائے

[illegible]

[illegible]

کے خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے اور اس کی طبیعت میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

بناتہ شمشیر درست کر کے کام میں لادین اور ساتھ نال عقلی کے مجھیں کے نقل طبعی گناہوں سے کہ مثل آب کے غرق کرنے والے ہیں اور قہر جنم میں ڈالتے ہیں بغیر اس کے کہ توسل ایسے لوگوں سے کیا جاوے کہ انھوں نے اپنے کو ظرف کیا ہو اور اس لطیف کا جو سب لطیفوں سے لطیف ہے مثل چوب کے کہ اس کے اپنے کو ظرف ہوا اسی لطیف کا کیا ہے ممکن نہیں کہ پس سطح ممکن ہو اپنی کو اس ظرف لطیف کے دلیں جگہ دینا چاہیے کہ ہر برکت سے اس لطیف کے کہ منظوف اور ظرف کا ہو اتنی دظرف کا اس لطیف کے ساتھ ہم ہو چنا دین ہم اور اپنی کو نقل گناہوں سے چھڑنا دین ہم اور وہ ظرف لطیف ہر وقت میں کیا اب اور نادر الوجود ہوتا ہو ناچار اس کو ڈھونڈتا چاہیے اور جان و دل سے اس کی تابعداری اور معیت میں کوشش کہ ناچاہیے تاکہ اس کے دلیں جگہ پیدا کرین ہم اور اس امت مرحومہ کے واسطے وہ ظرف لطیفہ الہیت مصطفویہ ہیں علیہ وعلیہم السلام کہ محبت اور تابعداری و نکی سبب اس کا ہوتی ہے کہ ان کے دلوں میں اس کو جگہ پیدا ہو اور چونکہ ان کے دل نور لطیف حضرت باری جل اسمہ سے معمور اور مملو ہیں بسبب بشارت ظرفیت اور محاورت مکان کے اس خواب کے ساتھ ایک نسبت پیدا ہو کہ وہ نسبت نقل طبعی گناہوں کی دفع کیواسطے حکم تریاق رکھتی ہے کیا اچھا خوب ترجمہ شعر جو تے پیچا رے نے ہوس کی کہ کعبہ میں جاؤ کہوتر کہ پیر کو اس نے پکڑا اور ناگاہ ہو چنی اور اسمی اسطے حدیث میں وارد ہے

کے خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے اور اس کی طبیعت میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

کے خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے اور اس کی طبیعت میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

[illegible]

غارح ہوئے گناہ اس کے مثل دس روز کے جناح اس کو اس کی جان اور امام رضا
 سے ہے جسے کہ زیارت کی میسر غریب میں ہوگا میرے درجہ میں قیامت
 کے دن درحالیکہ مغفور ہونے اس کے گناہ اور امام علی نقی ابن امام محمد تقی ابن
 امام رضا سے روایت ہے فرمایا اس فنون نے کہ جسے زیارت کی امام رضائی پس
 ہو چکا اس کو اس کی اہ میں ایک قطرہ آسمان سحر حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی جسم کو
 آگ پر اور امام علی نقی سے ہے فرمایا انھوں نے جس کی کوئی حاجت ہو اللہ عز وجل سے
 پس زیارت کی ہے میرے جدا امام رضائی درحالیکہ ہو نہایا ہو اور پڑھے او سے
 سے قریب دو گشتیں اور مانگے اللہ تعالیٰ سے حاجت کو پس تحقیق قبول کر لگا
 اس کی دعا کو اور اس حاجت کے جسمیں گناہ یا قطع رحم ہوگا اور مقام قبر انکا ایک
 بقعہ ہے بقعات جنت سے جو مومن اس کی زیارت کر لگا آزاد کر لگا اللہ اس کو
 آگ سے اور داخل کر لگا اس کو دارالقرار میں اور کہا گیا امام رضا سے سمجھاؤ
 محکم ایک کلام بلیغ کامل حیو قوت میں میں زیارت کروں تم سے ایک کی یعنی اوست
 وہ پڑھوں پس فرمایا جب دروازہ پر پہنچ ٹھہر اور شہادت دے دو فنون
 شہادتیں یعنی اللہ کی الوہیت اور وحدانیت اور رسول کی رسالت کی اور موت
 طہارت پر اور جب داخل ہوا تو اور دیکھا قبر کو ٹھہر جا اور کہ اللہ اکبر اللہ اکبر
 تینیس مرتبہ پھر چل تھوڑا سا اور ہو تجھ پر سکینہ اور وقار اور قریب ہو درمیان
 میں اپنے قدموں کے پھر ٹھہر جا اور تکبیر کہ اللہ عز وجل کی تینیس مرتبہ پھر قریب

لہذا لاؤ گے جس سے دل میں یکموتوں
اور قلب برابر آؤ گی دل کے ساتھ بھگ
ہوا ہے اور دماغ سے پس ہر ایک
چشم سے ایک جہاں ہے اور امید کا پو
سٹھ کے ہر ایک میں ہے اور حرم
اور ادا کیا میں نے دنیا میں اور خوش
سے اور وصول میں اور حیات
میں ہے اور دل کے ہر ایک میں
میں ہے اور دل کے ہر ایک میں

فائدہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے بھی ایسا ہی طریقہ زیارت لکھا ہے
بندب القلوب میں لکھا ہے اور کلمہ ایراد و شمنان آل سید انبیاء سے جو فصل اخیر
کی روایت میں ہے اہل سنت کے مذہب کے موافق ہے ہم اعدای اولاد بنی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا جانتے ہیں اور منافق سمجھتے ہیں فرق ہم میں اور
فرق امامیہ میں نقطہ یہ ہے کہ وہ اصحاب رسول اللہ کو جو اختیار امت مرحومہ محمدیہ
ہیں اور بہترین ظالمین ہیں بعد انبیاء کے موافق ارشاد رسول خدا کے اور اعلیٰ درجہ کے
اجبار اولاد رسول میں اعدائی اولاد بنی جانتے ہیں ان کو بُرا کہتے ہیں اور ہم لوگ
صحابہ کو اعلیٰ درجہ کا محبوب اولاد بنی اور ان کا خدمت گزار اور تعظیم کرنے والا
جانتے ہیں اور ان کی تعظیم اور تکریم سبب محبت جنابِ سالک کے فعلِ ولایت بنی
کے فرض سمجھتے ہیں نقطہ اور صواعق میں تخرج کیا شیخ نے جملہ ایک حدیث طویل سے
اور انسانوں حقیق شرف اور منزلتہ اور ولایتہ واسطے رسول اللہ کے اور ادنیٰ
ذرت کے ہے پیش لیا دین تکوینی راہ راستے باطنی شیر آل نبی تبار را بعد ہیں
اور وہ اس کی طرف میرا وسیلہ ہیں امید رکھنا ہوں ان کے وسیلے سے کیا جاوے
قیامت کے دن مجھ کو میرا نامہ اعمال دینے ہاتھ میں ترجمہ شہر مشرق سے
مغرب تک گرا ام ہے علی و آل علی کہو کافی ہیں ای میرے اللہ جو نچا میرے
صلوٰۃ اور سلام کو اپنے نبی کی اور ان کی آل طہار کی جناب میں اور کر ان کی محبت
کو میرے قلب میں قیامت کے دن سبب میری نجات کا ناستے پس تحقیق تو جانتا

[illegible]

161

سید عالم و نواز و مولانا و شہنا
ایم المؤمنین مطلوب کل طالب
علی ابن ابی طالب علیہ السلام
ارشاد دیکے نبی اکبر جاتے ہیں تاکہ
طالبان خدا دادہ اوصاف پر نہیں تاکہ
سید اکبر بن توحید عیسیٰ بن مریم
ایک حدیث صحیحہ میں ہے
یالکے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی یاد میں ابراہیم سے کہہ دو اور
ایک قوم پر کہہ دو کہ خدا
سے دعا کرو

اور بعد اسکے فرمایا اے قوم کی

فقد انبأني بني قاطية بن مرة بن قيس بن
مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن
بكر بن وائل بن قيس بن ايلان بن
مضر بن نزار بن معد بن عدنان

خشوع ہے عبادت میں اور رحمت ہے ناتوانوں پر اور بخشش ہے خدا کی راہ میں
اور رفق ہے کسب میں اور طلب ہے حلال میں اور خوشی ہے ہدایت میں
نگاہ رکھنا ہے شہودت میں قریب نہیں جتنی ہے اونکو وہ چیز کہ اوسکو نہیں مانا
اور نہیں چھوڑا اوس شوکا شمار کرتا کہ اوسکو کیا ہے اور دیر کرنا نہیں چاہیے
ہیں اپنے نفس کو عمل نیک میں اس واسطے کہ اپنے اعمال صالحہ کی اندیشہ رکھیں جن سے جہنم
اور سزا ذکر ہے اور تمام میں بہت اونکی شکر ہے شکر کو بہت میں ہے غفلت سے
اور صبح و خورشید میں ہے سبب اسکے کہ بیونچا ہے اوسکو فضل اور رحمت سے غنیمت
اونکی دار بقا میں ہے اور زہد اوسکا دار قنات میں طایا ہے عمل کو ساتھ ظلم کے
اور علم کو ساتھ ظلم کے خوشی اوسکی ہمیشہ ہے اور کسل سے دور ہے اور نزدیک
ہے امید اوسکی اور قلیل ہے دامن اوسکا اور متوقع ہے ہل اوسکی اور عاشق ہے
قلب اوسکا اور وہ خدا کے شکر میں ہے اور شکر کرتا ہے اور اپنے نفس کو
رہکتا ہے اور اپنے دین کو محفوظ رکھتا ہے اور غفیل و غصہ کو ضبط کرتا ہے
اور ہم سایہ اوسکا اوس کی امن میں ہے اور تمکیر اور ضرور اوس سے معدوم
ہے ظاہر ہے جبر اوسکا اور بہت ہے ذکر اوسکا اور اعمال اور افعال خیر سے
کوئی چیز یا کے ساتھ نہیں کرتا ہے اور خیر کو مایا کی وجہ سے ترک نہیں کرتا ہے
اسوجہ شیعہ اور دوست ہمارے ہم میں ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں اور لائق
ہے کہ ہم میں سے ہوں اس طرح کہ لوگ ایسے شخص ہیں کہ انکو کوشوق دیدار نے

ایمان الہ و اصحابہ
و مولیٰ و کتبہ
و اصولہ و جمیعہ
و الصلوٰۃ و السلام علی
الجنم اللہ علی العالمہ
و حوائجہ
فیقول بسم و دست
کلی غائبہ

[illegible]

کردی قضا را و محبوب خلق ساخته و قدرت او در دل هر یک نهادی کمال عزت عمر خودش بسپرد
 و در هر فن کتابی تصنیف و تالیف نموده چنانچه میخواست بر شیه حواشی ثلثه از ابدیه جدا گانه حاشیه نوشته و
 حل مطلب بروی که شاید نموده تا آنکه مردم بعد ملاحظه حواشی و محتاج تحصیل مطلب حواشی مذکوره از دیگر نمی شود
 حواشی او گویا است و طلبه علم شدند و در منطق شرح مسلم تالیف داده و در فقه بعضی رسائل فارسی تصنیف نمود
 و ترجمه حکایت الهام که بهترین است از آن متصوف نسبت تحریر فرموده و نیز بیشتر از مقامات خواصه شرح بجایه الحکامه از علامه
 صدر تعلیقات تحریر فرموده و کتابی در مناقب اهل بیت نبوی علی صاحبهم و علیهم السلام یعنی (این کتاب) شرح
 اسماء الحسنی هم تالیف نموده و در اصول فقه شرح مسلم عرض بر ملائمه خود بلکه بر سایر طلبه علم غنی نموده که از
 عمده شکران پیروان می توانند شد و وقت قلب گذارگی طبع جدیدی داشت که در بیان نبی آید اکثر در مجلس عظیم
 که می نشست و زبان سخن می کشاد آواز در گوی اواز که بیسته شری و اشکها مثل فواره از بر چشمانش جوش می زد
 و بان خوش زبانی و شیرین لسانی کلام میکرد که هر یک متاثر می گشت عالمی در محفل عطا و موهبت حاضر میشد و بهجانی متاثر
 گشته بدایت یافته چنانچه چند کس از ایتا اسلام یافتند و بسیاری کسان بدایت توبه از اعمال سیئه اجر عظیم یافتند
 بان آدمی حاصل گشته در او اهل حال بتدریس علوم نقلیه و عقلیه اشتغال داشت و ملکه قوت نظریه بر قلب صافی او چنان
 ارتقا یافته بود که در اواخر حال ثلثه سست سال بلکه از آمد عارضه ضعف ابصار او را عارض مانده بصیرت باطن
 او در از دیو بود و حفظ درس کتب میداد بلکه در انحالکت بعضی از شرح مسلم و رسائل تالیف داده و احادیث بسیار
 حفظ داشت چنانچه هنگام وعظ ترجمه هزاران حدیث بر زبان می آورد و مردم میدانستند که گویا در اینست طیفانی
 آمده و موج میریزد غرض بجز این و در خار بنگار و روزگار و یادگار اعصار و باطلهای وقت و اقیانوس بیانه بسیار ملاقات
 میفرمودند چنانچه هرگاه در فیض ابا همراه در فیض خان بزرگ تشریف شریف برده بود و در پیله خدمت مولوی حقانی علیه
 حاضر شده و استفاده برده و مصافحه بیت کرده و میفرمود که خدمت مولوی را در تبرک که برین پیش می آید
 می بینم که در خواب آمده است و میگوید دل قوی دار حل شکلت بخوبی خواهد شد و این امر تمامت حیات و حیات بود
 و خدمت شایسته که ابد علیه الرحمه هم بسیار حاضر شده و بشارت فرزند از خدمت او و خدمت شاه قدرت
 صفی پوری یافته و در او اخراسن او را عارضه فقر و لاسی گشته و هم از چند عارضه در و صدر لاحق شد
 ایضا و این در گذشته و بیخ برداشت آفرشته او نمود و هر روز لاحق می گشت آخر یکبار کمال شدت کرد
 و تا سه روز و شب بر یک حال قرار گرفت بعد سه روز طاقت بالکل سلب شد و تا بیست و روز همین حالت ماند و در او
 مطلق فرق گشته بطور معمول از مردم گفتگو میکرد و تشنه بر یک اهل عیال میفرمود و اکثر احادیث نبوی بر زبان
 می آورد و اقوال و افعال بزرگان نقل میفرمود و وقت میگردید همین حال تا بیست و دوم از ماه ربیع الثانی

۹۱۲

DUE DATE

۹۱۲

۲۴۴۵

